احوال و آثار

عبداللہ خویشگی قصوری

تالیف

محمد اقبال مجددی

ناشران

محمد سراج الدین تاجر کتب نزد مسلم مسجد چوک انارکلی لاہور

دار المؤرخین ○ لاہور ۱

Marfat.com

سلسلۂ مطبوعات دار المؤرخین — ۳

احوال و آثار

عبداللہ خویشگی قصوری رحمۃ اللہ علیہ

یعنی

عہد شاہجہانی و عالمگیری کے ایک کثیر التصانیف عالم، شاعر، مؤرخ
اور تذکرہ نویس کے حالات زندگی اور علمی کمالات کا مفصل جائزہ

تالیف
محمد اقبال مجددی

ناشران
محمد شمس الدین تاجر کتب زیر مسلم مسجد چوک انارکلی لاہور
دار المؤرخین ○ لاہور

Marfat.com

اِنتساب

مؤلّف اپنی اِس کاوش کو

مخدومی مولوی شمس الدّین مرحُوم و مغفور

تاجر کتبِ نادرہ، لاہور

المتوفّٰی ۱۱ جنوری ۱۹۶۸ء

کے نام معنون کرتا ہے

احقر
محمدؐ اقبال مُجدّدی

لاہور
۲۷ شعبان ۱۳۹۰ھ

کتبہ الفقیر نفیس رقم ۱۳۹۱ھ

Marfat.com

احوال و آثار

عبداللہ خویشگی قصوری

محمد اقبال مجددی

Marfat.com

53127

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ

کتاب ــــــــــ احوال و آثار عبداللہ خویشگی قصوری

مؤلف ــــــــــ محمد اقبال مجددی

ناشران ــــــــــ محمد شمس الدین لاہور ــ دار المورخین ــ لاہور

کتابت سرورق و عنوانات ابواب ــــ مولانا سید انور حسین نفیس رقم مدظلہ

کتابت متن ــــــــــ منشی عبد الحکیم

مطبع ــــــــــ اشرف پریس ــ لاہور

تعداد ــــــــــ ایک ہزار

بار اول ــــــــــ ۱۳۹۱ھ ۱۹۷۲ء

قیمت ــــــــــ مجلد ۱۵ روپے

ملنے کا پتہ

۱۔ محمد شمس الدین تاجر کتب نادرہ زیر مسلم مسجد چوک انار کلی ۔ لاہور

۲۔ دار المؤرخین ۔ محبوب پارک ۔ گلزار کالونی ۔ چاہ میراں ۔ لاہور

طباعت سرورق و انتساب

معارف پرنٹنگ پریس ۱۲ ۔ پری محل شاہ عالم لاہور ۔

Marfat.com

فہرست

تقریب از پروفیسر محمد ایوب قادری	۹
پیش لفظ از ڈاکٹر محمد مسعود احمد	۱۲
تقریظ از مولانا سید شرافت نوشاہی	۱۴
حرف اول از مولف	۱۵

احوالِ عبدی

اجداد	
مولانا احمد شوریانی	۱۸
شیخ محمد و توزئی	۲۱
والدِ عبدی (عبدالقادر)	۲۲
عبدالستار شوریانی برادر خرد عبدی	۲۲
نام	۲۴
لقب	۲۴
تخلص	۲۶
ولادت	۲۶
رفیقۂ حیات	۲۸

Marfat.com

محمد معتصم باللہ بن عبدی ۲۹
عبدی کا شجرۂ نسب ۳۰
اساتذہ ۳۲
میاں محمد صادق لاہوری ۳۲
شیخ محمد سعید لاہوری ۳۲
شیخ نعمت اللہ لاہوری ۳۲
درس و تدریس ۳۵
عبدی مشائخ کی خدمت میں ۳۶
شیخ فتح اللہ ۳۷
شاہ سراج الدین ۳۷
شیخ عبدالرحمٰن ۳۹
شیخ پیر محمد لکھنوی ۳۹
مولانا خواجہ علی ۴۱
شیخ محمد رشید جونپوری ۴۳
شیخ عبداللطیف برہانپوری ۴۶
شیخ برہان الدین برہانپوری ۴۹
شیخ بازید و توزئی ۵۱
شیخ حبیب جنیری ۵۱
شیخ محمد نعیم جونپوری ۵۲
شاہ دولہ دریائی گجراتی ۵۳
میر سید احمد گیسو دراز کالپوی ۵۴
شیخ عبدالخالق خویشگی قصوری ۵۵

Marfat.com

عبدی کے امراء سے روابط ۵۷

دلیر خان ۵۷

مرزا راجہ جے سنگھ ۵۹

داؤد خان حسین زئی ۵۹

حسن خان و سعید خان خویشگی ۶۰

تصانیف عبدی

حصّہ اوّل

۱ بحر فراستہ الالفظ فی شرح دیوان حافظ ۶۳

۲ خلاصتہ البحر قدیم و جدید ۶۷

۳ جامع البحرین فی زوائد النہرین ۶۸

۴ خلاصتہ البحر فی التقاط الدرر ۶۸

۵ اخبار الاولیاء ۷۰

(i) فہرست تراجم مشائخ اخبار الاولیا ۷۰

(ii) سبب تصنیف ۷۳

(iii) سال و مقام تصنیف ۷۴

(iv) اخبار الاولیاء کی اہمیت ۷۵

(v) نقائص ۷۶

(vi) ایک اور غلط فہمی کا ازالہ ۷۷

(vii) اخبار الاولیاء کے قلمی نسخے ۷۷

۶ معارج الولایت ۷۹

(i) سال تصنیف ۸۰

Marfat.com

(ii) فہرست تراجم مشائخ مشمولہ معارج الولایت ۸۱
(iii) معارج الولایت کے مآخذ ۹۲
(iv) معارج الولایت میں منقولہ کتب کے متون ۹۶
(v) معارج الولایت بہ حیثیت ماخذ ۹۸
(vi) معارج الولایت کے نقائص ۹۹
(vii) جانبدارانہ پہلو ۱۰۱
(viii) معارج الولایت کے قلمی نسخے ۱۰۲
۷ اسرار مثنوی و انوار معنوی ۱۰۳
(i) مآخذ ۱۰۵
(ii) مستشرقین کی فرد گزاشتیں ۱۰۶
(iii) خطی نسخے ۱۰۹
۸ تحقیق المحققین فی تدقیق المدققین ۱۰۹
(i) فہرست ابواب ۱۰۹
(ii) تنقید بر ابوانوف و نسخ خطی ۱۱۱
۹ فوائد العاشقین ۱۱۲
(i) فہرست ابواب ۱۱۲
(ii) خطی نسخے ۱۱۳
۱۰ بہارستان شرح گلستان ۱۱۳
(i) سبب تصنیف ۱۱۳
(ii) مآخذ ۱۱۵
(iii) خطی نسخے ۱۱۵
۱۱ تحفۂ دوستان شرح بوستان ۱۱۶
(i) سبب تصنیف ۱۱۶

Marfat.com

(ii) ماخذ ۱۱۷
(iii) خطی نسخے ۱۱۷

تصانیف عبدی

حصّہ دوئم

۱۱۸
۱۲ جامع الکلمات ۱۱۸
۱۳ تلقین المریدین ۱۲۰
۱۴ تلقین الطالبین ۱۲۲
۱۵ اوراد السادات ۱۲۲
۱۶ اوراد النبی (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) ۱۲۳
۱۷ مقصود السالکین ۱۲۳
۱۸ حصول الوصول ۱۲۴
۱۹ جامع الحقائق ۱۲۵
۲۰ فوائد الطالبین ۱۲۶
۲۱ منظہر الوجود و منظہر الشہود ۱۲۷
۲۲ محرقاتہ الریاضتہ ۱۲۸
۲۳ محاکمات العلماء فی اختلاف الصوفیہ والفقہا ۱۲۹
۲۴ راحتہ الاشباح فی شرح نسزہتہ الارواح ۱۳۰
۲۵ مبینات اشراق اللمعات ۱۳۱
۲۶ شرح کلماتِ وافیات ۱۳۱
۲۷ شرح حروف عالیات ۱۳۲
۲۸ روائح شرح لوائح ۱۳۳
۲۹ فوائد العارفین ۱۳۴

Marfat.com

۳۰ جامع البحرین شرح دیوان شیخ عبدالقادر جیلانیؒ ۱۳۴
۳۱ مخزن الحقائق شرح کنز الدقائق ۱۳۵
۳۲ بحر زخار شرح ہدایہ ۱۳۵
۳۳ تحفۂ قدریہ شرح تحفۂ بدریہ ۱۳۶
۳۴ فوائد لالی شرح قصیدۂ امالی ۱۳۶
۳۵ معجز شرح موجز ۱۳۷
۳۶ شرح نوبہار ۱۳۷
۳۷ اسرار الٰہی ۱۳۷
۳۸ مزرعۃ الآخرۃ ۱۳۷
۳۹ سلسلۃ الذہب ۱۳۷
۴۰ منظہر العجائب ۱۳۷
۴۱ منظہر الغرائب ۱۳۷
۴۲ کفایت الاسرار ۱۳۹
۴۳ کفایت الانوار ۱۴۰
۴۴ مہمیز ۱۴۰
۴۵ ارشاد الحربی ۱۴۱
۴۶ ارشاد العالمین ۱۴۱
۴۷ ہدایۃ المضلین ۱۴۲
۴۸ بوارق خاطفہ ۱۴۲
۴۹ فوائد التکسیر ۱۴۲
۵۰ خلاصۃ التکسیر ۱۴۲
۵۱ فوائد التکسیر ۱۴۲
دیوان عبدی ۱۴۳

Marfat.com

عبدی کا سال وفات ۱۴۴

عبدی کی حضرت مجدد الف ثانی کی مخالفت ۱۴۵

عبدی کی جانبدارانہ تحریریں ۱۴۵

عبدی اور شیخ آدم بنوریؒ ۱۵۰

رسالہ در رد شیخ آدم بنوریؒ ۱۵۲

وجوہ مخالفت ۱۵۳

وجودی صوفیہ کی صحبت ۱۵۴

شیخ عبداللطیف برہانپوری کے نظریات کے عبدی پر اثرات ۱۵۶

قاضیٔ قصور ۱۵۸

عبدی کا قیام اورنگ آباد ۱۵۹

مکتوبات امام ربانیؒ سے متعلق اورنگ زیب کا ایک وضعی خط اور اس کی حقیقت ۱۶۲

شیخ ابن عربیؒ سے عبدی کی عقیدت ۱۶۴

نتیجہ ۱۶۵

ضمیمہ اول

سرگزشت عبدی بزبان عبدی ۱۶۷

سخنان مولف ۱۶۸

متن سرگزشت عبدی ۱۶۹

ضمیمہ ثانی

حضرت مجدد الف ثانی کے خلاف ایک فتویٰ اور اس کا تجزیہ ۱۸۱

Marfat.com

تجزیۂ استفتاء ۱۸۳
تقابلی جائزہ ۱۹۱
استفتاء اخلاف حضرت مجددؒ ۲۰۵
خاتمۂ کتاب ہذا از مولف ۲۱۷
قطعۂ سال تصنیف کتاب ہذا از مولانا سید شرافت نوشاہی مدظلہ ۲۱۸
ماخذ کتاب ہذا ۲۱۹
مخطوطات ۲۲۰
مطبوعات فارسی ۲۲۲
مطبوعات اردو ۲۲۳
مطبوعات انگریزی ۲۲۳
اشاریہ کتاب ھذا ۲۲۵
رجال
اماکن
کتب

Marfat.com

تقریب

از

پروفیسر محمد ایوب قادری مدظلہ استاذ اردو، اردو کالج کراچی

مضافاتِ لاہور میں قصور ایک تاریخی قصبہ ہے۔ زمانہ قدیم سے یہ بستی علم و عرفان کا مرکز رہی ہے۔ صوفیائے کرام میں حضرت شاہ کمال چشتی، شاہ عنایت قادری (۱۱۴۱ھ) بابا بلھے شاہ (۱۱۸۱ھ بعد) علمائے عظام میں مولانا احمد شور ربانی (۱۰۳۰ھ)، مولانا رحمت وتوزئی، اخوند سعید، مولانا محمد شریف نقشبندی (۱۱۵۳ھ) خواجہ محمد مقیم مجددی، خواجہ عبدالخالق بایزید قصوری (۱۰۹۰ھ) اور شعرائے نامدار میں تسلیم و الہداد خاں قصوری کے اسمائے گرامی علمی دنیا میں بقائے دوام کا درجہ رکھتے ہیں۔ دور آخر کے علماء و اکابر میں مولانا غلام محی الدین (۱۲۷۰ھ) مولانا غلام دستگیر (۱۳۱۵ھ) مولانا غلام علی (۱۳۰۶ھ) مولانا غلام اللہ ۱۳۴۱ مولانا غلام رسول، ڈاکٹر مولوی محمد شفیع (۱۳۸۲ھ) مولانا عبدالرسول بن مولانا غلام محی الدین) ڈاکٹر محمد اقبال پروفیسر اورینٹل کالج لاہور (۱۹۴۸ء) آسمان علم و فضل کے آفتاب و مہتاب گزرے ہیں

قصور میں افاغنہ کی ایک شاخ خویشگی زمانہ قدیم سے آباد ہے۔ اس قبیلے میں بھی ارباب علم و فضل اور امراء و روساء ہوئے ہیں۔ امرائے قصور کے نام شہرت و عظمت کی وجہ سے تاریخ میں نمایاں و ممتاز نظر آتے ہیں۔ قصور کے قبیلہ خویشگی میں عہد شاہ جہانی میں ایک شخص غلام معین الدین عبداللہ خویشگی المتخلص بہ عبدی پیدا ہوا جس نے عالمگیر کا پورا زمانہ دیکھا ہے۔ وہ اپنے دور کا نامور فاضل، جید عالم، معروف مصنف مقبول مدرس

Marfat.com

اور متوسط شاعر تھا۔

عبداللہ خویشگی کی زندگی اگر ایک طرف درس و تدریس اور تصنیف و تالیف سے عبارت ہے تو دوسری طرف وہ امراء و روساء اور ارکان دولت کی مصاحبت و ہم نشینی کرتا نظر آتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ زمانہ شناس بھی ہے۔ اور ماحول و حالات پر بھی نظر رکھتا ہے۔ اس نے مختلف موضوعات مثلاً تاریخ و سوانح، تصوف، فقہ، اوراد و وظائف، علم کلام، منطق و طب پر کم و بیش ۱۵ کتابیں لکھی ہیں اس سے اس کی جامعیت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ اس کی بعض کتابیں خاصی ضخیم ہیں اس نے فارسی کے سوانحی ادب میں خاصا اضافہ کیا ہے۔ تلقین المریدین، اخبار الاولیاء اور معارج الولایت اس نوع کی کتابیں ہیں۔

آخر الذکر کتاب معارج الولایۃ بعض اعتبار سے اس کی ایک اہم اور معرکہ آراء تصنیف ہے۔ یوں تو یہ کتاب برصغیر کے صوفیہ و مشائخ کا ایک ضخیم تذکرہ ہے لیکن اس کتاب میں عبداللہ خویشگی نے برصغیر پاک و ہند کی مشہور زمانہ مجددی تحریک کو اپنی تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ اور حضرت مجدد الف ثانیؒ سے متعلق جس قدر مخالف و منفی آراء ہیں ان کو بالالتزام جمع کر دیا ہے۔ یہ کتاب ۱۰۹۶ھ میں مکمل ہوئی ہے۔ اس سے اس وقت کے مذہبی عوامل اور ذہنی پس منظر کے سمجھنے میں خاصی مدد ملتی ہے۔ یہ کتاب ابھی تک زیور طبع سے آراستہ نہیں ہوئی۔ بلکہ ہمارے خیال سے خویشگی کی کوئی کتاب بھی آج تک نہیں چھپی ہے اور نہ ہی اس کے حالات و سوانح مرتب و مدون ہوئے ہیں یہ بھی اتفاق ہے کہ جس تحریک کا وہ سب سے بڑا مخالف ہے۔ اس تحریک کے ایک ارادت مند محمد اقبال مجددی نے اس کے حالات مرتب کئے ہیں اور سب سے پہلے خویشگی علمی دنیا میں ایک مجددی ہی کے ذریعہ متعارف ہو رہا ہے۔

محمد اقبال مجددی تحقیق کا اعلیٰ ذوق رکھتے ہیں انہوں نے یہ کتاب نہایت محنت اور تحقیق سے لکھی ہے۔ اور اس سلسلہ میں وہ سفر کی صعوبتوں سے بھی دوچار

Marfat.com

ہوئے ہیں۔انہوں نے عبداللہ خویشگی کی اکثر تصانیف کو ترتیب حالات کے سلسلے میں پیش نظر رکھا ہے۔کم وبیش تمام عصری تذکرے اور مآخذ بھی ان کے سامنے رہے ہیں انہوں نے تنقیح وتنقید کے بعد حقیقت تک پہنچنے کی پوری پوری کوشش کی ہے اس کتاب کے منابع ومصادر بڑی حد تک مخطوطات کی صورت میں تھے، مجددی صاحب کی مساعی جمیلہ قابل مبارک باد ہے کہ انہوں نے ان خطی مآخذ و منابع کو ذاتی نیز دوسرے کتب خانوں سے تلاش کر کے خویشگی کے حالات و آثار پر ایک کتاب مرتب کردی اس کتاب کے ذریعہ انہوں نے تحقیق وتنقید کا ایک اعلیٰ معیار پیش کیا ہے اس تالیف پر مجددی صاحب علمی دنیا کی طرف سے مبارک باد کے مستحق ہیں۔

اردو کالج - کراچی

محمد ایوب قادری

۲۵ ستمبر ۱۹۷۱ء

Marfat.com

پیش لفظ

از

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد ایم اے، پی ایچ ڈی، ایس ای۔ ایس
استاذ گورنمنٹ کالج ٹنڈو محمد خان حیدر آباد سندھ

فاضل مولف محترم جناب محمد اقبال مجددی ملک کے ان خاموش محققین میں ہیں جن کا مطلوب و مقصود صرف تحقیق ہے۔ جو کسی صلے کے طالب نہیں، علم و دانش کے ایسے مخلص خدمت گزار اگر نایاب نہیں تو کمیاب ضرور ہیں۔ موصوف کے متعدد علمی و تحقیقی مقالات پاک و ہند کے موقر جرائد میں شائع ہو چکے ہیں مثلاً معارف (اعظم گڑھ)، برہان (دہلی)، المعارف (لاہور)، بصائر (کراچی) وغیرہ وغیرہ۔ مطبوعہ مقالات کے علاوہ بہت سی کتابیں اور مضامین و مقالات زیر ترتیب ہیں۔

زیر نظر کتاب قصور (پاکستان) کے ایک کثیر التصانیف عالم، شاعر اور ادیب عبداللہ عبدی خویشگی کے احوال و آثار پر مشتمل ہے۔ اور بڑی تحقیق اور جستجو کے بعد پیش کی گئی ہے۔

فاضل مولف کی دقت نظری کا اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ انہوں نے مشرق و مغرب کے بعض محققین کی غلطیوں کی نشاندہی کی ہے۔ مثلاً ڈاکٹر مولوی محمد شفیع مرحوم، ڈاکٹر سید عبداللہ، شیخ محمد اکرام، ایتھے، اسٹوری، ای۔ ڈی راس، براؤن اور مارشل وغیرہ۔

فاضل مولف نے اس کتاب کو پانچ ابواب پر تقسیم کیا ہے۔ احوالِ عبدی، شیوخ عبدی، عبدی، کے سلاطین و امراء سے تعلقات، تصانیف عبدی، عبدی کی حضرت مجدد الف ثانی کی مخالفت۔ چوتھے باب کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ حصہ اول میں معلوم و موجود تصانیف کا ذکر ہے۔ اور حصہ دوم میں معلوم مگر ناموجود تصانیف کا ذکر ہے۔ تصانیف کے باب میں یہ

Marfat.com

اہتمام رکھا ہے کہ قلمی نسخوں کی تفصیلات بھی فراہم کی ہیں۔ خصوصاً معارج الولایت کا تفصیلی تعارف کرایا ہے یہ کتاب بعض حیثیات سے نہایت اہم ہے۔

مکمل سوانح کے لئے بعض دیگر امور کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ شاید قارئین اس کمی کو محسوس کریں مگر یہ کمی سوانحی مواد کی عدم فراہمی کی وجہ سے ہے۔ جو کوئی نقص نہیں۔ ایسی شخصیت پر قلم اٹھانا جس کے متعلق سوانحی مواد تقریباً معدوم ہو چکا ہو نہایت مشکل کام ہے۔ اس مشکل کا صحیح احساس اسی کو ہو سکتا ہے جو اس منزل سے گزرا ہو۔

فاضل مولف نے جو کچھ پیش کیا ہے، جن حالات میں پیش کیا ہے۔ اور جس انداز سے پیش کیا ہے لائق تحسین ہے۔ اللہ تعالیٰ فاضل مولف کی اس علمی اور تحقیقی کاوش کو شرف قبولیت بخشے۔ آمین۔

گورنمنٹ کالج
ٹنڈو محمد خان۔ سندھ

محمد مسعود احمد
۵ ر رمضان المبارک ۱۳۹۱ھ
۲۶ ر اکتوبر ۱۹۷۱ء

Marfat.com

تقریظ

از مولانا سید شرافت نوشاہی مدظلہ سجادہ نشین ساہن پال شریف گجرات

زیر نظر کتاب "احوال و آثار عبداللہ خویشگی قصوریؒ" محمد اقبال مجددی لاہوری کے زور طبع کا نتیجہ ہے۔ عبدیؔ کی گمنام شخصیت جن کا ذکر کسی تذکرہ میں نہیں پایا جاتا، بڑی محنت و کاوش سے ان کی کتابوں کا مطالعہ کر کے ان کے حالات کو منصۂ ظہور پر لا کر کیا ہے۔ اور ان کی تصانیف کی فہرست جن کی تعداد پچاس تک پہنچی ہے بڑی تلاش سے مہیا کر کے قارئین کے سامنے پیش کی ہے۔ مولانا مجددی صاحب کا یہ بڑا علمی کارنامہ ہے۔ جو انہوں نے تحقیقی دنیا کے سامنے کالشمس فی نصف النہار ظاہر کر دیا ہے۔ میں نے اس کتاب کو لفظ بلفظ پڑھا ہے۔ ہر ایک واقعہ میں مولانا نے جا بجا عبدیؔ کی تصانیف کی اصل عبارتیں تحریر کی ہیں جس سے واقعات کی صحت میں کوئی شبہ نہیں رہ جاتا۔ مجددی صاحب نے اس بات کا بھی سراغ لگایا ہے۔ کہ مولانا خویشگی قصوریؒ حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندیؒ کے ساتھ اختلاف کی کیا حقیقت تھی۔ انہوں نے اپنی تحقیق سے ان اعتراضات پر بھرپور تنقید کی ہے

بہر کیف یہ کتاب نادر معلومات کا خزانہ ہے۔ امید ہے کہ اہل علم حضرات اور اہل انصاف احباب داد دیے بغیر نہیں رہ سکیں گے۔ دعا ہے کہ اللہ کریم عز اسمہٗ مولانا مجددی صاحب کو علم و فکر میں ترقی عطا فرمائے۔ آمین

سید شرافت نوشاہی عفی اللہ عنہ
۱۱ محرم ۱۳۹۱ھ ۹ مارچ ۱۹۷۱ء

درگاہ عالیہ نوشاہیہ ساہن پال شریف
گجرات پاکستان

Marfat.com

حرفِ اوّل

قصور کی سیاسی، علمی اور ثقافتی تاریخ کی تدوین ہمارے پروگرام میں شامل ہے قصور کے علماء کا ایک مفصل تذکرہ بھی زیر ترتیب ہے۔ یہ کتاب بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے اس کے علاوہ پنجاب پر ہماری تصانیف و مقالات حسب ذیل ہیں :۔

(۱) احوال و آثار خواجہ محمد سعید لاہوریؒ نقشبندی (زیر ترتیب)

(۲) ساہو والہ (سیال کوٹ) کے علماء کا ایک غیر مطبوعہ
مطبوعہ مجلہ صحیفہ مجلس ترقی ادب۔ لاہور اکتوبر ۱۹۷۱ء

(۳) احوال و آثارِ مولانا سید شرافت نوشاہی مدظلہ مطبوعہ دار المورخین لاہور

(۴) (تذکرہ) تحفۃ الواصلین اور اس کا سالِ تصنیف مطبوعہ معارف اعظم گڑھ نومبر ۱۹۶۷ء

(۵) شاہ حسین لاہوری (م ۱۰۰۸ھ) کی ایک غیر مطبوعہ فارسی تصنیف "تہنیت"
مطبوعہ مجلہ معارف دار المصنفین اعظم گڑھ اگست ۱۹۷۰ء

(۶) لاہور کے چند غیر معروف صوفیہ مطبوعہ المعارف لاہور اپریل ۱۹۷۰ء

(۷) مولانا نور محمد مدقق لاہوری (زیر ترتیب)

ہم چاہتے تھے کہ اس کتاب میں بطور مقدمہ قصور کی سیاسی، علمی اور ثقافتی تاریخ کا جائزہ لیا جاتا۔ لیکن طوالت کے خوف نے ہمیں اس مقدمہ کو الگ کتابی صورت دینے پر مجبور کر دیا۔

اس کتاب میں بعض مقامات پر فارسی کے طویل اقتباسات دیئے گئے ہیں جس کی وجہ یہ ہے کہ یہ اقتباسات مخطوطات سے ماخوذ ہیں۔ مطبوعات کے اقتباسات دینے کی بجائے

Marfat.com

ان کے فقط حوالے ہی دیئے گئے ہیں۔

حسب ذیل امور کے لیے ہم قارئین سے معذرت خواہ ہیں۔

(۱) ہم نے صاحب سوانح عبداللہ خویشگی قصوری کے لیے واحد کا صیغہ استعمال کیا ہے۔

(۲) مستشرقین کی فروگذاشتوں کی نشاندہی کے سلسلہ میں ہمارے لہجے میں قدرے تلخی پیدا ہو گئی ہے۔

(۳) اس کتاب کے آخری باب یعنی عبداللہ خویشگی کی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی مخالفت" میں "خطاب میں سختی اور لہجے میں درشتی پائی جاتی ہے

مولف اپنے ان بزرگوں مولانا سید حامد میاں، مولانا سید شرافت نوشاہی، مولانا محمد سعید احمد مجددی، مولانا سید انور حسین نفیس رقم، مولانا سید طیب شاہ ہمدانی، ڈاکٹر وحید قریشی، پروفیسر محمد ایوب قادری، ڈاکٹر ظہور الدین احمد، ڈاکٹر احمد بشیر، ملک احمد نواز، جناب نصیر احمد، جناب احمد ربانی اور پروفیسر محمد صدیق، بابا محمد فضل خان خویشگی مدظلہم العالی کا بہ صمیم قلب ممنون ہے۔ کہ انہوں نے اس کتاب کی تالیف میں معاونت فرمائی۔

مخدومی مولانا حکیم محمد موسیٰ امرتسری مدظلہ نے اس کتاب کی تالیف کے سلسلہ میں جو معاونت فرمائی اس کا شکریہ الفاظ ادا کرنے سے قاصر ہیں۔

پروفیسر محمد ایوب قادری اور ڈاکٹر محمد مسعود احمد مدظلہما نے فقیر کی اس کتاب کا تنقیدی نظر سے مطالعہ فرما کر نہایت مفید مشورے دیئے اور اس کتاب پر تقریظیں بھی لکھیں جس کے لئے مولف سراپا سپاس ہے۔

مولف اپنے والد بزرگوار میاں نور محمد مدظلہ، اور برادران گرامی محمد اسلام، محمد سعید، محمد سلیم، محمد اشرف، اور محمد یوسف کے مالی تعاون اور محمد ریاض، محمد اشفاق بن محمد اسلام ساکنین قصور کی قصور نوردی میں رہنمائی کے لئے تہ دل سے شکرگزار ہے محترم محمد شفیق نے طباعت کے مصارف برداشت کئے

دارالمورخین
محبوب پارک۔ گلزار کالونی
چاہ میراں لاہور

المولف
محمد اقبال مجددی
۱۹ اگست ۱۹۷۱ء

Marfat.com

قصبہ قصور دریائے بیاس کے شمالی کنارے پر واقع ہے اور فیروز پور روڈ پر لاہور سے ۳۴ میل دور جنوب مشرق میں آباد ہے[۱]

زمانہ قدیم سے قصور اہل علم کا مرکز رہا ہے۔ بالخصوص ہر زمانے میں یہاں افغانوں کا اثر و رسوخ رہا ہے۔ قصور کے افغان زیادہ تر خویشگی نسل سے ہیں۔ قصور میں جن کے موجود ہونے کا ثبوت ساتویں صدی ہجری تک ملتا ہے۔ ان کی اصل وادی ارغسان (ایکہ توت) سے ہے۔ جو صوبہ کابل میں واقع ہے[۲]

قصور میں آباد ہونے والے خویشگی، پیرو تو شوریانی متوفی ۵۵۰ھ کی نسل سے تھے عبداللہ خویشگی لکھتا ہے۔

"قطب الاقطاب و فرد الاحباب بود و نام او در اصطلاح قوم حضرت پیر کبار است و او نیز خویشگی است، چہ شوریان و شورہ نام پدر او ست

---

[۱] امپیریل گزیٹر ۷۰ × ۱۴۹

[۲] اسلامک کلچر جولائی ۱۹۲۹ء مقالہ ڈاکٹر مولوی محمد شفیع مرحوم

Marfat.com

کہ پسر خویشگی بودہ"[۵۳]

حضرت پیرو تو شوریانی، حضرت شیخ مودود چشتی[۵۴] (۴۳۰ - ۵۲۷ھ) کے خلفاء میں سے تھے

عبداللہ خویشگی قصوری نے اپنی تصنیف اخبار الاولیاء من لسان الاصفیاء میں قصور کے صوفیہ، علماء اور شعراء کے مفصل اور دلچسپ حالات لکھے ہیں۔

یہاں ہم قصور کے ایک کثیر التصانیف مصنف شاعر اور امیر عبداللہ عبدی خویشگی قصوری کے حالات کا تفصیلی جائزہ لے رہے ہیں۔

اجداد

مولانا احمد شوریانی

عبدی نے اپنی تصانیف میں پیرو تو شوریانی المعروف بہ حضرت پیر کبار کی اولاد میں سے جن کے ساتھ اپنا کوئی پدری یا مادری تعلق ظاہر کیا ہے۔ ان کے حالات اختصار کے ساتھ یہاں لکھے جاتے ہیں۔

چنانچہ اس نے معارج الولایت میں لکھا ہے۔ کہ میرے دادا مولانا احمد شوریانی اور حضرت مجدد الف ثانی رح (م ۱۰۳۴ھ) کے درمیان مخلصانہ اور عقیدت مندانہ تعلقات تھے۔ لکھتا ہے

"مولانا احمد شوریانی از اولاد حضرت پیر کبار و جد پدری این ضعیف (عبدی) است و تلمیذ شیخ اسحاق بن کاکو رح[۵۵] است کہ استاذ الاساتید لاہور و از اولاد حضرت گنج شکر بودہ ...... و معاصر شیخ احمد کابلی و شیخ عبدالحق دہلوی و شیخ عیسیٰ سندی برہانپوری و شیخ احمد کابلی بسیار عزت و توقیر ایشان نگاہ داشتی و چون ہر دو عزیز یکجا بودندی و معارف و حقائق را ذکر کردندی اجنبی را دران مجلس دخل نبودی دو، سہ روز خلوت گزیدی و شیخ احمد ایشان را بسیار پسندیدی و چون در دہلی برائے زیارت حضرت خواجہ

---

۵۳ عبدی۔ معارج الولایت قلمی ورق ۱۰۱ھ نسخہ آذر۔

۵۴ برائے شرح حال شیخ مودود چشتی رجوع کنید بہ جواہر مودودی قلمی، خزینۃ الاصفیاء وغیرہما۔

۵۵ شیخ اسحاق بن کاکو متوفی ۹۹۶ھ

Marfat.com

قطب الاسلام و شیخ الاسلام و پیران چشت قدس اللہ اسرارہم تشریف داشتند و با شیخ عبدالحق دہلوی ملاقات دست داد بسیار توقیر و تکریم ایشان بجامی آورد..... شیخ عبدالحق بر علو ہمت ایشان آفرینہا کردہ و در توقیر و تعظیم بہ فرمود و چون در برہان پور رسیدند و مشائخ برہان پور را دیدند و با شیخ عیسیٰ سندی ملاقات حاصل شد و بعض مسائل دینی مذکور شدند۔ بی آنکہ از مولد و موطن بگویند شیخ عیسیٰ بشناخت و گفت مگر تو مولانا احمد شوریانی ہستی کہ چنین اصلابت در دین داری؟ ایشان قبول کردند و گفتند کہ فقیر احمد است و یکی از ادنیٰ بندگان خداوند تعالیٰ است و شیخ عبداللطیف برہان پوری فرمودی کہ در عمر خود دو کس را از علماء ظاہر و باطن ملاقات کردہ ام کہ مثل ایشان دیگری را نیافتہ ام یکی شیخ عبدالوہاب مرصعی دوم شیخ احمد شوریانی، و شیخ عبداللطیف گفتی در قومی کہ مثل شیخ احمد شوریانی باشد شرف آن قوم است روی بدیگری برای تحقیقات امور دین چارہ و ہر کہ برای دیدن شیخ عبداللطیف از قصور بلدۂ برہان پور آمدی اورا باز بقصد رد کردی و گفتی چرا چندین تصدیع کشیدی برو پیش شیخ احمد شوریانی و فرزندان او کہ ترا بخدا رسانند و دین ترا از رہزنان نگاہدارند..... و کتابی مختصر کہ سوالات احمدی مشہور است (تصنیف احمد شوریانی) کہ برائے رد ملاحدہ و زنادقہ و استفسار متصوفہ تحریر نمودہ[۱]۔"

مولانا احمد شوریانی نے دو شادیاں کی تھیں۔ جنگ زئی قبیلہ کی بیوی کے بطن سے ایک لڑکا اور ایک لڑکی پیدا ہوئی اور عارف زیان قبیلہ کی بیوی کے بطن سے چار لڑکے اور ایک لڑکی پیدا ہوئی ایک لڑکا ان کی زندگی میں فوت ہوگیا۔ بڑے لڑکے کا نام

---

[۱] عبدی: معارج الولایت ورق ۳۶۹ - ۱/ب

عبدی نے سوالات احمدیؒ کی تلخیص معارج الولایت میں ورق ۳۶۹ تا ۳۷۰ شامل کی ہے۔

Marfat.com

عبدالحق معروف بہ عبدالقادر تھا عبدالقادر خود کو عبدالمقتدر کا نام بھی دیتے تھے۔ یہی عبدی کے والد تھے۔ عبدی اخبار الاولیأ میں لکھتا ہے

"پوشیدہ نماند کہ حضرت ایشان (مولانا احمد شوریانی) را منکوحہ بود از اولاد شیخ بنگ، خداوند تعالیٰ یک پسر و یک دختر کرامت فرمودہ پسر را نام عبداللہ نہادند و از عبداللہ دو پسر متولد شد و چون آن صالحہ ودیعت حیات سپرد، حضرت ایشان زوجہ دیگر از عارف زیان کہ قوم خود بودند بزنی خواستند حق سبحانہ ازوی چہار پسر و یک دختر عنایت فرمودیکے در حیوٰۃ حضرت سفر آخرت کردند بقیہ سہ کہ بودند کلاں باسم عبدالصمد و متوسط بنام عبدالحق کہ مشہور بہ عبدالقادر است و پدر این حقیر باشد و خود را باسم عبدالمقدر (عبدالمقتدر) موسوم ساختند[۵۷]"

مولانا احمد شوریانی کا سال وفات معارج الولایت اور اخبار الاولیا میں عبدی نے نہیں لکھا ہے۔ لیکن مفتی غلام سرور لاہوری مرحوم نے بغیر کسی حوالے کے ان کا سال وفات ۱۰۳۰ھ لکھا ہے[۵۸]

مولوی اعجاز الحق قدوسی نے خزینۃ الاصفیا اور نزہتہ الخواطر کے حوالے سے مولانا احمد شوریانی کے متعلق لکھا ہے

"آپ کا اسم گرامی شیخ احمد آپ کے والد کا نام عبداللہ اور آپ کے والد کے دادا کا نام قاضی محی الدین عبداللہ خویشگی چشتی تھا[۵۹]"

حقیقت یہ ہے کہ اعجاز الحق قدوسی صاحب، خزینۃ الاصفیا کی عبارت نہیں سمجھ سکے خزینۃ الاصفیاء میں ہے

"شیخ احمد شوریانی از اولاد پیر کبار است و جد پدری خواجہ غلام محی الدین

---

۵۷ عبدی - اخبار الاولیاء ورق ۵۹ ب

۵۸ مفتی غلام سرور لاہوری: خزینۃ الاصفیا جلد اول ص۴۵۸

۵۹ قدوسی اعجاز الحق :- تذکرہ صوفیائے پنجاب مطبوعہ کراچی ۱۹۶۲ء ص۸۹

Marfat.com

(معین الدین) عبداللہ خویشگی چشتی صاحب معارج الولایت و اخبار الاولیا است[۵۸]"

معلوم نہیں کہ مندرجہ بالا اقتباس میں سے قدوسی صاحب نے احمد شوربانی کے والد کا نام عبداللہ اور والد کے دادا کا نام قاضی محی الدین عبداللہ خویشگی کیسے اخذ کرلیا؟ حالانکہ صاحب خزینۃ الاصفیاء نے مولانا احمد شوربانی کے تعارف کے لئے عبداللہ خویشگی کا سہارا لیا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ احمد شوربانی قصوری، عبداللہ خویشگی کے دادا تھے۔ یہ مزید تعجب خیز امر ہے کہ صاحب نزہتہ الخواطر نے احمد شوربانی کے والد کا نام عبداللہ کیسے لکھ دیا ہے[۵۹]۔ حالانکہ ان کا ماخذ بھی جیسا کہ انہوں نے خود وضاحت کی ہے خزینۃ الاصفیاء ہی ہے۔

بحث کا حاصل یہ ہے کہ خزینۃ الاصفیا کے ناقلین کو غلط فہمی ہوئی ہے مولانا احمد شوربانی، عبداللہ خویشگی کے دادا تھے۔

شیخ محمد وتوزئی

عبدی نے ان اپنا کو جد مادری لکھا ہے۔ وہ شیخ مامی کے عرف سے معروف تھے۔ عبدی اپنی والدہ مرحومہ کے حوالے سے ان کے حالات اس طرح لکھتا ہے۔

"از اولاد عارف زئی است و در عرف شہرت بشیخ مامی یافتہ جد مادری این احقر است زاہد و رائض و متورع و متعبد بود و صلوٰۃ خمسہ را بجماعت در مسجد خواجہ حاجی اویس کہ جد مادری وی بود ادا کردی و بمتابعت حاجی در تعمیر مسجد بسیار کوشیدی و فقراء بانواع خدمت پیش آمدی ..... والدہ مرحومہ میگفت کہ چون پدر من در ابتدا جوانی بکسب تجارت مشتغل گشت خمس سال را در راہ خداوند تعالیٰ نہاد وگفت کہ ہر ربح کہ برین مال حاصل شود داخل آن خمس است ......

..... والدہ مرحومہ من میگفت کہ چون در خانہ من دختران بسیار پیدا می شدند و من ازین جہت مغموم بودم روزی بوالدۂ خود متوجہ شدم وگفتم اے پدر بزرگوار درین باب

---

[۵۸] مفتی غلام سرور: خزینۃ الاصفیا ۱/۵۷۰

[۵۹] مولانا عبدالحی حسنی: نزہتہ الخواطر ۵/۱۵

فقیر محمد جہلمی: حدائق الحنفیہ ص۴۰۳ (خزینۃ الاصفیاء کا لفظی ترجمہ)

Marfat.com

در حق من توجہ مبذول فرمایند و عقد کار من کشائید بدین نیت فاتحہ خواندم و بخواب شدم ایشان در خواب حاضر شدند و کودکی پیش ایشان بازی میکرد و فرمود کہ اے دختر میدانی کہ این طفل کیست و نام وی چیست گفتم نمی فرمود کہ این پسر تست و نامش محمد اسحاق است چوں بیدار شدم خوشحال گشتم و این رویا صالحہ را تفول گرفتم در اندک مدۃ خداوند تعالیٰ بمن پسری داد و نام او محمد اسحاق نہادم مولد و مدفن وی (شیخ محمد و توزئی) قصور است[12]

والد

عبدی عبداللہ خویشگی کے والد کا نام عبدالحق تھا۔ اور وہ عبدالقادر کے عرف سے معروف تھے[13]۔ عبدی کی جو تصانیف ہمیں اب تک دستیاب ہوئی ہیں ان میں عبدی کے والد کے متعلق کوئی صراحت نہیں ملتی۔

عبدالستار شوریانی برادر خرد عبدی

عبدی جب اورنگ آباد اور اجمیر گیا تو اس کا چھوٹا بھائی عبدالستار بھی شریک سفر تھا۔ جو سفر کے دوران قصبہ سانپ گانو پہنچ کر بیماری اسہال میں مبتلا ہوا اور ۱۰۹۶ھ میں وفات پا گیا عبدی نے معارج الولایت میں عبدالستار شوریانی کے حالات تفصیل سے لکھے ہیں جنہیں ہم یہاں اختصار کے ساتھ نقل کر رہے ہیں۔

"برادر خورد این ضعیف (عبدی) بود در اوائل چیزی نخوانده بود آخر الامر چون محبّت آلہی بروی غلبہ کرد با کمال سعی قرآن مجید را در بیجاپور تلمذ نمود بعد ازان اکثر اوقات تلاوت قرآن نمودی چنانکہ از ہفت روز بجناب الہٰی بشوق ختم قرآن کردی و بامور دنیا کم پرداختی و با ذکر اسم ذات و نفی و اثبات بسیار مستعدی بودی چنانکہ از کثرت اشغال تصفیۂ باطن اورا بکمال دست دادہ بود..... و چون از وفات

---

۱۲ عبدی۔ اخبار الاولیاء ورق ۸۸ ب تا ۹۰ ۱۳ عبدی: اخبار الاولیاء ورق ۴ عبدی نے اخبار الاولیاء (تصنیف ۱۰۸۱ھ) میں اپنے والد کے لیے مرحوم کا دعائیہ لفظ لکھا ہے جس سے واضح ہوتا ہے کہ اس کے والد ۱۰۸۱ھ سے قبل فوت ہو چکے تھے۔

53127

Marfat.com

بهلول خان عرف عبدالکریم[۱۵] ببلدۀ اورنگ آباد معاودت دست داد همراه فقیر بود آخرالامر چون بزیارت حضرت خواجه بزرگ معین الحق والدین قدس الله سره بجانب اجمیر اتفاق سفر افتاده، نیز همراه بود و بعد از فراغ زیارت آن قدوۀ احرار و اسوۀ اخیار، واقعه بغی[۱۶] شهزاده اکبر بوقوع پیوست وظل الهی عالمگیر شاه ثانی را بتعاقب او امر فرمودند بوسطه بعضی عزیزان نوکری شاه عالم حاصل شد بعد ازان چون بادشاه عالمگیر و شاه عالم بجانب برهانپور معاودت نمودن - همراه ایشان بودم، پس قضا الٰهی برادر مرحوم را بیماری اسهال روی نمود چنانچه مدتی آن مرض امتداد یافت و چون دران بیماری استقامت داشت که هرگز شکوه از قضا و قدر بزبان نیاوردی و بر نماز و روزه و تلاوت قرآن و نوافل مستعدی بودی و چون بعضی اوقات از دفع مرض استفسار رفتی گفتی که ازین مرض خلاص ممکن نیست بنا بران کمتر پرهیز نمودی و هرچه خواستی خردی چنانکه بدن او از غلبه مرض و نزار شده بود و چون شاه عالم، رام کهات و کواپند رخصت کردند هرچند مقیم شدم و گفت که بیماری غالب است و مصلحت سفر نیست

---

[۱۵] عبدالکریم بن عبدالرحیم مخاطب به بہلول خان، بیجاپور میں نووارد افغان تھا۔ علی عادل شاہ ثانی کی فوجوں میں نمایاں مقام حاصل کرلیا تھا۔ اور بیجاپور کی تمام لڑائیاں جو عادل شاہ کے عہد میں ہوئیں شرزہ خان کے شریک رہا، علی عادل شاہ ثانی کے انتقال ۱۰۸۳ھ/۱۶۷۲ء کے بعد فوت ہوا بقول نصرتی ؎

انھا پوت بہلول خان کا عظیم
او عبدالکریم ابن عبدالرحیم

(نصرتی: علی نامہ ص ۲۴۵)

[۱۶] اکبر بن عالمگیر کی بغاوت اور اس کے تعاقب کے لئے شہزادہ محمد معظم کے تقرر کا واقعہ ۲۲ جلوس عالمگیری ۱۰۸۹ھ/۱۶۷۸ء کا ہے۔ (خافی خان: منتخب اللباب ۲/۷۰-۲۶۹)

Marfat.com

گفت من بغیر از صحبت شما آرامی نخواهم یافت، الغرض دران سفر بسیار محنت و مشقت کشید و ما تر قلق و اضطراب بسیار کردیم و در دفع بیماری او معالجت و دعوات نمودم چون قضا الٰہی به علاج و دعا مندفع نشود آن معالجات و دعوات سودی نکرد و چون قصبه سانپ گانو رسیدیم پرسید که این کدام جا است؟ گفتم قصبه سانپ گانو گفت این موضع خوشی است و مدفن درہمین جای خواہد بود، آخرالامر در شب شنبه ششم ماه محرم الحرام سنه الف و تسعین و ست ہجری وفات یافت و در گورستان قصبه مذکور قریب قبر پخته گچی مدفون گشت بعد از وفات اکثر اوقات بامداد و اعانته رسیده است رحمة الله علیه[۱۶]

عبدی جب شیخ جنیری مدفون اورنگ آباد کی خدمت میں حاضر ہوا تو عبدالستار شوربانی بھی ہمراہ تھا[۱۷]۔ معارج الولایت کے مندرجہ بالا اقتباس سے نہ صرف عبدالستار کے حالات کا علم ہوتا ہے۔ بلکہ خود عبدی کی بعض نہایت اہم سرگرمیوں پر بھی روشنی پڑتی ہے

نام

عبیداللہ نام تھا اور وہ عبداللہ کے عرف سے معروف تھا۔ خواجگان چشت رح خصوصاً حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری رح سے نہایت عقیدت رکھتا تھا۔ اس لئے اپنے نام سے پہلے غلام معین الدین ضرور لکھتا تھا

لقب

زمانہ طالب علمی میں عبداللہ اپنے استاذ کی بجائے بطور معلم طلبہ کو پڑھاتا تھا۔ گویا معلم کا قائم مقام تھا۔ اس لیے خلیفہ جی کے لقب سے مخاطب کیا جانے لگا۔ چنانچہ

---

۱۶ عبدی: معارج الولایت ورق ۹، ۴۔ الف، ب

۱۷ ایضاً ورق ۸، ۴

Marfat.com

خود اپنے حالات کے باب میں لقب کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتا ہے

"در زبانِ تعلیم بر جمیع طفلانِ قائم مقام بودم و لہذا بخطاب خلیفہ جی مخاطب گشتم"[18]

انڈیا آفس کے فارسی مخطوطات کے فہرست نگار ایتھے نے بحر الفراست تصنیف عبداللہ خویشگی کے تحت خلیفہ جی کو خلیفہ حی (HAYY) لکھ دیا ہے[19]۔ اور بعض دوسرے فہرست نگاروں نے بھی ایتھے کی غلطی کا اعادہ کیا ہے۔ یہاں تک کہ ڈاکٹر سید عبداللہ صاحب نے بھی فہرست مخطوطات دانش گاہ پنجاب میں اس لفظ کو ایتھے ہی کے حوالے سے خلیفہ حی لکھ دیا ہے[20]

حقیقت یہ ہے کہ لفظ "جی" عزت و تکریم کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جیسا کہ میاں جی اور اکثر حضرت میاں میر لاہوریؒ متوفی ۱۰۴۵ھ کے لیے میاں جیو ہی کا لفظ استعمال ہوتا تھا[21]۔ اخبار الاولیاء کے نسخہ کلکتہ کے دیباچہ میں عبداللہ خویشگی نے خلیفہ جی ہی لکھا ہے۔

بحث کا حاصل یہ ہے کہ عبداللہ خویشگی کا لقب خلیفہ جی تھا نہ کہ خلیفہ حی

---

۱۸ عبدی: اخبار الاولیا من لسان الاصفیاء قلمی ورق ۱۵۹ ب
مکتوبہ ۱۱۱۷ھ مملوکہ مولانا سید طیب شاہ ہمدانی مدظلہ قصور

۱۹ Cat. India Office, Ethe Ms. No. 1271.

۲۰ Cat. Panjab University Library Vol. 1 F. II Ms. No. 387. pp. 278.

۲۱ داراشکوہ لکھتا ہے:

"وجہ تسمیہ میاں اینست کہ چون بزبان ہندی میاں صاحب را می گویند و جیو لفظ تعظیم است و حضرت ایشان را چون ہمہ بجائے صاحب خود می دانستند تعظیم ایشان لازم می شمردند از این جہت میاں جیو می گفتند"

(سکینۃ الاولیاء ص ۲۵ مطبوعہ ایران ۱۹۶۵ء)

تخلص

عبداللہ خویشگی فارسی میں نہایت عمدہ شعر کہتا تھا۔ عبدی تخلص تھا۔ اور اس نے اپنی تصانیف میں اپنے اشعار جا بجا نقل کیے ہیں مولوی ڈاکٹر محمد شفیع مرحوم نے کپور تھلہ کی لائبریری میں عبدی کی کتاب بحر الفراسنہ دیکھی تھی ان کا کہنا ہے کہ عبداللہ عبیدی تخلص کرتا تھا۔ مرحوم لکھتے ہیں۔

"اُس کا تخلص عبیدی ہے جیسا کہ دیباچہ سے معلوم ہوتا ہے"[۲۲]

راقم کے پیش نظر اس وقت بحر الفراستہ کے تین خطی نسخے مخزونہ کتب خانہ دانشگاہ پنجاب ہیں۔ جن میں عبداللہ خویشگی نے اپنا تخلص نہیں لکھا۔ ممکن ہے کہ بضرورت شعری عبیدی میں ثقالت محسوس کرتے ہوئے اسے عبدی میں تبدیل کر دیا ہو۔ عبدی نے اپنی دیگر تصانیف میں جہاں کہیں اپنے اشعار نقل کئے ہیں اُن میں اپنا تخلص عبدی ہی لکھا ہے شیخ محمد رشید جونپوری کی مدح میں جو قصیدہ لکھا ہے۔ اس میں اپنے تخلص عبدی کو بروزن ابدی لایا ہے

از غبار وجود عبدی را
غسلی دہ شہود ابدی را[۲۳]

یہاں عبدی تخلص ہی درست معلوم ہوتا ہے۔ گویا اس کا پورا نام غلام معین الدین عبداللہ عبدی خویشگی قصوری ہے جسے ہم نے اس کتاب میں اختصار کے پیش نظر عبدی لکھا ہے

ولادت

تمام مطبوعہ اور متعارف تذکرے عبدی کے ذکر سے یکسر خالی ہیں اس کے حالات

۲۲۔ اورینٹل کالج میگزین لاہور اگست ۱۹۲۷ء

۲۳۔ عبدی: معارج الولایت قلمی ورق ۳۸۴

Marfat.com

کا سب سے بڑا ماخذ اس کی اپنی تصانیف ہیں۔ عبدی نے اخبار الاولیأ من لسان الاصفیأ ۱۰۷۰ھ کے قریب تصنیف کی۔ جس کا آخری باب اس نے اپنے حالات کے لئے مختص کر دیا۔ لیکن افسوس ہے کہ اس نے اپنے حالات کے سلسلے میں تعین سن و سال ضروری نہیں سمجھا۔ یہاں تک کہ اپنا سال ولادت بھی نہیں لکھا۔ لہذا ہم اس کی دیگر تصانیف کی مدد سے تعینِ سنین کی کوشش کرتے ہیں

اخبار الاولیأ میں لکھتا ہے۔ کہ میں تئیس ۲۳ سال کی عمر میں علم کی تحصیل سے فارغ ہو گیا۔

"در سنہ ثلث وعشرین از عمر خود فارغ شدہ"[۲۴]

چنانچہ اس نے فراغت کے فوراً بعد اپنی تصنیف معارج الولایت کے لئے مواد کی فراہمی اور خواجگان چشت کے ملفوظات وغیرہ سے اقتباسات لینے کا سلسلہ شروع کر دیا۔ لکھتا ہے۔

"ازین جہتہ این ضعیف (عبدی) قریب سی سال است کہ بعد فراغ از تحصیل علوم ظاہر متابعۃ این طائفہ علیہ و بتعبیت این فرقہ سنیہ بحسب طاقت خویش میکرد و احوال و اعمال و اقوال ایشان از کتب متعددہ و ملفوظات متنوعہ انتخاب می نمود"[۲۵]

گویا معارج الولایت کی تدوین میں تیس ۳۰ سال لگے، معارج الولایت کا سال تکمیل ۱۰۹۶ھ (سال تصنیف پر بحث اپنے مقام پہ آئے گی) ہے۔ ۲۳ سال کا زمانہ طالب علمی اور تیس سال معارج الولایت کی تدوین کی مدت کو جمع کیا جائے۔ تو معارج الولایت کی تکمیل کے وقت عبدی کی عمر ترپن (۵۳) برس ہوتی ہے۔ اب ۱۰۹۶ھ (سال تکمیل معارج) میں سے ۵۳ منہا کئے جائیں تو تخمیناً ۱۰۴۳ھ عبدی کا سال ولادت برآمد ہو جاتا ہے۔

---

۲۴ عبدی: اخبار الاولیأ ورق ۱۶۱

۲۵ عبدی: معارج الولایت قلمی ورق ۶۵۳

Marfat.com

رفیقۂ حیات

عبدی کی رفیقۂ حیات کے متعلق صرف اس قدر معلوم ہو سکا ہے کہ وہ عالم خان نبیرۂ بی بی درہ قصوری[۲۶] کی دختر تھیں۔ عبدی لکھتا ہے۔

نقلست کہ نبیرۂ بی بی (درہ) کہ مسمّیٰ بہ عالم خان بود و ہنوز بوجود نیامدہ بی بی میگفت کہ من باغ عالم خان یعنی اولاد و احفاد او را درینجا مشاہدہ مینمائم بعد از مدتی خداوند تعالیٰ عالم خان را بوجود آورد و در خانہ او چہار پسر و یک دختر کرامت فرمود و آن دختر وی در حبالہ ازدواج این احقر است[۲۷]،،

عبدی ۱۰۷۳ھ میں پیدا ہوا ۲۳ سال درسی علوم کی تحصیل میں صرف کئے ایک سال قصور میں مدرس رہا پھر کسب معاش کے لئے قصور سے دہلی، اورنگ آباد اور گجرات وغیرہ گیا۔ قصور سے اس کی ابتدائی غیر حاضری کو ہم کم از کم تین سال کی مدت قرار دے سکتے ہیں۔ گجرات سے قصور میں آکر شادی کی گویا اس کی شادی ۲۷ سال کی عمر میں ہوئی۔ (۲۳ + ۱ + ۳ = ۲۷) ۱۰۷۳ھ (سال ولادت عبدی) میں ۲۷ سال جمع کئے جائیں تو ۱۱۰۰ھ اس کا سال تزویج برآمد ہو جاتا ہے اخبار الاولیاً میں لکھتا ہے۔

"بعد از مراجعت بوطن از تحصیل شُننت (تزویج) بجہتہ کسب ۰۰۰۰ بطرف دہلی رفتہ شد[۲۸]"

---

[۲۶] بی بی درہ از قوم حسین زبان در قبیلہ شمہ زبان بود شوہر ایشان سعید خان نام از قبیلہ موسیٰ زبان بود عارفہ وقت کاملہ زمان خود بود و خوارق بسیار از بی بی منقول است نقل است کہ چون پسران وی نوکر بودند و بصاحب خود برزیہ گوران ہندوستانی تاخت نمودہ شہید شدند بی بی سر از مراقبہ بر آورد و گفت کہ چہ واقعہ پیش آمدہ کہ من پسران خود را بی سر میبینم چون مردمان بعد از چند روز از آنجا آمدند خبر شہادت پسران بہ بی بی رسانیدند"
(از اخبار الاولیاً قلمی ورق ۱۲۴)

[۲۷] عبدی: اخبار الاولیاً قلمی ورق ۱۲۴ [۲۸] ایضاً ورق ۳۴۵ب

محمد معتصم باللہ بن عبدی

عبدی نے اخبار الاولیا میں صراحت کی ہے۔ کہ اس وقت ۱۰۷۰ھ ہے اور اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک فرزند عطا کیا ہے جس کا نام میں نے محمد معتصم باللہ رکھا ہے نام کی وجہ تسمیہ کے متعلق لکھتا ہے۔ کہ میرے جد پدر مولانا احمد شوربانی اکثر اپنی اولاد کے ایسے نام تجویز کرتے تھے جن سے عبودیت ظاہر ہوتی ہے۔ عبدی کہتا ہے کہ ان کی خواہش تھی کہ میری اولاد میں سے بھی کسی کا نام معتصم باللہ ہو۔ انہوں نے کہا اگر میری اولاد میں سے کسی کے ہاں کوئی فرزند تولد ہو تو وہ یہ نام رکھ کر میری خواہش پوری کرے گا۔ چنانچہ عبدی نے مولانا احمد شوربانی کی وصیت پر عمل کیا۔ اور اپنے ۱۰۷۰ھ میں تولد ہونے والے لڑکے کا نام معتصم باللہ رکھا۔ اور حصول برکت کے لیے نام سے پہلے محمدؐ کا اضافہ کر دیا۔ چنانچہ وہ لکھتا ہے۔

"اکثر حضرت اخوند (مولانا احمد شوربانی) را بطریق بود کہ ہر فرزندی کہ از اولاد ایشان بوجود می آمد بحکم حدیث نبویؐ عبدوالاسماء باسم عبودیت را در اولاد خود نہادم ولیکن اسمی دیگر کہ من آن را دوست میدارم باقیماندہ است وآن معتصم باللہ است۔ اگر کسی از اولاد من آن را بہ پسر خود وضع کند از خداوند تعالیٰ امیدوارم کہ بہ برکت این اسم سعادت مند باشد۔ چون درینولا بتاریخ دوازدہم شہر ذی القعد سنہ الف وسبع وسبعین حق سبحانہ و تعالیٰ از عطیات بی نہایت خود، این کمترین را فرزندی عنایت فرمودہ برآن وصیت حضرت اخوند عمل نمودہ بجہتہ تبرک، و یمین نام محمد را بران اضافت نمودہ، معتصم باللہ نام نہاد،"[۲۹]

---

۲۹ ایضاً ورق ۵۹ تا ۶۰

Marfat.com

عبدی کا شجرۂ نسب

افغانوں کا شجرۂ نسب خاصا الجھا ہوا ہے۔ مخزن افغانی ۱۰۳۰ھ اور خود عبداللہ عبدی خویشگی نے اخبار الاولیا میں اپنے نسب کی تحقیق کی ہے۔ چونکہ عبداللہ خویشگی کے جد پدر مولانا احمد شوریانی سے پہلے کے نسب میں بہت اختلاف ہے۔ خود عبدی کی اخبار الاولیا میں نسب تحقیق افاغنہ کسی خاص نتیجہ پر نہیں پہنچتی۔ اس لئے ہم نے اس شجرہ کو اس کے دادا سے شروع کیا ہے۔

مولانا احمد شوریانی نے دو شادیاں کی تھیں قبیلہ بنک زئی کی زوجہ کے بطن سے ایک لڑکا عبداللہ اور ایک دختر تولد ہوئی عبداللہ کے دو لڑکے تھے قبیلہ عارف زیان کی زوجہ کے بطن سے چار لڑکے اور ایک لڑکی تولد ہوئی۔ فرزند کلاں عالم طفولیت میں فوت ہوگیا۔ دوسرا عبدالصمد اور تیسرے لڑکے کا نام عبدالحق عرف عبدالقادر تھا یہی صاحب سوانح عبدی کے والد تھے۔ اس کے علاوہ ایک اور لڑکے اور لڑکی کے متولد ہونے کا ذکر بھی کیا گیا ہے لیکن ان کے نام نہیں لکھے گئے۔

عبدالحق عرف عبدالقادر (والد عبدی) کا محمد وتو زئی کی بیٹی سے عقد کیا گیا۔ جس کے بطن سے تین لڑکے اور دختران بسیار تولد ہوئیں۔ فرزند کلاں عبدی عبداللہ خویشگی صاحب سوانح، فرزند خورد عبدالستار شوریانی متوفی ۱۰۹۶ھ اور فرزند سوئم محمد اسحاق کا ذکر عبدی نے اخبار الاولیا اور معارج الولایت میں کیا ہے جن کے ممکن الحصول حالات لکھے جا چکے ہیں۔ عبدی (صاحب سوانح) کا عقد عالم خان نبیرہ بی بی درہ کی صاحبزادی سے ہوا جس کے بطن سے فقط ایک لڑکے محمد معتصم باللہ (متولد ۱۰۸۰ھ) کے تولد ہونے کا ثبوت ملتا ہے۔ جس کے متعلق تفصیل سے لکھا جا چکا ہے۔ اگلے صفحہ میں شجرہ نسب عبدی بہ صورتِ نقشہ ہم نے اخبار الاولیا اور معارج الولایت کی مدد سے تیار کیا ہے۔

Marfat.com

شجرۂ نسب عبداللہ خویشگی قصوری

مولانا احمد شوریانیؒ از اولاد کبارؒ و تو شوریانیؒ

اولاد از بطن زوجہ من بتنک زئی

- عبداللہ
  - از عبداللہ دو پسر تولد شد (اخبار الاولیاء)
- یک دختر

اولاد از بطن زوجہ من عارف زیان

- یک پسر فوت شد
- عبدالصمد
- عبدالحق عرف عبدالقادر
  - زوجہ آن بنت محمد و توزئی
    - عبداللہ خویشگی قصوری صاحبِ ترجمہ
      - (زوجہ آں دختر عالم خان | نبیرہ بی بی درہ)
      - محمد معتصم باللہ (متولد ۱۰۶۶ھ)
    - عبدالستار شوریانیؒ متوفی ۱۰۹۶ھ
    - دختران بسیار
    - محمد اسحاق
- یک پسر دیگر
- یک دختر

Marfat.com

اساتذہ

عبدی اپنے والد سے رخصت لے کر بغرض تکمیل علوم قصور سے لاہور پہنچا۔ یہاں جن اساتذہ عصر سے اس نے علوم ظاہری کی تکمیل کی ان میں سے میاں محمد صادق میاں محمد سعید اور شیخ نعمت اللہ کا ذکر اس نے اس طرح کیا ہے۔

"چون حوادث و علائق ازین اُمنیت مانع می شدند از والد رخصت گرفتہ بلاہور رفتم و بملازمتِ علماءِ وقت و اساتیذ عصر کہ میاں محمد صادق بود و محمد سعید و شیخ نعمت اللہ، کتب تحصیل را تلمذ نمودم"[۱]

عبدی کے اساتذہ میں سے بجز شیخ نعمت اللہ کسی کے حالات نہیں ملتے۔

شیخ نعمت اللہ لاہوری

ہمارے محدود علم میں شیخ نعمت اللہ لاہوری کے حالات سے تمام مطبوعہ اور متعارف کتب تاریخ اور تذکرے خالی ہیں۔ شیخ نعمت اللہ لاہور کے مدرس، قاری و جید عالم تھے۔ شاہ جہان اور اورنگ زیب دونوں کا زمانہ پایا۔ اب تک آپ کی صرف ایک تصنیف مفید الفراء دریافت ہوئی ہے اور ہنوز ان کے حالات کا یہی واحد ماخذ ہے۔

آپ کا نام نعمت اللہ اور والد کا نام رحمت اللہ تھا دادا کے متعلق صرف اس قدر معلوم ہوا ہے کہ ان کا نام مرزا تھا۔ مفید الفراء میں لکھتے ہیں۔

"احقر العباد الضعیف النحیف المفتقر الی اللہ الصمد الغنی نعمت اللہ ابن رحمت اللہ بن مرزا"[۲]

مفید الفراء کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ پنجاب کے کسی نواحی موضع سے

۱۔ عبدی: اخبار الاولیا ورق ۱۶۰

۲۔ نعمت اللہ لاہوری: مفید الفراء قلمی خاتمہ کتاب

Marfat.com

لاہور میں آکر "زمین کلاالان" میں آباد ہوئے تھے۔ دیباچہ کتاب میں لکھتے ہیں۔

"بندۂ حقیر اضعف العباد نعمت اللہ بن رحمت اللہ لاہوری ساکن نو زمین کلاالان"[۵۳]

مفید القرأ کے مطالعہ سے مترشح ہوتا ہے کہ شیخ نعمت اللہ نے پنجاب ہی میں علوم متداولہ کی تحصیل کی تھی۔ کتاب کے خاتمہ میں اپنے جن اساتذہ کرام کا ذکر کیا ہے وہ تمام پنجاب کے اساتذہ تھے۔ یہ تمام حضرات غیر معروف ہیں۔ ان کے حالات کلیتاً پردہ اخفا میں مستور ہیں۔ خدا کا شکر ہے کہ اس کتاب کے ذریعہ پنجاب کے چند جید علماء کے نام محفوظ ہوگئے۔ ورنہ ان کے حالات تو درکنار آج ہم ان کے ناموں سے واقف نہ ہوتے۔ شیخ نعمت اللہ اپنے قرأت کے اساتذہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"احقر العباد الضعیف النحیف المفتقر الی اللہ الصمد الغنی نعمت اللہ بن رحمت اللہ بن مرزا کہ بخدمت مغفوری مرحومی اجود القراء میاں محمد حسین قاری و حافظ سعد اللہ قاری و میاں فتح محمد نواسئہ میاں نور الدین محمد قاری مدت مدید قرآن مجید خوانده و شنیده و اجازۂ تدریس از ایشاں گرفتہ و مولویون مذکورون بخدمت حضرت میاں نور الدین محمد مذکور خوانده و میاں مذکور بخدمت میاں حاجی ابراہیم خوانده و ایشان بخدمت حاجی احمد خوانده و ایشان بخدمت حاجی محمود خوانده و ایشان بخدمت شیخ جعفر السنہوری خوانده غفر اللہ علیہم اجمعین"[۵۴]

عبدی جیسا کہ وضاحت کی جا چکی ہے۔ ۱۰۴۳ھ میں پیدا ہوا تیرہ سال کی عمر میں یعنی ۱۰۵۶ھ میں تحصیل علم کے لئے لاہور آیا اور تیئس[۲۳] سال کی عمر میں یعنی ۱۰۶۶ھ میں فارغ التحصیل ہوا۔ اس دس سال کے عرصہ میں اس نے شیخ نعمت اللہ سے بھی اکتساب

---

۵۳ ایضاً دیباچہ کتاب

۵۴ ایضاً خاتمۂ کتاب

Marfat.com

فیض کیا۔

اب تک مؤلف احقر کو شیخ نعمت اللہ لاہوری کی فقط ایک ہی تصنیف مفید القراء کا علم ہو سکا ہے۔ یہ کتاب جیسا کہ نام سے ظاہر ہے۔ مخارج حروف و قواعد قرآن مجید سے متعلق ہے۔

مفید القراء میں سال تصنیف کی کوئی وضاحت نہیں کی گئی۔ تاہم مصنف نے دیباچہ کتاب میں عہد تصنیف کی طرف جو اشارہ کیا ہے اس سے شاہ جہان کے ایام اسیری اور اورنگ زیب عالمگیر کی اورنگ نشینی کے ابتدائی ایام میں اس کا تصنیف ہونا ثابت ہوتا ہے لکھتے ہیں۔

"در دور معظم و مکرم ابو المظفر شہاب الدین محمد صاحب قرآن ثانی محی الدین اورنگ زیب بہادر عالی خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ و افاض علی العالمین برہ احسانہ"

گویا یہ کتاب ۱۰۶۸ھ کے بالکل ابتداء کی تصنیف ہے۔

طرز نگارش اور اسلوب بیان مصنف کے پنجابی نژاد ہونے کی غمازی کرتا ہے کتاب کی زبان سلیس فارسی نثر ہے۔ قراء کی سہولت کے پیش نظر بعض قواعد کو فارسی اشعار میں نظم بھی کیا گیا ہے۔ یہ کتاب چودہ ابواب پر مشتمل ہے

اب تک اس کتاب کے صرف دو قلمی نسخوں کا علم ہو سکا ہے۔ ایک نسخہ کتب خانہ انڈیا آفس لنڈن میں محفوظ ہے[۵۵] دوسرا قلمی نسخہ مؤلف کے ذاتی کتب خانہ میں ہے۔ جو ۱۱۸۸ھ کا مکتوبہ ہے۔ ترقیمہ کاتب یہ ہے۔

"تمت هذه الرسالة المبارك المسماة مفيد القرآء في يوم المنگل وقت آخر ظهر من شهر الجمادى الثانى ۱۱۸۸ سنه من هجرت النبى صلى الله عليه وسلم"

اوراق ۴۲ سطر ۲۷ تقطیع ۸۰۹" × ۶" بخط نستعلیق و نسخ

---

۵۵ Ethe. Ms. No. 2705.

حافظ نعمت اللہ لاہوری کا سال وفات ہنوز معلوم نہیں ہو سکا۔ شاہ جہان کے عہد میں ۱۰۵۶ھ تا ۱۰۶۶ھ ان کا لاہور میں مدرس رہنے کا ذکر کیا جا چکا ہے پھر ۱۰۹۰ھ کے قریب حضرت مجدد الف ثانیؒ کے ایک خلاف ایک فتوے میں شریک نظر نظر آتے ہیں [۵۶] گویا ان کا زمانہ حیات مذکورہ سنین کی موجودگی میں قبل ۱۰۵۶ھ تا بعد ۱۰۹۰ھ متحقق ہے۔ حافظ نعمت اللہ لاہوری پر ہمارا ایک مقالہ مجلہ المعارف لاہور جون ۱۹۷۱ء شائع ہو چکا ہے

درس و تدریس

تحصیل علوم سے فراغت کے بعد عبدی لاہور سے اپنے آبائی قصبہ قصور میں آیا اور ایک سال یہاں درس و تدریس کا ہنگامہ برپا کیے رہا۔ اسی دوران میں بحر الفراست شرح دیوان حافظ ردیف شین تک چھ ماہ کی محنت سے تالیف کی (تفصیل آثار عبدی کے تحت آئے گی)، اخبار الاولیا میں لکھتا ہے۔

> "در سنہ ثلث و عشرین از عمر خود فارغ شدہ، بقصور آمدم و بمدت یک سال بدرس و تدریس مقیدم و در دوران آن بمدت شش ماہ بحر الفراست کہ شرح دیوان خواجہ حافظ است تحریر نمودم" [۵۷]

جیسا کہ ثابت کیا جا چکا ہے۔ عبدی ۱۰۴۳ھ میں پیدا ہوا تئیس سال تحصیل علوم کے بعد قصور آ کر درس و تدریس میں مصروف رہا گویا اس کا قصور میں بہ حیثیت مدرس زمانہ قیام ۱۰۶۶ھ تا ۱۰۶۷ھ ہے۔

عبدی کی زندگی کا زیادہ حصہ اورنگ آباد اور دیگر مختلف علاقوں میں گزرا جہاں وہ امراء کے ہاں ملازم رہا۔ گجرات سے اپنے قصبہ قصور میں آ کر شادی کی اور پھر کسب معاش کے لئے دہلی روانہ ہو گیا [۵۸]

---

۵۶ ملاحظہ ہو ضمیمہ نمبر ۲ کتاب ہذا

۵۷ عبدی: اخبار الاولیا ورق ۱۶۱

۵۸ تفصیل "رفیقہ حیات عبدی" کے تحت گزر چکی ہے

Marfat.com

عبدی مشائخ کی خدمت میں!

عبدی اپنے زمانہ طفولیت سے ہی شیوخ کی صحبت کا شائق تھا۔ لیکن اس کے اساتذہ اسے فقراء کی صحبت سے منع کرتے تھے۔ کیوں کہ فقراء کی صحبت حصول علم میں مانع ہوتی ہے۔ اس لئے علوم ظاہری کی تکمیل تک عبدی فقراء کی صحبت سے گریز کرتا رہا۔ فراغت کے بعد خواجگان چشت کے ملفوظات کا مطالعہ بڑے انہماک سے کرتا رہا۔ اور بارہا یہ آرزو کی کہ کسی شیخ کے ساتھ تعلق پیدا ہو جائے۔ اس لئے جہاں کسی بزرگ کی بابت سنتا وہاں زیارت کے لیے پہنچ جاتا[1]۔ پھر اسے ملازمت کے سلسلہ میں پنجاب سے نکل کر ہندوستان کے اہم شہروں میں جانے کا اتفاق ہوا۔ عبدی جس شہر میں جاتا وہاں کے مشائخ سے ضرور ملتا۔ اُن کے مواعظ حسنہ سے مستفیض ہوتا

عبدی کا فقراء کے ساتھ اعتقاد بتدریج مستحکم ہوتا رہا۔ اس کے تصوّف کی طرف تبدریج میلان، ذہنی ارتقاء اور سنین ملاقات مشائخ فقراء کے مراتب پر ان کے حالات کی تحریر کے باب میں ترجیح دی گئی ہے۔ عبدی اپنے سفر اور دوران ملازمت کئی سلاسل کے اولیائے کرام سے ملا، لیکن خواجگان چشت کے ساتھ اس کا اعتقاد دیگر سلاسل کے اولیاء کی نسبت غالب رہا۔

عبدی نے اپنی تصانیف میں جن شیوخ کے ساتھ اپنے اعتقاد اور ملاقات کا ذکر کیا ہے۔ ہم ان کے حالات اختصار کے ساتھ یہاں تحریر کر رہے ہیں

---

[1] عبدی: اخبار الاولیاء ورق ۱۹۱ ب

Marfat.com

شیخ فتح اللہ

عبدی ملازمت کے سلسلہ میں احمد آباد گیا تو وہاں شیخ فتح اللہ سے ملاقات ہوئی جو شاہ عالم کے باواسطہ مرید تھے۔ خود لکھتا ہے۔

"چون به بلدۂ احمد آباد رسیدم بزیارت مشائخ آن وقت مشرف شدم روزی بخدمتِ شیخ فتح اللہ که بواسطه از خلفاء شاه عالم بود رفتم و شیخ را طریقه بود که در مسجد درونِ حجره بودی و بوقت نماز پنج گانه از حجره بیرون آمدی و نماز با جماعت گزاردی انگاه بزیارت شاه عالم رفته به نیت آن بزرگ فاتحه خوانده درون حجره رفتی و در حجره را محکم بستی و ہیچ احدی را درون وی جای ندادی اگر کسے در حین معاودت حجره ملاقی شدی اگر قابل دانستے درون حجره بردے ورنه ہمان ساعت رخصت فرمودی چون این احقر بملازمت وی پیوست درونِ حجره برد واز مولد و موطن وحسب ونسب استفسار نمود بعد استعلام حقیقت حال خوش وقت شدند و مواعظ ونصائح کما ینبغی بتقدیم رسانید اختتام نصیحت وی آن بود که عبداللہ فکر گور باید، ہیچ احدی را بغیر از نزول در آن نزول چاره نیست بعد ازان مرا رخصت فرمودند چون از انجا برخاستم در تحصیل این فکر سعی بلیغ بجاری رسانیدمی آوردم ہنوز در زمانه تالیف اخبار الاولیا، آن سخن از خاطر من نرفته است"[۵۲]

شاہ سراج الدین رح

عبدی احمد آباد ہی میں شاہ سراج الدین سے ملا جو حضرت شاہ محمد غوث گوالیاری

---

۵۲ عبدی: اخبار الاولیا ورق ۱۶۲ ب ۱۶۳

متوفی ۱۰۹۵ھ کی اولاد میں سے تھے۔ عبدی بروز جمعہ ان کی خدمت میں حاضر ہوا مطوّل کا درس دے رہے تھے۔ اس سے فراغت کے بعد شرح مواقف کی باری آئی اور مسئلہ وجود بھی زیر بحث آیا شاہ سراج الدین اور عبدی کی وجود کے بارے میں جو گفتگو ہوئی خود عبدی کے الفاظ میں ملاحظہ ہو:

"بعد ازان روزی بخدمت شاہ سراج الدین کہ از اولاد محمد غوث گوالیاری بود رفتم و ویرا طریقہ بود کہ ہمیشہ درس گفتے و در روز جمعہ نیز بدرس مشغول بوذی و در کسب ریاضت شانی عظیم داشت و از اکمل اولیاء بود، روز جمعہ ملاقات حاصل شد۔ مطوّل را درس میگفت بعد از فراغ مطول بتعلیم شرح مواقف شروع نمود مسئلہ وجود درمیان بود درین اثنا فقیر عرض نمود کہ وجود نزد متکلمین زائد بر ماہیتہ است خواہ موجود ممکن باشد خواہ واجب و نزد حکماء وجود عین ماہیتہ است در واجب و زائد بر ماہیتہ ممکن و نزد اشعری عین ماہیتہ است در واجب و ممکن این نزاع در وجود خارجیست یا در وجود ذہنی ایشان ساکت ماندند بعد ازان فقیر گفت کہ در شرح حکمت العین آوردہ کہ نزاع در وجود خارجیست میر سید شریف آوردہ کہ نزاع در وجود ذہنی است من گفتم کہ حق بجانب شارح است زیرا کہ اگر نزاع در وجود ذہنی بودی لازم آمدی کہ متکلمین قایل بوجود ذہنی شدندی ولیس فلیس پس لازم آمد کہ نزاع در وجود خارجی است کما لا یخفی بعد ازان از خدمت وی مرخص شدم، غائبانہ اغلب بنور علم و حلم مذکور نمودی و بدعا و التفات کرم فرمودی"[۵۳]

---

[۵۳] عبدی: اخبار الاولیا ورق ۱۶۳ - ۱، ب

شیخ عبدالرحمٰن رفیعؒ

احمد آباد ہی میں عبدی کی ملاقات شیخ عبدالرحمٰن سے ہوئی جو قطب العالم سید برہان الدین ابو محمد عبداللہ بخاری کی اولاد میں سے تھے۔ فتوحات مکیہ کا تیس سال تک مطالعہ کیا تھا اور اس کے اکثر مطالب پہ عبور رکھتے تھے خود عبدی کے الفاظ ہیں:

"روزے بخدمت شیخ عبدالرحمٰن رفیع مشرف شدم ...... وی یکے از قطب العالم پدر شاہ عالم وی را باستادی قبول کردہ بود وی عالم عامل درویش کامل بود بسیار التفات و عنایات در حق این احقر مبذول داشت و از حسب و نسب استفسار نمود و بذکر اسم ذات اجازت داد وی شیخ عالی ہمت بود فتوحات را سی[۳۰] سال مطالعہ کردہ بود و اکثر مطالب وی را استحضار داشت و در علم نحو تسہیل ابن مالک و شروح ویرا مطالعہ نمودی و در ریاضت و عبادت شانے عظیم داشت بعد از مواعظ بلیغ مرا رخصت فرمودند در قلیل ایام بجانب وطن (مقصود) معاودت حاصل شد اشتیاق صحبت وی تا ہنوز باقی است۔"[۵۶]

شیخ پیر محمد لکھنویؒ

شیخ پیر محمد جونپوری ثم لکھنوی، قریہ اٹاواں (جونپور) میں ۱۰۲۷ھ میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم جونپور ہی میں حاصل کی اور پھر دہلی آکر بعض درسی کتب پڑھیں اور قنوج جاکر بھی بعض کتب سبقاً پڑھیں اور بقیہ علوم لکھنو آکر شیخ عبدالقادر قاضی لکھنو سے پڑھے شاہ عبداللہ سیاح دکنی سے بیعت ہوئے۔ آپ کثیر التصانیف مصنف تھے۔ چند کتابوں کے نام یہ ہیں۔ سراج الحکمت حاشیہ شرح الہدایہ للصدر شیرازی، حاشیہ علی ہدایۃ الفقہ، فتاوی الفقہیہ، اربع منازل فی سلوک (۱۰۶۷ھ در لکھنو تالیف کی)

[۵۶] ایضاً ورق ۱۶۳ ب

Marfat.com

اور مکتوبات در تصوف و سلوک[55]۔ ۱۰۸۱ھ میں پیر محمد لکھنوی[56] کو اورنگ زیب نے خلعت اور ایک ہزار پانچ سو روپے انعام دیئے[57]

عبدی نے قصور میں شادی کروانے کے بعد دہلی جاکر نواب دلیر خان کی ملازمت اختیار کرلی، نواب کی ہمراہی میں عبدی لکھنو گیا تو حضرت پیر محمد لکھنوی سے بھی ملاقات ہوئی۔ ملازمت کے دوران میں عبدی کئی مہمات میں نواب کے ہمراہ رہا (جس کی تفصیل اپنے مقام پر آئے گی) واپسی کے وقت شاہ آباد سے گذر کر قصبہ لکھنو میں پہنچا اور پھر پیر محمد لکھنوی کی خدمت میں حاضر ہوا۔ لکھتا ہے۔

"..... نوکری نواب مستطاب (دلیر خان) بوقوع پیوست و ہمراہی ایشان بطرف لکھنو رفتہ اکثر از علماء و فقراء را دیدہ شد خصوصاً از صحبت صاحب تجرید و تفرید شیخ پیر محمد لکھنوی دی بسیار محظوظ گشتم و سعادت دارین حاصل کردم وایشان از مطالعہ بحرالفراست (تصنیف عبدی) تمام ذوق یافتند و بدقت دقیق سخن وحدت تیز فہم موصوف می ساختند..... و درحین معاودت بشاہ آباد کہ نامش در اصل "انگے" است، عبور قصبہ لکھنو افتاد و زیارت شیخ پیر محمد دست داد"[58]

معارج الولایت میں لکھتا ہے:

"این ضعیف پیش از آنکہ بسفر بنگالہ در لکھنو بخدمت ایشان رسیدہ بسیار شفقت و مرحمت دربارۂ این ضعیف مبذول میداشتند و بحرالفراستہ شرح دیوان خواجہ حافظ را دیدہ بسیار پسندیدہ و چند ماہ در مطالعہ داشتند و فرمودند "بحریست کہ محیط انواع علوم و جمیع فنون است و چون بعد از معاودۃ از سفر بنگالہ باز بخدمت ایشان مشرف

---

[55] عبدی نے معارج الولایت میں ورق ۴۲۴ تا ۴۳۱ مکتوبات کی تلخیص شامل کی ہے

[56] محمد کاظم شیرازی - عالم گیر نامہ ص۱۰۸۸

[57] عبدی: اخبار الاولیاء ورق ۱۶۴

Marfat.com

شدہ وبعضی از سخنان حقائق واسرار استفسار نمودہ ہمہ را جواب شافی دادند و مقدمہ ابواب فتوح فرمودند اضعاف مضاعف الطاف و اشفاق مرحمت فرمودند چنانکہ اکثر درویشان بر حال فقیر ضبط می خوردند و بعضی اشغال خواجگان قدس اللہ ارواحہم چنانکہ تصور اطلاق و امثال آں اجازت دادند و خرقہ تبرک پوشانیدند و ببعضی ادعیہ ماثورہ چنانکہ چہل اسم و حرز یمانی ماذون ساختند و بوقت رخصت مواعظ شافیہ و نصائح وافیہ وصیت فرمودند و در آخر فرمودند ترا بخدا سپردیم ہر جا کہ باشی بخدا باش و خاطر خود را از خواطر اغیار مخراش بلکہ جمیع ماسوای اللہ از ساحت سینہ خود بتراش۔[۵۴]"

پیر محمد لکھنوی نے ۱۴ رجمادی الاخری ۱۰۸۵ھ کو انتقال کیا۔ سال وفات "لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون" سے برآمد ہوتا ہے[۵۵]

مولانا خواجہ علیؒ

مولانا خواجہ علی، مولانا شہباز محمد بھاگلپوری کے مرید و خلیفہ تھے۔ مولانا شہباز محمد بن محمد بن خیر بن علی بن علی بن اسماعیل بن اسحاق بن سعدی بن یعقوب بن محمد بن محمود بن مسعود بن احمد الحسینی لاہوری ثم بھاگلپوری۔ دلپورہ از مضافات بہار، ۹۵۶ھ میں پیدا ہوئے شیخ شاہ محمد دلپوری سے علوم ظاہر کی تکمیل کی اور

---

۵۴ عبدی: معارج الولایت ورق ۴۲۲ ب

۵۵ برائے شرح حال شیخ پیر محمد لکھنوی رجوع کنید بہ

(۱) عبدی: اخبار الاولیاء قلمی (۲) عبدی: معارج الولایت قلمی (۳) محمد اسلم پسروری: فرحۃ الناظرین نمبر ۱۶۱ (اقتباس علائے مشمولہ اورنیٹل کالج میگزین لاہور اگست ۱۹۲۸ء) (۴) محمد کاظم شیرازی: عالمگیر نامہ ص۵۰۸ (۵) اشرف وجیہہ الدین: بحر زخار (۶) مفتی غلام سرور لاہوری: خزینۃ الاصفیاء ۱/۴۸۲ (۷) رحمان علی: تذکرہ علمائے ہند ص۳۴ (۸) خورشید حسن لکھنوی: مخزن برکت (در حالات پیر محمد لکھنوی) جی نرائن پریس لکھنو ۱۳۱۹ھ

Marfat.com

شیخ یٰسین سماٹوی سے بیعت ہوئے زندگی بھر درس دیتے رہے۔ ۱۰۵۰ھ میں انتقال کیا[۱۰]

عبدی جب نواب دلیر خان کے ہمراہ مختلف مہمات پر گیا (جن کی تفصیل اپنے مقام پر آئے گی) تو نوادۂ خلیل کے مقام پر مولانا خواجہ علی سے ملاقات ہوئی اور "انّ اللہ خلق آدم علی صورتہ" اور حرمت تمباکو کے موضوعات پر گفتگو ہوئی لکھتا ہے:

"چون بنوادۂ خلیل رسیدیم بجہتہ دیدن مولای خواجہ علی کہ از مریدان خلفای مولانای شہباز بھاگلپوری بود۔ رفتہ شد بغایت بزرگ و خوش خلق و صاحب فضیلت دیدہ شد از خدمت وی مسالت رفت کہ ان اللہ خلق آدم علی صورتہ بر تقدیری کہ ضمیر راجع باللہ باشد چہ معنی دارد و سہ تاویل کہ بہ مطابق علماء ظاہر بود بیان کردند آنگاہ گفتہ شد سوال از صورتے است کہ این صورت انموذج آن صورت است کہ حکم او درین بیت میر حسین مذکور است ؎

کہ میگویند کہ حق صورتے نہ بندد   من اینک دیدہ ام ذات مصور[۱۱]

رخصت کرتے وقت مولانا عبدالرشید جونپوری کی خدمت میں حاضر ہونے کی نصیحت فرمائی۔

"بعد ازان از خدمت ایشان مرخص شدم در حین رخصت فرمودند کہ در جونپور شیخ عبدالرشید بزرگی ممتاز است و بعنایات والطاف ربانی سرفراز بزیارت وی مشرف شوند و فوائد دینی اخذ کنند۔ چون

---

۱۰ برائے مفصل شرح حال مولانا شہباز محمد بھاگلپوری رجوع کنید بہ
(۱) گنج ارشدی مولفہ شیخ نصرۃ بن جمال ملتانی م ۱۰۹۰ھ
(۲) عبدالرحیم مولانا: الدرر المنثور فی تراجم اہل صادقپور ص ۳۷۶ مطبوعہ پٹنہ ۱۹۶۴ء
(۳) نزہۃ الخواطر ۵/۱۶۹

۱۱ عبدی: اخبار الاولیاء ورق ۱۶۴ ب ۱۶۵

Marfat.com

قبل ازین احرام زیارت آن کعبہ شدہ بود بوصیت وی عزم بالجزم نمودم
کہ بدین دوست مستعد شوم"[12]

شیخ محمد رشید جونپوری رح

شیخ محمد رشید بن محمد مصطفےٰ بن عبدالحمید عثمانی جونپوری ۱۰۰۰ھ میں بروننہ (من مضافات جونپور) میں پیدا ہوئے اساتذہ عصر سے درسی علوم کی تحصیل کی اور اس میں مہارت تامہ حاصل کر لی۔ شیخ طیب بن معین بنارسی متوفی ۱۰۴۲ھ سے سلسلہ چشتیہ، قادریہ اور سہروردیہ میں بیعت ہوئے۔ طریقہ قادریہ میں سید شمس الدین قبائی قادری موسوی کالپوری اور شیخ موسیٰ بن حامد بن عبدالرزاق اوچی سے بیعت ہوئے طریقہ قلندریہ میں شیخ عبدالقدوس بن عبدالسلام قلندر جونپوری متوفی ۱۰۵۲ھ سے بیعت ہوئے[13] عرصہ دراز تک درس و تدریس کا سلسلہ جاری رکھا۔ اور پھر اسے ترک کر کے فقط شیخ محی الدین عربی کی تصانیف کے مطالعہ تک محدود کر دیا۔ آپ کی تصانیف میں سے رشیدیہ در علم مناظرہ، شرح ہدایۃ الحکمۃ، شرح علی اسرار المخلوقات شیخ الاکبر، خلاصۃ النحو (عربی)، زاد السالکین، مقصود الطالبین، اور دیوان اشعار بہت معروف ہیں۔ آپ کے ملفوظات شیخ نصرت بن جمال ملتانی متوفی ۱۰۹۰ھ نے گنج ارشدی کے نام سے اور شیخ مودود بن محمد حسین جونپوری نے بھی جمع کئے۔ ابوالفیض قمر الحق غلام رشید بن بدر الحق محمد ارشد بن محمد رشید متوفی ۱۱۶۷ھ نے شیخ محمد ارشد بن شیخ محمد رشید کے ملفوظات ۱۱۳۴ھ میں گنج ارشدی کے نام سے مرتب کیے[14]۔ شیخ محمد رشید

---

[12] ایضاً ورق ۲۸۸ ب

[13] تقی علی قلندر کاکوروی: الروض الازہر فی مآثر القلندر ص ۱۰۳

[14] گنج ارشدی کے قلمی نسخے کتب خانہ سبحان اللہ علی گڑھ نمبر ۱۹، برٹش میوزم ۱۰۱۳ اب میں موجود ہیں۔ دو اور قلمی نسخے مملوکہ سید شاہ علی سبز پوش گورکھپور میں ہیں۔ کا ذکر ظہیر الدین فاروقی نے اورنگ زیب اور اس کا عہد ص ۵۸۶ (انگریزی) میں بھی کیا ہے۔

Marfat.com

جمعہ ۱۹ رمضان ۱۰۸۳ھ میں فوت ہوئے[۱۵]

عبدی تعلیم سے فراغت کے بعد ہی شیخ محمد رشید جونپوری سے ملنے اور فیوض و برکات حاصل کرنے کا متمنی نظر آتا ہے۔ چنانچہ جب احمد آباد میں مولانا خواجہ علی سے رخصت کے وقت اُن سے ملنے کی نصیحت کی تو عبدی کی آرزوِ ملاقات جو پہلے سے موجزن تھی کو مزید تقویت ملی۔ اس کا بیان مولانا خواجہ علی کے ترجمہ کے ضمن میں نقل کیا جا چکا ہے۔

دلیر خان کے ہمراہ جب عبدی بنارس گیا تو شیخ محمد رشید کی خدمت میں حاضری کے لئے جونپور کی بھی راہ لی۔ اس وقت شیخ صاحب شیخپور (قریب الہ آباد) سیر کی غرض سے گئے ہوئے تھے۔ عبدی شیخ صاحب کے صاحبزادے شیخ محمد ارشد متوفی ۱۱۱۳ھ سے ملا انہوں نے عبدی کا اشتیاق دیکھ کر شیخ صاحب کو جونپور بلایا۔ لیکن عبدی، شیخ محمد ارشد کو اطلاع دیئے بغیر ہی شیخ صاحب کی زیارت کے لیے ان کے قیام مذکور کی طرف چل دیا۔ ادھر شیخ صاحب بھی اپنے صاحبزادے کی اطلاع پر جونپور کے لئے روانہ ہوگئے اس طرح عجیب اتفاق ہوا کہ عبدی شیخ صاحب سے نہ مل سکا عدمِ وصالِ شیخ پر تاسف کا اظہار کرتے ہوئے۔ اخبار الاولیا میں لکھتا ہے:

"چون به بنارس رسیدم از نواب (دلیر خان) مرخص شده بملازمت ایشان به جونپور رفتم ایشان بسیر شیخپور که قریب (الہ آباد است رفته بودند پسر ایشان رسید که محمد ارشد نام بود بسیار مهربانی مبذول داشتند و بجانب ایشان نوشتند که فلانی بقصد زیارت رسیده است این احقر در آنجا که کمال استغنا نقاد داشت از عدم تنبه این قضیه متوجه بدان بحر الطاف گشت و بتودیع آن مخدوم

---

۱۵ برائے شرح حال شیخ محمد رشید جونپوری رجوع کنید به (۱) گنج ارشدی مذکور (۲) عبدی: اخبار الاولیا ورق متعلقہ (۳) عبدی: معارج الولایت قلمی ورق ۳۸۳-۳۸۸ (۴) مفتی غلام سرور: خزینۃ الاصفیا ۱/۴۲۳ (۵) عبدالحی حسنی نزہتہ الخواطر ۵/۳۶۷ (۶) سید اقبال احمد: تاریخ جونپور ص ۵۷۲ (۷) محمد اسلم پسروری: فرحتہ الناظرین نمبر ۲۹

Marfat.com

زادہ حاضر نشد آن حضرت از تمام رافت عزیمت جونپور کردند کم طالعی خود بدولت پابوس مشرف نگشت ہنوز تاسف و تلہف عدم وصال آن قبلہ اقبال باقی است حضرت ایشان بجہت تسکین و تسلی این احقر نوازش نامہ ہائے متواتر مبذول داشتند و بکسب جاروب و شغل ہونکم اشارۃً فرمودند[۱۶]"

گویا عبدی ۱۰۷۷ھ (سال تصنیف اخبار الاولیاء) تک شیخ محمد رشید سے نہیں مل سکا

عبدی جب بنگالہ سے لوٹا تو واپسی پر شیخ محمد رشید جونپوری کی زیارت کے لئے جونپور بھی گیا۔ اس مرتبہ بھی شیخ شیخپور گئے ہوئے تھے۔ شیخ کے صاحبزادے شیخ محمد ارشد نے خط لکھ کر شیخ کو بلایا۔ اس مرتبہ بھی عبدی شیخپور روانہ ہوگیا تو راستے میں شیخ سے عبدی کی ملاقات ہوگئی۔ لکھتا ہے

"این ضعیف وقتی کہ از سفر بنگالہ معاودت کردہ برای زیارت ایشان در جونپور رفتہ وایشان بواسطہ دیدن بعضی اعزہ بجانب قصبہ شیخ پور تشریف ارزانی داشتہ بودند و مخدوم زادہ محمد ارشد ...... مکتوبی بآن حضرت نوشتند کہ فلانی برای زیارت بہ جونپور آمدہ اگر حکم شود بہ شیخپور بیاید از آنجا کہ کمال عطوفت و رافت در بارہ این ضعیف داشتند خود متوجہ جونپور شدند و در راہ ملاقی واقع شد[۱۷]"

گویا عبدی کی شیخ سے بعد ۱۰۷۷ھ اور قبل ۱۰۸۱ھ (سال وفات شیخ) ملاقات ہوئی

شیخ محمد رشید نے شیخ عبدالحمید کے لیے آسان و عام فہم زبان میں احیاء العلوم کے بعض مقامات کا فارسی ترجمہ زاد السالکین کے نام سے کیا۔ تو عبدی نے اس ترجمے کی تلخیص فوائد العارفین کے نام سے کی۔ لکھتا ہے:

"آن حضرت را کتابی دیگر است مسمیٰ بہ زاد السالکین کہ ترجمہ بعضی مواضع احیاء ست برائے شیخ عبدالحمید بعبارتی سادہ تحریر فرمودند و این ضعیف مختصری و بر آوردہ کہ موسوم بہ فوائد العارفین است

---

[۱۶] عبدی: اخبار الاولیاء ورق ۱۶۶-۶، ب

[۱۷] عبدی: معارج الولایت ورق ۳۴۳

[۱۸] ایضاً

Marfat.com

بغایت مستحسن واقع شدہ"[19]

شیخ محمد رشید پر حضرت محی الدین ابن عربیؒ کے نظریات کے اثرات غالب اور راسخ نظر آتے ہیں۔ آخر عمر میں تو انہوں نے درس و تدریس کا سلسلہ یکسر منقطع کر کے اپنی بقیہ زندگی ابن عربیؒ کی تصانیف کے مطالعہ کے لئے وقف کر دی تھی اور حضرت ابن عربیؒ پر معترضین کے جامع جوابات بھی دیتے تھے۔ عبدی پر شیخ محمد رشید کی صحبت کا نمایاں اثر ہوا (جس کی تفصیل اپنے مقام پر آئے گی) شیخ نے ابن عربیؒ کی بعض دقیق کتابوں کی شروح بھی لکھیں۔ عبدی خود صراحت کرتے ہوئے لکھتا ہے۔

"(شیخ محمد رشید) کتب شیخ محی الدین عربی ذوق بسیار میداشت و اعتراضات کہ بر کلام او وارد می شد انرا توجیہات معقول و موجہ کہ مقبول عقل و نقل بودی میکرد و مواقع النجوم را بسیار دوست داشتہ و فرمودی کہ اسرار او را چنانکہ درین کتاب است کما ینبغی فہم نمیتوانم کردن و بر اسرار الخلوۃ کہ مختصری از تصانیف شیخ محی الدین است شرحی بغایت مستحسن و خوب نوشتہ و ذکر قلندریہ را با قصی الغایۃ رسانیدہ بود"[20]

شیخ عبداللطیف برہانپوری

شیخ عبداللطیف برہانپوری کے معاصر مصنفین نے محض شیخ صاحب کے نظریات پر بحث کی ہے۔ حالات زندگی نہیں لکھے۔ اس کی وجہ یہ بھی معلوم ہوتی ہے کہ شیخ صاحب اپنے حالات پردۂ اخفا میں رکھنا چاہتے تھے۔ نہ تو کبھی اپنا شجرہ نسب و طریقت ظاہر کیا اور نہ ہی دیگر نجی معاملات اپنے معاصرین کے سامنے بیان کئے۔

---

[19] ایضاً ورق ۲۸۳ ب،

[20] ایضاً ورق ۲۸۴

Marfat.com

خود عبدی نے لکھا ہے:

"گویند کہ وی از اولاد شیخ بہاءالدین زکریا بود قدس اللہ سرہ ولیکن نسبتہ ارادہ ونسب خود ظاہر نمیکرد"[21]

اورنگ زیب عالمگیر شیخ صاحب سے انتہائی عقیدت رکھتا تھا۔ ایام شہزادگی میں ان کی صحبت سے لطف اندوز ہوتا تھا۔ فرحۃ الناظرین میں ہے

"خدیو حق پرست (اورنگ زیب) درایام شاہزادگی در برہانپور بارہا بمنزل آن عزلت گزین تشریف بردہ صحبت معنوی داشتہ اند"[22]

اورنگ زیب ان کی خدمت میں اپنے دست خاص سے لکھ کر فرامین و خطوط ارسال کیا کرتا تھا۔ بقول خافی خان:

"خلد مکان را در خدمت ایشان ارادت وحسن عقیدت تمام بود ہیچ ماہ وہفتہ نبود کہ فرمان لطف آمیز بدستخط خاص بنام ایشان صادر نشود"[23]

مولف کو اس وقت تک شیخ عبداللطیف کی کسی تصنیف کے وجود کا علم نہیں ہوسکا۔ عبدی نے ان کے کچھ رسائل تصوف دیکھے تھے۔ جن کے دیباچہ میں شیخ کا نام نہیں تھا۔ لیکن ان کے تلامذہ مدعی تھے کہ یہ رسائل شیخ ہی کی تصنیف ہیں عبدی لکھتا ہے۔

"او را بعضی از رسائل در سلوک است لیکن نام او در خطبہ مذکور نیست وطالبان او بوی نسبتہ کنند"[24]

شیخ عبداللطیف برہانپوری اکثر شیخ احمد شوربانی قصوری (جد بدر(عبدی) اُن کی اولاد، تلامذہ اور دیگر یاران قصور کے نام خطوط ارسال کیا کرتے تھے۔ عبدی

---

۲۱ عبدی: معارج الولایت ورق ۶۴۶ ب

۲۲ محمد اسلم پسروری: فرحت الناظرین صـ ۹۲

۲۳ خافی خان: منتخب اللباب۔ ۲/ ۵۵۵

۲۴ عبدی: معارج الولایت ورق ۶۴۶ ب

Marfat.com

نے داؤد خان حسین زئی اور دیگر احباب کے اصرار پر شیخ صاحب کے یہ مکتوبات "جامع الکلمات" کے نام سے مرتب کئے۔ اور ان کو ابواب میں تقسیم کیا۔ عبدی لکھتا ہے:

از شاہ آباد از نواب صاحب (دلیر خان) رخصت گرفتہ بوطن مراجعت نمودم دو سہ ماہ در وطن (قصور) گذرانده شد۔ چون مرحوم و مغفور داؤد خان حسین زئی بجد شده کہ رقعہ ہا شیخ عبداللطیف برہانپوری را کہ ببعضے عزیزان نوشتہ اند ترتیبی لائق دہند باوجود عدم فرصت آن رقعات را جمع ساختہ بوجہ احسن ترتیب دادم و آن تالیف را جامع الکلمات نام نہادم"[۲۵]

معارج الولایت میں لکھتا ہے

چون بعضی از مکاتیب بجانب بعضی از یاران قصور نوشتہ بود و بعضی از یاران مستدعی شده کہ آن را ترتیبی داد و رسالہ بلدن سازد این ضعیف آن را ترتیب داده و مبوب نموده چنانچہ مکتوب عجیب و غریب بحصول پیوستہ است[۲۶]

شیخ عبداللطیف بڑے عجیب و غریب اور متضاد نظریات رکھتے تھے جن سے عبدی متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔ اس کی تفصیل اپنے مقام پر آئے گی۔

شیخ عبداللطیف کے سال وفات میں اختلاف ہے۔ خود عبدی بھی اس سلسلہ میں یکسر خاموش ہے[۲۷] مراۃ العالم (۱۰۷۸ھ) کے مصنف نے ان کا سال وفات ۱۰۶۰ھ لکھا ہے۔ لیکن سال وفات کے لئے جو مصرعہ نقل کیا ہے۔ اس سے ۱۰۶۵ھ سال وفات برآمد ہوتا ہے۔ یعنی

"آن زمان شیخ کامل"[۲۸]

صاحب نزہتہ الخواطر نے تالیف محمدی کے حوالہ سے ان کا سال وفات

---

۲۵ عبدی: اخبار الاولیا ورق ۱۶۸ ب ۱۶۹

۲۶ عبدی: معارج الولایت ورق ۶۴۶ ب

۲۷ ایضاً ورق ۶۴۶ ب

۲۸ مراۃ العالم مولفہ بختاور خان قلمی نسخہ درنہ کتب خانہ دانش گاہ پنجاب لاہور

Marfat.com

سنہ ۱۰۶۶ھ لکھا ہے [29]

شیخ برہان الدین برہانپوری رح

شیخ برہان الدین شطاری بکری برہانپوری المعروف بہ راز الہی بن کبیر محمد بن علی صدیقی رح۔ شیخ عیسیٰ سندھی متوفی سنہ ۱۰۳۱ھ کے مرید و خلیفہ تھے۔ شرح اسماء الحسنیٰ، شرح آمنت باللہ، رسالہ بیم کہانی، مکتوب عربی آپ کی تصانیف میں سے ہیں۔ ذخیرہ شیرانی کتب خانہ دانش گاہ پنجاب لاہور میں ان کا ایک قلمی رسالہ اور وصیت نامہ بھی موجود ہے۔ آپ کے ملفوظات کے دو مجموعے (۱) ثمرۃ الحیات سنہ ۱۰۵۳ھ مرتبہ عاقل خان رازی (۲) روائح الانفاس جامع یکے از معتقدان ایشان مرتب کئے گئے تھے۔ شیخ برہان الدین کا انتقال ۱۵ شعبان سنہ ۱۰۸۳ھ میں ہوا۔

عبدی کو ملازمت کے دوران دو مرتبہ اولاً ہمراہ مرزا راجہ جے سنگھ ۱۰۷۶ھ / ۱۶۶۵ء ثانیاً بہمراہی دلیر خان ۱۰۷۷/ ۱۶۶۶ء میں شیخ برہان الدین سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔

سنہ ۱۰۷۶ھ میں اورنگ زیب نے بیجاپور کی تسخیر کے لئے مرزا راجہ جے سنگھ کو متعین کیا۔ تو اس مہم میں عبدی بھی شریک ہوا۔ راجہ سے اجازت لے کر عبدی شیخ برہان الدین کی زیارت کے لئے برہانپور گیا۔ معارج الولایت میں لکھتا ہے:

"در زمانی کہ بمہم دکن بہمراہ راجہ جے سنگھ در برہانپور رفتہ شدہ این

---

[29] عبدالحی حسنی: نزہتہ الخواطر ۵/ ۲۴۷

برائے شرح حال شیخ عبداللطیف برہانپوری رجوع کنید بہ

(۱) عبدی: اخبار الاولیا ورق مذکور (۲) عبدی: معارج الولایت ورق مذکور (۳) رقعات عالمگیر (۴) بختاور خان : مراۃ العالم قلمی (۵) محمد ساقی مستعد خان: مآثر عالمگیری ۲۱۶، ۴۸۲، ۵۱۵ (۶) خافی خان: منتخب اللباب ۲/ ۵۵۵ (۷) عبدالفتاح بن محمد نعمان: مفتاح العارفین قلمی ورق متعلقہ (۸) محمد اسلم پسروری: فرحتہ الناظرین درباب تراجم مشائخ مشمولہ مجلد اورنٹیل کالج مئی سنہ ۱۹۲۸ء (۹) تالیف محمدی بحوالہ نزہتہ الخواطر ۵/ ۲۴۷

Marfat.com

ضعیف بخدمت از مشرف شده لطف و عنایت از حد زیادہ دربارۂ بندہ مبذول داشتند و فرمودند مادام کہ دریں مقام دارید ہمیشہ دو وقت یا یک وقت آمدہ باشید از نجا پیوستہ بخدمت ایشان مستعدی شدم و بانواع عنایات مشرف می شدم۔ چنانکہ در حجرہ شریفہ کہ خالی از غبار بودہ بردہ بانواع اشغال و اذکار اجازت دادند و ادعیہ ماثورہ چنانکہ چہل اسم و سیفی اول خود خواندہ بس فقیر را بخواندن مجاز فرمودند و گفتند کہ شمار اہتمام اذکار و اشغال کہ در جواہر خمسہ و رسالۂ شیخ وجیہ الدین است اذن دادیم کہ بخواست آلہی بمبلغ رجال رسید۔"[۵۳۰]

مرزا راجہ جے سنگھ کی وفات کے بعد اورنگ زیب نے ۱۰۷۶ھ/۱۶۶۶ء میں دلیر خان کو بیجاپور کی تسخیر کے لئے متعین کیا۔ اس مہم میں بھی عبدی شریک ہوا۔ اس مرتبہ بھی وہ دلیر خان سے اجازت لے کر برہان پور شیخ برہان الدین کی ملاقات کے لئے روانہ ہوا۔ اخبار الاولیا میں لکھتا ہے:

"نواب دلیر خان را بادشاہ وقت بمہم دکن نامزد کردند نواب بدانصوب متوجہ گشت بمصاحب فی الکثر از مشائخ آن دیار را زیارت نمودہ اند خصوصاً از زیارت شیخ برہان کہ از خلفائے شیخ عیسیٰ سندھی بود محظوظ شدم باکثر از اشغال نشطار بہ اجازت دادند و التفات و مرحمت کما ینبغی بجا آوردند و رسالہ شیخ وجیہ الدین گجراتی کہ مشہور بنوادر اشغال است ماذون ساختند و بہ بعضے ادعیہ چنانکہ چہل اسم و نظائر آن بود مجاز ساختند"[۵۳۱]

۵۳۰۔ عبدی: معارج الولایت ورق ۵۶۷ ۵۳۱۔ عبدی: اخبار الاولیا ورق ۹۴ ب

برائے شرح حال شیخ برہان رجوع کنید بہ

(۱) عبدی: اخبار الاولیا ورق مذکور (۲) عبدی: معارج الولایت ورق ۵۶۷ (۳) عبدالفتاح بن محمد نعمان: مفتاح العارفین قلمی ورق متعلقہ (۴) محمد ساقی مستعد خان: مآثر عالمگیری ص۲۳۰ (۵) بختاور خان: مراۃ العالم قلمی ورق متعلقہ (۶) خافی خان منتخب اللباب جلد دوم ص۵۵۳ (۷) محمد اسلم پسروری: فرحت الناظرین نمبر۲ (۸) خلیل الرحمن: تاریخ برہان پور (۹) سید مطیع اللہ راشد: برہان پور کے سندھی اولیا ص۲۶۳ (۱۰) بشیر محمد خان برہانپوری: "شاہ برہان الدین راز الٰہی" (مقالہ) معارف اعظم گڑھ مئی ۱۹۵۱ء ۳۷۸-۳۹۰ و جون ص۴۶۱-۴۷۴

Marfat.com

شیخ بازید وتوزئیؒ

عبدی اخبار الاولیا میں لکھتا ہے:

"از اولاد شہاب الدین است صاحب تقوی و ریاضت و خداوند مجاہدہ و ولایت بود...... کتب علم فقہ ضروریہ را خواندہ بود....... و برین احقر بسیار شفقت و عنایت مبذول میداشتند و از علماء وقت مستثنی نمودہ...... اکثر اوقات در رویا صالحہ انواع الطاف دربارۂ این احقر بتقدیم رسانیدہ اند این احقر را اشتیاق صحبت ایشان بسیار است و ایشان نیز این را از زمرہ مخلصان خود فہمیدہ اشتیاق و از ہتیدی را بسیار اظہار میکنند"[۴۲]

شیخ حبیب جنیریؒ

عبدی اپنے برادر خورد عبدالستار شوریانی کے ہمراہ کسی سفر میں شیخ حبیب سے ملا تھا۔ خود لکھتا ہے:

"اصل او از بنگالہ بود و ارادہ بخاک رکوکنی داشت و در صحبت شیخ جان محمد جالنہ پوری نیز رسیدہ اول در قصبہ جالنہ بودی بعد ازان بجنیر رسیدہ...... چنانکہ وقتی با برادر عزیز عبدالستار گفت کہ کار خیر تو در خانہ فلان منصب دار شود کہ چنین و چنان حقیقت دارد آخر ہمچنان شد کہ وی گفتہ بود و وقتی با مردی سپاہی گفت کہ روزگار تو در سرکار شاہ عالم خواہد شد ہمچنان کہ گفتہ بود و چون آخر الامر از مردم سیواجی آوردہ شد در جالنہ رفت و با مریدان شیخ جان محمد صحبت او برنیامد پس در اورنگ آباد رفت و ہمانجا وفات یافت رحمۃ اللہ"[۴۳]

---

۴۲ عبدی: اخبار الاولیاء ورق ۹۰ ب تا ۹۲ ملخصًا

برائے شرح حالش رجوع کنید بہ خافی خان: منتخب اللباب ۲/۵۲-۵۵۱

۴۳ عبدی: معارج الولایت ورق ۸۰، ۹-۱ ب

Marfat.com

شیخ محمد نعیم جونپوریؒ

شیخ محمد نعیم بن مفتی محمد فائض صدیقی اودھی ثم جونپوری نے علوم ظاہری و باطنی کی تحصیل شیخ محمد رشید جونپوری مذکور سے کی۔ اور سلسلۂ قلندریہ میں شیخ عبدالقدوس قلندر جونپوری متوفی ۱۰۵۲ھ سے بیعت ہوئے کثیر التصانیف مصنف تھے۔ حاشیہ ہدایۃ الفقہ (چودہ جلدوں میں) اور مشکاۃ کی نہایت دقیق شرح ضعف بصر کے زمانہ میں تصنیف کی۔ آخری دم تک درس و تدریس اور تصنیف و تالیف کا سلسلہ جاری رکھا۔ شب جمعہ ۱۱۲۰ھ میں انتقال کیا۔ کسی معتقد نے سال وفات اس آیہ کریمہ سے نکالا۔

وعندہ ، جَنَّاتٍ لَّهُمْ فِيهَا نَعِيمٌ مُّقِيمٌ[۳۴]

عبدی کو شیخ محمد نعیم سے بڑی عقیدت تھی۔ معارج الولایت میں شاہ خضر قلندر رومی کے حالات کے باب میں ان کا ذکر بڑے احترام سے کیا ہے۔ اور ان کی زیارت اور ملازمت و صحبت کا اشتیاق ان الفاظ میں کرتا ہے:

"از خلفائے ایشان ر شیخ عبدالقدوس قلندر را ارادۃ بسلسلہ قلندریہ چشتیہ است و از یاران ایشان بمجاہدہ و ریاضت و عشق و محبت مرتاض و ممتاز است و این ضعیف را شوق ملازمت ایشان بسیار است و اگر در ارادۂ الٰہی است میسر شود انشاء اللہ تعالیٰ"[۳۵]

عبدی کی جن تصانیف تک رسائی ہوئی ہے۔ ان کے مطالعہ سے یہ معلوم نہ ہو سکا کہ آیا کبھی عبدی کی ان کی ملاقات بھی ہوئی یا محض حسرت ہی رہی۔

شاہ دولہ دریائی گجراتیؒ

شاہ دولہ پنجاب کے معروف ترین بزرگوں میں سے تھے۔ ۱۰۸۶ھ میں انتقال

۳۴ھ نصرت بن جمال ملتانی: گنج ارشدی بحوالہ نزہتہ الخواطر ۶/۳۶۰

۳۵ھ عبدی: معارج الولایت ورق ۸۴-۱، ب

Marfat.com

کرامت نامہ میں ہے[۳۶]

ولی شاہ دولہ کہ از اوست بود بذکرش شب و روز ہم زوست بود
خرد خواست چون از وصالش خبر سروششں بگفتا "خدادوست بود"

۱۰۸۷ھ

عبدی حسن ابدال جاتے ہوئے شاہ دولہ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ یہ معلوم نہ ہوسکا کہ عبدی حسن ابدال کیوں گیا۔ ملاقات کا نقشہ ان الفاظ میں کھینچتا ہے۔

"مرید سید نا سرمست است دراصل از قوم افغانان بوده...... وچون بوقت رفتن بجانب حسن ابدال بخدمت او رسیده شده درمراقبه بود و قوالان مدح خواجگان قدس الله ارواحهم میگفتند و چون سر از مراقبه بر آورد بکربیست پس از ساعتی که با ناقه آمده و شرینی باین ضعیف میداد بعرض رسانیده که عنایت ظاهری را خواهان نیست هرچه عنایت شود از نعماء باطنی شود تبسّم فرمود و گفت این را هم بگیرید و آن را هم بگیرید که هردو شمارا حاصل شود"[۳۷]

۳۶؎ لالہ مشتاق رام گجراتی: کرامت نامہ قلمی ورق ۸

۳۷؎ عبدی: معارج الولایت ورق ۴۳۱

برائے شرح حال شاہ دولہ دریائی رجوع کنید بہ

(۱) لالہ مشتاق رام گجراتی: کرامت نامہ ۱۱۳۲ھ (در حالات شاہ دولہ) قلمی

(۲) عبدی: معارج الولایت ورق ۴۳۱۔ و ۱/ب (۳) عبدالفتاح: مفتاح العارفین قلمی

(۴) شاہ محمد غوث لاہوری: اسرار الطریقت (رسالہ شاہ محمد غوث) مطبوعہ فارسی

(۵) وڈیرہ گنیش داس: چارباغ پنجاب صفحہ ۴۳، ۱۱۰، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۸۱، ۲۰۸، ۴۸۴ مطبوعہ امرتسر ۱۹۶۵ء (۶) مفتی غلام سرور: خزینۃ الاصفیاء ۲/۱۰۲ شاہ دولہ کے سال وفات میں اختلاف ہے ہم نے کرامت نامہ مذکور کے سنہ کو دیگر تذکرہ نویسوں پر ترجیح دی ہے

Marfat.com

میر سید احمد گیسو دراز کالپویؒ

میر سید احمد گیسو دراز بن میر سید محمد[۳۸] بن ابی سعید حسینی ترمذی کالپوی متوفی ۱۹ صفر ۱۰۸۴ھ اپنے والد کے مرید و خلیفہ تھے۔ طریقہ محمدیہ کے اکبر شیوخ میں سے تھے۔ مشاہدات الصوفیہ، شرح عقائد نسفیہ (چودہ دن میں تصنیف کی) اور جوامع الکلم در شرح اسماء الحسنیٰ ان کی تصانیف میں سے ہیں[۳۹]

میر سید احمد، شیخ محی الدین ابن عربی کی تصانیف کے بہترین مفسر اور شارح تھے۔ اور ناقدین ابن عربی کی خوب زجر و توبیخ کرتے تھے۔ عبدی جب دکن گیا۔ تو میر سید احمد سے ملاقات ہوئی۔ یہ ملاقات ایک طویل "صحبت سحر نامہ" کی حیثیت رکھتی ہے۔ خود لکھتا ہے:

پسر و مرید سید محمد است قدس سرہ...... و توجیہات کلام قدما خصوصاً منفردات شیخ محی الدین عربی را بہا امکن تقریر نمودی........ و منترسمان و متزہدان را زجر کردندی و چون مردم شاہ جہان پور کہ خود را بسلسلۂ نقشبندیہ انتساب میدادند و با او مباحثہ کردندی از ایشان متغیر بودی و ہر کہ آمدی با او گفتی آیا طریقہ نقشبندیہ داری و از مردم شاہ جہان پوری۔ و وقتی کہ از سفر بنگالہ مراجعت نمودہ اتفاق سفر بجانب دکن افتادہ بود با ایشان صحبت سحرانہ واقع شدہ بعد از استفسار

۳۸ھ میر سید محمد کالپوی (۱۰۰۶ - ۱۰۷۱ھ) تفسیر سورۂ یوسف، کتاب الرواح عربی، تحقیق الروح، وحدۃ الوجود عربی، ارشاد السالکین، رسالۂ فنا، عقائد الصوفیہ، رسالہ واردات عربی، عمل و المعمول، رسالہ شغل کوزہ مسمیٰ بہ جام خدا نما، رسالہ حقائق، مراتب الفنا، ان کی تصانیف میں سے ہیں (نزہتہ الخواطر ۵/۳۷۷) عبدی نے ان کی تفسیر سورۂ فاتحہ اور رسالہ رواح کی تلخیص معارج الولایت ورق ۳۸۹ تا ۴۰۷ شامل کی ہے۔

۳۹ھ عبدالحی الحسنی: نزہتہ الخواطر ۵/۶۲

Marfat.com

بعضی از حقائق و معارف کہ بطریق تحقیق بود بسیار ملتفت و مہربان را دربارۂ این ضعیف بکار بردند و بعضی اوراد و وظائف اجازت دادند و او را با جناب خواجگان قدس اللہ ارواحہم خصوصیت خاص بود...... علی الخصوص حضرت میر سید محمد گیسو دراز قدس اللہ سرہ را بسیار دوست داشتی و گیسو دراز کردن از متابعت آن حضرت بود و لہذا کتابی عربی در شرح اسماء حسنی موسوم بہ جوامع الکلم تحریر نمودہ کہ بغایت متین و مستحسن است و مختصری بعبادت فارسی در حقائق و تصوف کہ مسمی بہ مشاہدات است[۱۷۸]"

شیخ عبدالخالق خویشگی قصوریؒ

شیخ عبدالخالق خویشگی ایک غالی وحدت الوجودی اور سماع کے رسیا تھے ان مسائل میں وہ علماء سے مناظرے بھی کرتے تھے۔ عبدی پر ان کی خاص نظر عنایت تھی۔ اس کی عدم موجودگی اور حاضری میں اسے اچھے الفاظ سے یاد کرتے تھے عبدی لکھتا ہے:

"باستماع سماع ذوق بسیار داشتی و فرمودی ذوقی کہ در سماع یافتہ ام در ہیچ چیزی دیگر نیافتہ ام و با مقدماتِ توحید با علمائے ظواہر مباحثہ بسیار نمودی و احاطہ ذاتی را بہ دلائل و براہین باثبات رسانیدی و خواستی کہ اختلاف صوفیہ و علماء درین مسئلہ است برخیزد و حاشا و کلا کہ این اختلاف برخاستنی نیست .... و برفقیر بسیار مہربان بودی و بغیبہ و حضور بذکر خیریاد فرمودی و خواستی کہ بعضی مقدمات و معارف مذکور شود۔ مولد و مدفن او قصور است رحمۃ اللہ علیہ[۱۷۹]"

---

۱۷۸ عبدی: معارج الولایت ورق ۱۰۰ب، تلخیص مشاہدات مشمولہ معارج الولایت ۲۰۷ب تا ۲۲۲ب)

۱۷۹ عبدی: معارج الولایت ورق ۹۸ب

Marfat.com

عبدی نے اخبار الاولیأ میں ان کے متعلق اسی قسم کے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ اخبار الاولیاء کے انداز بیان سے مترشح ہوتا ہے کہ وہ اس کی تصنیف ۱۰۷۰ھ تک بقید حیات تھے[۵۴۲] نیز اخبار الاولیأ میں ان کا مولد و مدفن نہیں بتایا اور نہ ہی ان کے نام کے ساتھ ایسے دعائیہ جملے لکھے گئے ہیں جس سے اس کا مزید ثبوت ملتا ہے کہ وہ ۱۰۷۰ھ تک حیات تھے۔ لیکن معارج الولایت میں اس کے متضاد ان کا مولد و مدفن قصور کے ساتھ ہی ان کو "رحمۃ اللہ علیہ" بھی لکھا ہے جس سے واضح ہوتا ہے کہ ۱۰۹۶ھ (تکمیل معارج) سے قبل ان کا انتقال ہو چکا تھا۔ گویا ان کا سال وفات بعد ۱۰۷۰ھ اور قبل ۱۰۹۶ھ کے درمیان یعنی ۱۰۹۰ھ کے قریب قرار دے سکتے ہیں۔

اس باب میں ہم نے جن شیوخ کے حالات لکھے ہیں، عبدی نے اگرچہ کہیں صراحت سے نہیں لکھا کہ وہ کس بزرگ سے بیعت تھا۔ لیکن شیخ محمد رشید جونپوریؒ کو اپنی تصانیف میں کئی مقامات پر "شیخ ما"[۵۴۳] اور اپنا "پیر طریقت" و "مرشد حقیقت" لکھا ہے[۵۴۴]۔ جس سے مترشح ہوتا ہے کہ وہ شیخ محمد رشید جونپوریؒ سے بیعت تھا۔

---

۵۴۲ عبدی: اخبار الاولیاء ورق ۹۲

۵۴۳ عبدی: بہارستان شرح گلستان قلمی خاتمۂ کتاب

۵۴۴ عبدی: تحفۂ دوستان شرح بوستان قلمی دیباچہ کتاب

Marfat.com

عبدی کے اُمرائے روابط

۱۰۶۶ھ میں عبدی نے بحرالفراستہ شرح دیوان حافظ ردیف شین تک لکھی تو اس کے دیباچہ میں اس نے شاہ جہان کی مدح میں ایک طویل قصیدہ بھی لکھا[۱]۔ یہ زمانہ عبدی کی ملازمت دلیرخان سے پہلے کا ہے۔

شاہ جہان کے آخری ایام میں جو کہ بغاوتوں کا دور تھا۔ عبدی نے نواب دلیرخان کی ملازمت اختیار کرلی۔ جیساکہ بحث کی جا چکی ہے۔ عبدی ۱۰۶۶ھ میں فارغ التحصیل ہوا اور اسی سنہ کے اختتام پر ملازمت کی تلاش میں قصور سے نکل کر گجرات آیا۔ پھر دہلی جاکر دلیرخان کی ملازمت اختیار کرلی۔ دلیرخان کے ہمراہ لکھنو گیا۔

دلیرخان کو شاہ شجاع بن شاہ جہان کی بغاوت فرو کرنے کے لیے مقرر کیا گیا۔ تو عبدی بھی اس مہم میں ساتھ تھا[۲]۔

دلیرخان کو جب دیوگڑھ کے راجہ کے تعاقب کے لئے بھیجا گیا تو عبدی ہمراہ تھا۔ چنانچہ تحفۂ دوستان شرح بوستان میں ایک مجبور سپاہی کی حالت بیان کرتے ہوئے اس طرح لکھا ہے:

"این قضیہ این ضعیف را بہمراہی نواب دلیرخان در تعاقب راجۂ دیوگڑھ روی نمودہ است[۳]"

---

[۱] تفصیل تصانیف عبدی حصہ الف کے تحت ملاحظہ ہو

[۲] عبدی: اخبار الاولیاء ورق ۱۶۴ [۳] عبدی: تحفۂ دوستان قلمی ورق ۱۳

Marfat.com

اورنگ زیب نے اپنے چوتھے جلوس ۱۰۷۱/۱۶۶۰ء میں دلیر خان کو آسام کی بغاوت فرو کرنے کے لیے مقرر کیا۔ تو عبدی بھی بہ حیثیت ملازم دلیر خان اس مہم میں شریک نظر آتا ہے[4]۔ اس سال کوچ بہار کی مہم میں بھی عبدی، دلیر خان کے ہمراہ[5] تھا۔

دلیر خان کے ہمراہ عبدی بنارس بھی گیا۔ اس سفر میں دلیر خان سے اجازت لے کر عبدی، شیخ محمد رشید کی زیارت کے لئے جونپور گیا[6]۔ عبدی نے دلیر خان سے اجازت لے کر شاہ آباد سے قصور آنے اور یہاں کے چند ماہ قیام کے دوران جامع الکلمات (مکتوبات شیخ عبداللطیف برہانپوری) کو ترتیب دینے کا ذکر بھی کیا ہے[7]۔

اورنگ زیب نے دلیر خان کو ۱۰۷۷ھ/۱۶۶۶ء میں بیجاپور کی تسخیر کے لیے متعین کیا۔ شہزادہ معظم اور دلیر خان کی آپس کی چشمک کے نتیجے کے طور پہ یہ مہم کامیاب نہ ہو سکی۔ اورنگ زیب نے دونوں کو ۱۰۸۱ھ/۱۶۷۰ء میں اورنگ آباد بلا لیا۔ جہاں وہ اپنی وفات ۱۰۹۴ھ/۱۶۸۲ء تک مقیم رہا۔ دلیر خان کے حین حیات تک عبدی کے اورنگ آباد میں رہنے کے ثبوت ہمارے پاس موجود ہیں۔ معارج الولایت ۱۰۹۴ھ (اگرچہ اس کا سال تکمیل مولف احقر کی تحقیق کے مطابق ۱۰۹۶ھ ہے۔ لیکن کتاب میں اضافے کے لیے مقام کی قید لازم نہیں) میں اس نے اورنگ آباد ہی میں مکمل کی۔ دلیر خان کی وفات کے بعد عبدی قصور آگیا۔ اور یہاں اس نے مثنوی مولانا روم کی شرح، اسرار مثنوی و انوار معنوی کے نام سے لکھی[8]۔

دلیر خان کے حالات شاہ جہان اور اورنگ زیب کے عہد کی کتب تاریخ اور ماثر الامرا میں مفصل موجود ہیں۔ لیکن جو باتیں اس کے متعلق عبدی نے لکھی ہیں ان سے یہ مطبوعہ کتابیں خالی ہیں۔ مثلاً عبدی کہتا ہے کہ نواب دلیر خان کے حکم سے میں نے رافضیوں کے رد میں ایک کتاب محرقات الرفضہ تصنیف کی۔ جس سے نواب کے محکم اعتقادات پر

---

[4] ایضاً ۱۶۴ ب — [5] ایضاً ورق ۱۶۴ ب

[6] تفصیل "شیوخ عبدی" کے تحت گزر چکی ہے

[7] عبدی: اخبار الاولیا ورق ۱۶۹

[8] تفصیل آثار عبدی کے تحت آئے گی

Marfat.com

روشنی پڑتی ہے[۹]

دلیر خاں شاہ آباد سے تعلق رکھتا تھا عبدی لکھتا ہے:۔

"شاہ آباد کہ وطن نواب مستطاب بود"[۱۰]

مرزا راجہ جے سنگھ

مرزا راجہ جے سنگھ متوفی ۱۰۷۸ھ /۱۶۶۷ء کو جب اورنگ زیب نے بیجاپور کی تسخیر کے لئے ۱۶۶۵ء میں روانہ کیا[۱۱] ۔ تو عبدی بھی راجہ کے ہمراہ تھا[۱۲] ۔ راجہ سے اجازت لے کر عبدی ۔ شیخ برہان الدین برہانپوری سے ملنے گیا[۱۳]

داؤد خاں حسین زئی

داؤد خاں حسین زئی کے مفصل حالات نہیں مل سکے ۔ عبدی سے تعلقات کی بھی زیادہ تفصیلات معلوم نہیں ہوسکیں ۔ صرف اتنا معلوم ہوا ہے ۔ کہ عبدی نے قبل از ۱۰۰۰ھ داؤد خاں حسین زئی کی فرمائش پر شیخ عبد اللطیف برہانپوری کے مکتوبات بنام یاران قصور، جامع الکلمات کے نام سے مرتب کئے تھے ۔ عبدی نے اخبار الاولیأ میں داؤد خاں کے نام سے پہلے "مرحوم و مغفور" کے دعائیہ الفاظ لکھے ہیں[۱۴] جس کا مطلب یہ ہے کہ داؤد خاں جامع الکلمات کی ترتیب سے قبل فوت ہو چکا تھا ۔ نیز ان دعائیہ الفاظ کا اخبار الاولیأ (تصنیف ۱۰۰۰ھ) میں ہونے کا مطلب یہ ہے کہ داؤد خاں ۱۰۰۰ھ سے

۹؎ ایضاً

۱۰؎ عبدی اخبار الاولیأ ورق ۱۶۹

۱۱؎ محمد ساقی مستعد خان : مآثر عالمگیری ص۵۱

۱۲؎ عبدی : معارج الولایت ورق ۵۷۶

۱۳؎ تفصیل شیوخ عبدی کے تحت گزر چکی ہے

۱۴؎ عبدی : اخبار الاولیأ ورق ۱۶۸ ب

Marfat.com

قبل فوت ہو چکا تھا[۱۵]

چونکہ یہ مکتوبات داؤد خان کی فرمائش پر مرتب کیے گئے تھے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ داؤد خان، شیخ عبداللطیف برہانپوری کے معتقدین میں سے تھا۔

حسن خان و سعید خان خویشگی

عبدی نے سنہ ۱۰۹۶ھ اور سنہ ۱۱۰۰ھ کے درمیان ان کی فرمائش پر مثنوی مولانا روم کی شرح اسرار مثنوی و انوار معنوی کے نام سے لکھی تھی[۱۶]

---

۱۵ تفصیل تصانیف عبدی کے تحت آئے گی ۱۶ تفصیل تصانیف عبدی کے تحت آئے گی

Marfat.com

تصانیفِ عبدی

Marfat.com

Marfat.com

عبدی کثیر التصانیف مصنف تھا۔ تقریباً ہر موضوع پر اس نے خامہ فرسائی کی ہے۔ اس وقت تک اس کی صرف اکاون (۵۱) تصانیف کے نام معلوم ہوئے ہیں۔ جن میں سے فقط نو کتابوں کے وجود کا علم ہو سکا ہے۔ ان کتابوں کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ حصہ الف میں ان تصانیف پر بحث کی گئی ہے۔ جن کا وجود کا علم ہو سکا ہے۔ یا ان تک رسائی ہوئی ہے۔ حصہ ب میں ان کتابوں پر اجمالی بحث کی گئی ہے جن کے وجود کا ہنوز علم نہیں ہو سکا۔

۱۔ بحر الفراستہ اللافظ فی شرح دیوان خواجہ حافظ

عبدی نے خود صراحت کی ہے کہ میں تئیس (۲۳) سال کی عمر میں درسی علوم کی تحصیل کے بعد لاہور سے قصور آیا اور ایک سال قصور میں درس و تدریس میں مصروف رہا۔ اس ایک سالہ قیام قصور کے دوران میں دیوان حافظ کی شرح ردیف "ش" تک چھ ماہ کی محنت سے تالیف کی۔ عبدی ۱۰۴۳ھ میں پیدا ہوا (جیسا کہ بحث کی جا چکی ہے) اس سنہ میں ۲۳ سال عمر بوقت تالیف شرح ہذا، جمع کرنے سے ۱۰۶۶ھ اس کا (ردیف ش تک) سال تصنیف معلوم ہو جاتا ہے۔ لکھتا ہے۔

"در سنہ ثلث و عشرین از عمر خود فارغ شدہ بقصور آمدم و بمدۂ یک سال بدرس و تدریس مقیدم در الزالا بمدۂ شش ماہ بحر الفراستہ کہ شرح دیوان خواجہ حافظ است محرر نمودم اکثر علمائے وقت و فقرائے زمان بعین

Marfat.com

عنایت و دیدۂ مرحمت ملحوظ نمودند[۱]

شرح ہذا کے خاتمہ میں لکھتا ہے کہ قصور میں ردیف ش تک شرح لکھنے کے بعد میں تلاش روزگار میں بیجاپور گیا۔ بیجاپور پہنچنے کے بعد حالت تردّد و تأمل میں اس کی دوسری جلد بعد ردیف ش تا اختتام ۔تالیف کی۔ اور امید کی ہے کہ اس کے بعد خلاصۃ البحر قدیم و جدید اور جامع البحرین فی زوائد النہرین جو کہ حافظ ہی کی شروح ہوں گی تحریر کی جائیں گی۔ لکھتا ہے:

"این فقیر شرح دیوان را یعنی بحر الفراستہ را در مدتی متمادی با تمام رسانیده زیرا کہ بعد از فراغ تحصیل علوم جلد اوّل را کہ تا ردیف شین در زمان سلطنت شاه جهان پادشاه در قصبہ قصور باتمام رسانیده بود بعد از آن سبب حوادث روزگار چون بعرقہ اسباب تحریر دست (داد) حتیٰ کہ عزیمت بسفر بیجاپور روئے نمود۔ پس در بلدۂ مذکور در عین تردد جلد دوم را بانصرام رسانیده آید۔ امید واثق در رجاء صادق آن ست کہ بعد از خلاصۃ البحر قدیم و جدید و جامع البحرین فی زوایدالنهرین را محرّر نماید و نکات تصوّف و حقائق و لطائف و معارف و دقائق و سائر علوم را کما ینبغی مبین سازد"[۲]

بحر الفراست جلد اوّل کے دیباچہ میں شاہ جہان کی مدح میں جو قصیدہ عبدی نے لکھا ہے اس کے چند ابیات حسب ذیل ہیں ؎

مدح گویم بباد شاه جهان — کہ از عدلش قرار یافت جهان
گستر انید عدل را بزمین — تازه از عدل او ست روضہ جهان (رجاں)
بہ کہ اوقاتِ خویش صرف کنی — بدعا بادشاه شاه جهان

۱؎ عبدی: اخبار الاولیأ ورق ۱۶۱

۲؎ عبدی: بحر الفراستہ عبارت خاتمہ قلمی نسخہ ذخیرۂ آذر نمبر ۳۱۵/۵۳۶

Marfat.com

تا کہ باشد بحرکت و بسکون | آب و باد آتش و زمین و زمان
دار سر سبز شاخ امیدش | یا الٰہی ببرکت قرآن[۵۳]

جیسا کہ ثابت کیا جا چکا ہے۔ عبدی ۱۰۸۶ھ میں دلیر خان کے ہمراہ بیجاپور کی مہم سر کرنے کے لئے گیا۔ اور یہی اخبار الاولیا کا سال تالیف ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ یہ شرح ۱۰۸۶ھ میں مکمل ہو چکی تھی۔

اس شرح کا پورا نام "بحر فراستہ الالفاظ فی شرح دیوان خواجہ حافظ" ہے۔ جو خطی نسخہ کتابخانہ دانش گاہ پنجاب[۵۴] اور خطی نسخہ کپور تھلہ میں درج ہے[۵۵]۔ ویسے عبدی نے جہاں کہیں اپنی تصانیف میں اس کا حوالہ دیا ہے۔ اختصار کے پیش نظر اس کا نام بحر الفراستہ ہی لکھا ہے[۵۶]۔

بحر الفراستہ عبدی نے جب شیخ محمد رشید جونپوری کی خدمت میں بغرض اصلاح ارسال کی تو شیخ نے اسے بہت پسند کیا اور کہا کہ اس شرح کو سمجھنے کے لئے ادراک معانی اور فہم کامل درکار ہے۔ عبدی لکھتا ہے۔

چون این ضعیف شرحی بر دیوان خواجہ حافظ نوشتہ بود کہ مسمیٰ بہ بحر الفراستہ است بخدمت آن حضرت برائے اصلاح ارسال داشتہ بسیار پسندیدند و فرمودند کہ فہم مبانی و ادراک معانی او را جامعیتہ علوم ظاہریہ و باطنیہ در کار است جزاکم اللہ خیر الجزاء[۵۷]"

شیخ پیر محمد لکھنوی نے بھی اسے بہت پسند کیا اور یہ چند ماہ اُن کے مطالعہ میں رہی۔ مطالعہ کے بعد جو تاثرات دیئے خود عبدی کے لفظ میں ملاحظہ ہوں۔

بحر الفراستہ شرح دیوان خواجہ حافظ را دیدہ بسیار پسند ید و چند

---

۵۳ ایضاً از دیباچہ ۵۴ نمبر ۱۵ ناقص الآخر اوراق بے ترتیب dark

۵۵ فہرست کپور تھلہ نمبر ۱۲۳ بحوالہ مقالہ ڈاکٹر محمد شفیع مرحوم اورنیٹل کالج لاہور اگست ۱۹۲۷ء

۵۶ اخبار الاولیا، معارج الولایت، بہارستان، اسرار مثنوی وغیرہم

۵۷ عبدی: معارج الولایت ورق ۳۸۴

ماه در مطالعه داشتند و فرمودند بحریست که محیط انواع علوم و جمیع فنون است؎

بحر الفراست میں ابیات حافظ کی شرح کے دوران بے شمار کتب تصوف کے حوالے دیئے ہیں۔ ہم مضمون اشعار بھی نقل کیے ہیں اشعار کی شرح عموماً تصوف کے رنگ میں ہے۔ حل لغات کے سلسلے میں مستند کتب کے حوالے بھی جا بجا ملتے ہیں۔

ابتدا: سپاسی عظمت واحدیہ را رسد کہ محمود است......الخ

خطی نسخے

کتب خانہ دانش گاہ پنجاب لاہور

(۱) Pl XI 158 ناقص الآخر و قدیم الخط (۲) ذخیرہ آذر ۲۱۵/۵۳۶، مکمل مکتوبہ دوئم ربیع الاوّل ۱۲۵۱ھ (۳) ذخیرہ شیرانی ۸۰۵ ناقص الاول آغاز باب الحا (۴) کتب خانہ کپور تھلہ ۱۲۳ سال کتابت ندارد (۵) کتب خانہ اسلامیہ کالج پشاور نمبر ۱۲۹

؎ ایضاً ورق ۲۲ الف

۲- خلاصۃ البحر قدیم وجدید

عبدی کی بحر الفراست جب طلبہ تک پہنچی تو انہیں یہ شرح دقیق اور مشکل معلوم ہوئی۔ طلبہ کی درخواست پر عبدی نے بحر الفراست کا ملخص تیار کیا اور اس میں بعض قوائد و فوائد کا اضافہ کرکے خلاصۃ البحر نام رکھا۔ اپنے حالات کے باب میں لکھتا ہے:

"چون دروی۔ واب صریح کنایات بطریقۂ تفنن عبارات و اعناب در توجیہات و احتمالات است مرعید اشتہ شدہ بود و بعضی طالبان را از تفہیم دقائق معانی وی اشکال پیش آمدی خلاصۃ البحر را از وی (بحر الفراست) انتخاب نمودہ و بعضی قواعد را بروی اضافہ کردم و بحکم خیر الکلام ما قلّ و دلّ بسیار جیّد و مستحسن افتادہ است[۵۹]"

خلاصۃ البحر قدیم وجدید مخدوم شیخ محمد رشید جونپوری متوفی ۱۰۸۳ھ کی وفات کے بعد مکمل ہوئی کیونکہ عبدی صرف بحر الفراست ہی ان کی خدمت میں ارسال کرنے کا ذکر کرتا ہے۔ معارج الولایت میں لکھتا ہے کہ جب خلاصۃ البحر مکمل ہوئی تو شیخ انتقال کر چکے تھے تاسف کا اظہار کرتے ہوئے لکھتا ہے:

بعد ازان خلاصۃ البحر قدیم وجدید را محرر نمودہ و چون با تمام رسیدند آن حضرت بروضہ رضوان خرامیدہ بودند ازین معنی تاسف بسیار دست داد کہ این نسختین برای اصلاح بخدمت آن حضرت مرسل نشدہ ناگاہ وقتی آنحضرت را در واقعہ دیدہ کہ چیزی می نویسند بعرض رسانید کہ کدام کتاب است کہ آن را حضرت استکتاب می فرمائند فرمودند دو شرح شمارا کہ بر دیوان خواجہ حافظ اند نقل گرفتہ ام و سیومی را نقل میکردم و تا بنصف آن رسانیدہ ام و چون با فاقہ آمدم شکرانہ حضرت عزت بجای آوردہ ام کہ باری محنت بندہ

---

۵۹ عبدی: اخبار الاولیاء ورق ۱۶۱

Marfat.com

ضائع نگشت و مقبول خاطر عاطر آن حضرت شد الحمد للہ علیٰ ذلک[۱۵]

عبدی نے اخبار الاولیاء میں خلاصۃ البحر کی تدوین کا ذکر کیا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ ۱۰۷۷ھ (سالِ تصنیف اخبار) میں زیر ترتیب تھی۔ اور ۱۰۸۳ھ (سنِ وفات شیخ محمد رشید جونپوری) کے بعد مکمل ہوئی۔

افسوس ہے کہ اس کتاب کے وجود کا علم نہیں ہوسکا۔ ہم نے موضوع کے پیش نظر اس کا ذکر حصہ الف میں ہی کر دیا ہے۔

۳۔ جامع البحرین فی زوائد النہرین۔

در اصل عبدی نے دیوان حافظ کی متعدد شروح لکھی تھیں۔ خلاصۃ البحر جیسا کہ لکھا جا چکا ہے۔ بحر الفراست کی تلخیص ہے۔ اور جامع البحرین بھی بحر الفراست اور خلاصۃ البحر کا تکملہ یا ان دونوں شروح میں تفصیل طلب مقامات کی توضیحات وغیرہ پر مشتمل ہوگی۔ یہ شروح تھوڑے تھوڑے وقفے کے بعد لکھی گئیں۔ اخبار الاولیاء (سن تالیف ۱۰۷۷ھ) میں جامع البحرین کا ذکر نہیں ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ یہ شرح ۱۰۷۷ھ کے بعد لکھی گئی۔ عبدی نے بہارستان اور اسرار مثنوی میں جا بجا اس کے حوالے دیئے ہیں تا حال اس شرح کے بھی وجود کا علم نہیں ہوسکا۔

۴۔ خلاصۃ البحر فی التقاط الدرر

یہ بھی دیوان حافظ کی شرح ہے۔ اس کتاب کی زیادہ تفصیل معلوم نہیں ہوسکی عبدی نے خلاصۃ البحر قدیم و جدید بھی دیوان حافظ ہی کی شرح میں لکھی تھی (بس نے بحر الفراسۃ کے خاتمہ میں اس امید کا اظہار کیا ہے کہ بحر الفراست کے بعد خلاصۃ البحر فی التقاط الدرر لکھوں گا۔ مولوی نذیر احمد نے اس کے خطی نسخہ مخزونہ نظام حیدر آباد لائبریری کو دار الشکوہ

---

[۱۵] عبدی: معارج الولایت ۳۸۴ب

Marfat.com

بن شاہ جہان م ۱۰۶۹/۱۶۵۸ء کا مکتوبہ نسخہ لکھا ہے[۱۱۱]۔ اور یہ بھی وضاحت کی ہے۔ کہ داراشکوہ، سید آدم رسول ماوراء النہری کا مرید تھا۔ جیسا کہ بحر الفراست کے خاتمہ سے عیاں ہے کہ عبدی نے اس کی تکمیل کے بعد خلاصۃ البحر فی التقاط الدرر تالیف کرنے کی خواہش کا اظہار کیا ہے۔ اور یہ بھی وضاحت کی جا چکی ہے۔ کہ بحر الفراست ۱۰۷۰ھ کے بعد مکمل ہوئی۔ اور خلاصۃ البحر فی التقاط الدرر تو اس کے بعد لکھی گئی ہوگی۔ اور داراشکوہ ابن شاہ جہان تو ۱۰۶۹ھ میں قتل ہو چکا تھا۔ دوسرے اس داراشکوہ کے غیر ابن شاہ جہان ہونے کا ثبوت یہ ہے کہ اس کتاب کا کاتب داراشکوہ مرید سید آدم رسول ماوراء النہری ہے۔ اور دارا ابن شاہ جہان تو ان کا مرید نہیں تھا۔ سٹوری نے نذیر احمد کے اس بیان پر تردّد کا اظہار کیا ہے[۱۱۲]۔ لیکن متبعین سٹوری مثلاً مارشل نے سٹوری کے ان تردّد آمیز حواشی کو نظر انداز کرتے ہوئے عبدی کی اس تصنیف کو دارا ابن شاہ جہان کی مکتوبہ بحوالہ سٹوری لکھ دیا ہے[۱۱۳]۔

---

۱۱۱. Ndir Ahmad, No. 129.

۱۱۲. Storey C.A, Persian litrature Vol. i. Part II pp.1011.

۱۱۳. Marshall, Mughals in India. No. 42.

Marfat.com

۵ - اخبار الاولیاء من لسان الاصفیاء (بعد ۱۱۷۰ھ)

اخبار الاولیاء دراصل قصور کے افغان مشائخ کا ایک مفصل تذکرہ ہے - اس میں زیادہ تر قصور کے افغان مشائخ کے تراجم ہیں - یہ کتاب حسب ذیل چھ ابواب پر مشتمل ہے :

باب اوّل در بیان احوال خویشگیان (۴۲ شیخ)
باب دوم در بیان مشائخ سائر افغانان (۵۰ شیخ)
باب سوم در بیان احوال نساء عارفات (۱۱ نساء)
باب چہارم در بیان نسب افغانان و سبب آمدن از بیت المقدس در ہند
باب پنجم در بیان احوال مشائخ قصور و نواحی آن (۲۹ شیخ)
باب ششم در احوال ابن احقر عبداللہ خویشگی قصوری

فہرست تراجم مشائخ اخبار الاولیاء

اخبار الاولیاء ایک سو باسٹھ (۱۶۲) رجال کے تراجم پر مشتمل ہے - جن میں قصوری نژاد اور مدفونین قصور کی کثرت ہے - اس فہرست میں مشائخ کے اسمائے گرامی کے بعد اوراق کے نمبر اخبار الاولیاء کے قلمی نسخے مولانا سید طیب شاہ ہمدانی مدظلہ قصوری کے مطابق ہیں -

باب اوّل احوال مشائخ خویشگیان

پیرو تو شور بانی ۲ ب ، شیخ بتک ۵ ب رکن الدین بتک زئی ۹ شیخ ملی ۹ ب خالو بتک زئی ۱۰ شیخ ضحاک ۱۱ ب میرک بتکزئی ۱۲ ب جہان بتکزئی ۱۴ ب محمد حوی ۱۶ ، اسماعیل بن حریہ جارو بتکزئی ۱۶ یوسف بن یوسف بتکزئی ۱۶ ب شیخ سنکر بتکزئی ۱۷ مصرعجان بن ضحاک بتکزئی ۱۷ شیخ لالو ۲۱ ب عیسیٰ بن لالو ۲۳ ب بازید بتکزئی ۲۴

Marfat.com

بده بن شیخ بلی ۲۶ میاں آخوند سعید حسین زئی ۲۶ حاجی گلگن وتوزئی ۳۶ ب حسن بتکنزئی ۳۹ ب
بہوکی عزیز زئی ۴۱ پیر رحمت وتوزئی ۴۳ ب حاجی میاں عزیز زئی ۴۶ ب پاینده اچوزئی ۴۸
قسمون بن حسین ۴۷ ب شمس الدین بتکنزئی ۴۸ حاجی احمد بتکنزئی ۴۸ ب یحیی وتوزئی ۵۰
الہداد وتوزئی ۵۰ ب مولانا وتوزئی ۵۳ شیر خان اچوزئی ۶۰ صدر الدین ۶۰ ب
جلو بن مصری خان ۶۱ عمر لونہ ۶۳ بوکا روکا توکا بتکنزئی ۶۳ ب حاجی خواجہ اویس ۶۴
شیخ ابراہیم ۶۵ فتو عزیز زئی ۶۶ ب مولانا عبدالواحد ۶۸ ب یوسف بتکنزئی ۶۹
محمد خان وتوزئی ۷۰ محمد خان بن خواجہ خضر بتکنزئی ۷۰ ب میاں اسحاق ۷۰ ب
پیر رعیداد وتوزئی ۷۱ روزانی عزیز زئی ۷۱ ب حاجی رحم داد حسین زئی ۷۳
عالم خان عزیز زئی ۷۴ محمد خان بن شیخ جلو بتکنزئی ۷۴ ب شیخ مردان بتکنزئی ۷۸ نوتو بتکنزئی ۷۸ ب
حاجی میرک سلمہاک ۷۹ ب کابل شاه بتکنزئی ۸۰ عالم سلمہاک ۸۰ ب مولانا خواجہ بتکنزئی ۸۱
شاه محمد بتکنزئی ۸۱ ب ابوالخیر بتکنزئی ۸۲ شیخ معروف بتکنزئی ۸۲ ب داود بتکنزئی ۸۳ ب
بابر سلمہاک ۸۳ ب لوجہ سلمہاک ۸۴ سہاک سلمہاک ۸۴ ب سرکسی خلف زئی ۸۵ ب
میر احمد بن حسن خلف زئی ۸۶ ب میاں خلیل بن میر احمد ۸۶ ب مدد خان بن دوست محمد
خلف زئی ۸۷ ب مبارک خلف زئی ۸۷ ب شیخ دانکمار ۸۸ ب شیخ محمد وتوزئی ۸۸ ب
خدا داد بالو سلمہاک ۹۰ صاحب سلمہاک ۹۰ ب بایزید وتوزئی ۹۰ ب عبدالخالق حسین زئی ۹۲

باب دوئم در بیان مشائخ سائر افغانان قدس اللہ اسرارہم ۹۲ ب

شیخ عبدالنبی پتنی ۹۲ ب مولانا خضر ۹۲ ب احمد بن موسی سروانی ۹۳ سلیمان وانا ۹۴
محمود حاجی ۹۴ ب طہی قتال ۹۵ صدر الدین مالنیری ۹۵ راجو بن شیخ محمد ۹۶
خدو بن یونس ناغر ۹۶ ب مچن لودی ۹۷ علی پستوریسی ۹۷ خضر کاکر ۹۷ ب
خضر سروانی ۹۷ ب حاجی ابو اسحاق داوی ۹۸ حسن بن مہتہ خلیل ۹۸ ادریس میریانی ۹۹
یحیی شہید باہی ۹۹ عمر سروانی بنگالی ۹۹ مولانا علی پتنی سرہندی ۹۹ ب خواجہ کری تارن ۹۹ ب
شیخ ارمیا تارن ۹۹ ب بدک تارن ۹۹ ب علی تادن ۹۹ ب عیسی پتنی ۹۹ ب
اسماعیل پتنی ۹۹ ب خواجہ یحیی کبیر ۱۰۰ شیخ علی دنکر ۱۰۲ ب شیخ پای سیدانی ۱۰۲ ب

Marfat.com

شاہ عبدالرحمن بختیار ۱۰۳ب میاں مہتہ کانسی ۱۰۴ب شاہ محمد مجذوب جلوانی ۱۰۵
شاہ ابابکر بختیار ۱۰۵ شاہ شہاب بختیار ۱۰۵ جمال کاکر ۱۰۶ عبداللہ نیازی چشتی سرہندی ۱۰۶ب
ملائی لودی ۱۰۸ب احمد شنون ۱۰۹ب خلیل پتنی ۱۱۰ علی سرور لودی شاہو خیل ۱۱۱ب
شاہ کریم داد مشوانی اقطع ۱۱۲ پایندہ ترین ۱۱۳ب عیسیٰ مشوانی ۱۱۴ ابوسعید ہمند ۱۱۵ب
شاہ قاسم خلیل ۱۱۶ مولانا درویزہ بتکزئی ۱۱۶ب مولانا عبدالکریم بن مولانا درویزہ ۱۱۸ب
اختیار الدین سروانی ۱۲۱ب مولانا حسن ترین ۱۲۲ سعید خان میانہ برہانپوری ۱۲۲ب شیخ
رحمکار خٹک ۱۲۲ب

باب سیوم در بیان احوال نساء عارفات خویشگیان و سائر افغانان ۱۲۳

بی بی مہکلی ۱۲۳ بی بی درہ ۱۲۴ بی بی شیخی درخانی ۱۲۴ بی بی حمی ۱۲۴ب بی بی فاطمہ شیخی ۱۲۵
بی بی لیسوہ ۱۲۵ب بی بی دویہ ۱۲۷ بی بی راستی ۱۲۷ بی بی پے ۱۲۷ بی بی شیخزادی ۱۲۷ب
بی بی سورت .

باب پنجم در احوال مشائخ قصور و نواحی آن از ورای افغانان ۱۴۴ب

شیخ کمال چشتی ۱۴۴ب پیرا دھیا غازی ۱۴۵ شیخ بہاکو دوکرہ ۱۴۵ب میاں کیکا گوجر ۱۴۶ب
مخدوم علی بافندہ ۱۴۷ شیخ حبیب آہنگر ۱۴۸ شاہ ابوحنیفہ قریشی ۱۴۹ شاہ حسین قریشی ۱۴۹
شیخ جلال ہندوستانی ۱۴۹ب درویش محمد ۱۵۰ شاہ بہاء الدین ۱۵۱ شیخ داؤد شیر گڑھی ۱۵۱ب
شاہ مقیم ۱۵۲ شاہ نور ۱۵۲ ابو محمد فتحی ۱۵۳ - الہداد ہندی ۱۵۳ب شیخ میر لاہوری ۱۵۴
شیخ بلاول ۱۵۴ شیخ عمر ۱۵۴ب شاہ حسین و ہندہ ۱۵۴ب حسو تیلی ۱۵۵ شیخ حامی مغل
۱۵۵ب شیخ موسیٰ آہنگر ۱۵۵ب ابو اسحاق منزنگ ۱۵۶ شاہ گدا ۱۵۶ شاہ سفر ۱۵۶ شیخ طاہر
لاہوری ۱۵۶ب شاہ ابوالمعالی ۱۵۶ب شیخ عبدالرشید مخاطب بہ محمد رشید ملقب بہ دیوان جی
چشتی جونپوری ۱۵۷

Marfat.com

سبب تصنیف

دیباچہ میں وضاحت کی ہے کہ معتبر کتب تصوّف کے مطالعہ سے اپنی قوم کے مشائخ کے حالات بھی محفوظ کرنے کا جذبہ پیدا ہوا۔ جس کے نتیجے میں یہ کتاب تصنیف کی۔ اپنی قوم کا خانوادۂ چشت سے تعلق بھی بتایا ہے۔ ابنائے شیخ بتک اور اپنی قوم کے دیگر اعزہ اس کتاب کی تصنیف کے محرک تھے۔ لکھتا ہے:

اما بعد میگوئد بندہ ضعیف شکستہ نحیف الراجی الی رحمۃ اللہ القوی عبداللہ المعروف بہ عبداللہ المقلب بہ خلیفہ جی بن عبدالحق المشہور بہ عبدالقادر الخویشگی کہ چون در اغلب اوقات بحکم حکایات الاولیا جند من جنود وعند ذکر الصالحین تنزل الرحمۃ بمطالعہ احوال اولیاء متقدمین و اخلاق اصفیاء متاخرین از کتب معتبرہ چنانکہ سیر الاولیاء و نفحات و سیر العارفین و رشحات اشتغال میداشت و حظے کامل و نفعی شامل اخذ میکردم و بزمرۂ اصحاب و جماعۃ احباب خود نقل مینمودم و ایشان از احوال خیر مآل و مشائخ خویشگیان و لاحق کہ ہر یکے از ایشان در عصر خود بدرجات قطبیۃ و غوثیۃ و محبوبیۃ اختصاص یافتہ و بخانوادۂ ما چشت اہل بہشت ارادۃ و اعتقاد داشتہ نقل میکردند تا آنکہ از کثرت ذکر حالات فایض البرکات این جماعۃ بحدّ تواتر رسیدہ بود.....

چون درینولا جمعی از اہل محبت از ابنای شیخ بتک قدس سرہٗ حمبراب محبت قلبی ما نافع و سلسلہ شوق صمیمی را محرک گشتند و مراعات خاطر این قوم ...... در تحریر اخبار الاولیا من لسان الاصفیاء متقید گشتم[۱۴]

---

[۱۴] عبدی: اخبار الاولیاء ورق ۱-۲

سال و مقام تصنیف

عبدی نے اخبار الاولیاء میں کہیں وضاحت سے اس کا سال تصنیف نہیں لکھا۔ فقط ایک مقام پر لکھتا ہے کہ اپنے دادا کی وصیت پر عمل کرتے ہوئے میں نے اپنے نومولد بچے کا نام محمد معتصم باللہ رکھا ہے۔ اور اس وقت سال رواں ۱۰۷۷ھ ہے" لکھتا ہے:

چون درینولا بتاریخ دوازدہم ذی القعدہ سنہ الف وسبع وسبعین حق سبحانہ تعالیٰ از عطیات بی نہایات خود این کمترین را فرزندی عنایت فرمودہ برآن وصیت حضرت اخوند احمد شوریانی عمل نمودہ و بجہتہ ترک و تیمن نام محمد را برآن اضافت نمودہ معتصم باللہ نام نہادہ[۱۵]

یہ کتاب کے آغاز کی عبارت ہے۔ اس کے بعد عبدی نے اس کے تقریباً چارسو صفحات لکھے۔ یقیناً ۱۰۷۷ھ کے بعد تک عبدی اس کی تصنیف میں مصروف رہا ہوگا گویا ۱۰۷۷ھ اس کا کوئی حتمی سال تصنیف نہیں ہے۔ لیکن خان بہادر مولوی محمد شفیع مرحوم نے ۱۰۷۷ھ ہی سال تصنیف قرار دیا ہے۔ نیز انہوں نے یہ بھی لکھا ہے۔ کہ اس کی تصنیف اورنگ آباد میں ہوئی۔ لکھتے ہیں:

"The Work was compiled by the author in A.H. 1077 at Aurangabad, to wich place he had gone in the Service of Diler Khan[16]"

---

[۱۵] ایضاً ورق ۵۹ ب ۶۰

[16] M.Shafi' Dr. "An Afgan Colony at Qasur." Islamic Culture. July 1929. pp. 453.

Marfat.com

عبدی نے اخبار الاولیا کے باب سوم (نساء عارفات) میں عارفات کے حالات لکھتے ہوئے تحریر کیا ہے کہ اخبار الاولیا اورنگ آباد میں تالیف ہوئی اس وقت نساء عارفات خویشگیان کے تراجم کے لئے روایات کے فقدان کی وجہ سے نساء کے حالات کم لکھے گئے چنانچہ لکھتا ہے۔

"پوشیدہ نماند کہ نساء عارفات در قوم خویشگیاں بسیار گزشتہ اند چون این مختصر را در بلدۂ اورنگ آباد محرر گشتہ و در آن جا قلت رواۃ بہ ہمیں قدر اکتفا نمودہ اند تا از تیمن و تبرک نساء صالحات این قوم خالی نماند"[۱۵]

اس اقتباس کے پیش نظر حسب ذیل امور قابل توجہ ہیں۔

۱۔ یہ اقتباس اخبار الاولیا کے باب سوم کا ہے اس کے بعد عبدی نے اس کے تین اور ابواب لکھے۔ قیاس یہی ہے کہ یہ باقی تین ابواب اورنگ آباد کے علاوہ دوسرے مقامات خصوصاً قصور میں لکھے گئے۔

۲۔ صرف نساء عارفات والے باب میں روایات کے فقدان کا ہی ذکر ہے تو گویا صرف اس باب کے لئے عبدی قصور آیا۔

گویا پوری اخبار الاولیاء اورنگ آباد میں تالیف نہیں ہوئی۔

اہمیت

اخبار الاولیاء کی سب سے واضح اہمیت یہ ہے کہ مصنف نے اس کے آخری باب میں اپنے خود نوشت حالات لکھے ہیں۔ پوری کتاب کے مطالعہ سے مصنف کے اپنے حالات پر بہ طریق احسن روشنی پڑتی ہے۔ بلکہ عبدی نے یہ پوری کتاب اپنے آبا و اجداد کے حالات پر ہی لکھی ہے۔ اپنے دادا احمد شوریانی قصوری کے حالات کے باب میں ان

---

۱۵ عبدی: اخبار الاولیاء ورق ۱۲۷

Marfat.com

کی ازواج ، اولاد اور اپنے ایک لڑکے محمد معتصم باللہ (متولد ۱۰۰۱ھ) کی پیدائش کا ذکر کیا ہے[۱۸] اپنے جدِ مادری شیخ محمد ولنوزئی کے کچھ مزید حالات جو اپنی والدہ کی زبانی لکھے ہیں۔ اس کی دوسری تصنیف معارج الولایت سے مختلف اور زیادہ ہیں بی بی دُرہ کے تحت اپنی اہلیہ کا ذکر بھی کیا ہے۔ بابر کے ایک فرمان کا ذکر بھی کرتا ہے۔ جو اس نے قصور میں دیکھا تھا۔ اخبار الاولیاء قصور کی تاریخ کا ایک بنیادی مآخذ ہے

نقائص

عبدی کی دوسری تصنیف معارج الولایت کی طرح یہ تذکرہ بھی قدیم تذکرہ نویسی کی روش میں لکھا گیا ہے۔ اس میں تقریباً ڈیڑھ سو خویشگی مشائخ قصور کے حالات درج کیے گئے ہیں۔ لیکن افسوس کہ کسی بھی خویشگی شیخ کا سال ولادت یا وفات نہیں لکھا گیا۔ چند غیر افغان مشائخ کے سنینِ وفات درج کیے گئے ہیں۔ جن کے حالات اور سنین عام متعارف کتب میں مل جاتے ہیں۔ عبدی کی دیگر تصانیف کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ سنین لکھنا ضروری نہیں سمجھتا تھا۔ جس کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ اخبار الاولیاء کا باب ششم جو کہ خود نوشت سوانح عبدی پر مشتمل ہے کہیں بھول کر بھی کوئی سنہ نہیں لکھا۔ کتاب کے بغور مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس کی اکثر روایات محض سماعی ہیں۔ اور کتاب کے نام کا جز "من لسان الاصفیا" بھی اس کے سماعی ہونے کی غمازی کرتا ہے۔ ساری کتاب میں کہیں سال تصنیف کی وضاحت نہیں کی گئی ہاں ایک مقام پر صرف اتنا اشارہ ملتا ہے کہ میرا لڑکا محمد معتصم باللہ تولد ہوا اور اس وقت ۱۰۰۱ھ ہے[۱۹] جس سے ہم یہ اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ اخبار الاولیاء ۱۰۰۱ھ میں زیر تالیف تھی۔

---

۱۸ عبدی : اخبار الاولیاء ورق ۵۹ ب ۶۰

۱۹ عبدی : اخبار الاولیاء ورق ۵۹ ب ۶۰

Marfat.com

ایک اور غلط فہمی کا ازالہ

ڈاکٹر ایس ایم اکرام نے اخبار الاولیاء کے متعلق لکھا ہے کہ یہ شیخ عبدالقادر خویشگی کی تصنیف ہے[تلہ]۔ معلوم نہیں شیخ صاحب نے اسے عبدالقادر خویشگی سے کیسے منسوب کردیا۔ حالانکہ یہ عبداللہ خویشگی کی تصنیف ہے۔ عبدالقادر تو عبداللہ خویشگی عبدی کے والد کا نام تھا۔ اور خود عبدی نے اپنی دوسری معروف تصنیف معارج الولایت (درباب تراجم مشائخ خویشگیاں) میں کئی مقامات پر اسے اپنی تصنیف لکھا ہے۔

میرے خیال میں شیخ صاحب کی غلط فہمی کی وجہ اخبار الاولیا کے روٹو گراف مخزونہ کتب خانہ دانش گاہ پنجاب کی جلد ہے۔ اس کے جلد ساز نے غلطی سے اس کے مصنف کا نام عبدالقادر جلد پر نقش کردیا۔ اور شیخ صاحب نے بغیر کسی تحقیق کے اپنی تحقیقی کتاب رودِ کوثر میں اسے عبدالقادر خویشگی کی طرف منسوب کردیا۔ اگر شیخ صاحب کتاب کے مندرجات بغور دیکھ لیتے تو اس کے آخری باب کا عنوان "در احوال این احقر عبداللہ خویشگی" انہیں اس قسم کی فاش غلطی کا شکار ہونے سے بچا لیتا۔

اخبار الاولیاء کے قلمی نسخے

(۱) قلمی نسخہ مملوکہ سید محمد طیب شاہ صاحب ہمدانی خلف سید مبارک علی شاہ قصوری بخط عبدالباقی قصوری مکتوبہ ۱۴ ربیع الاول ۱۱۱۲ھ

ترقیمۂ کاتب

تمت ہذا الکتاب بعون الملک الوہاب المسمی بہ اخبار الاولیاء فی التاریخ چہاردہم شہر ربیع الاول ۱۱۱۲ھ موافق جلوس ۱۱۱۱ ۴۶ھ ج بید الضعیف النحیف الراجی الی رحمۃ اللہ القوی عبدالباقی قصوری غفر اللہ لہ ما تقدم من دینہ وما تاخر بحرمۃ النبی و آلہ مالکہ و صاحبہ صاحب زادہ بلند اقبال روشن ضمیر

تلہ ڈاکٹر ایس۔ ایم اکرام: رودِ کوثر ص۴۱۲ طبع لاہور ۱۹۶۸ء

Marfat.com

عالی نظیر میاں محمد عیسیٰ جیو ابن غفران مرتبت میاں شیخ احمد جیو غفر اللہ لہ افغان عیسی زئی خویشگی اوراق ۱۷۳ سطر ۱۷ تقطیع "۱۰ × ۴/۱ ۵"

(۲) نواب زادہ علی عادل خان خلف نواب شہباز خان مرحوم قصور کے ذاتی کتب خانہ میں اس کا ایک نسخہ موجود ہے ۔ بقول سید طیب شاہ صاحب یہ نسخہ ہمارے نسخے کی نقل ہے ۔ جسے مرحوم نواب شہباز خان نے نقل کیا تھا ۔

(۳) کتب خانہ ایشیاٹک سوسائٹی بنگال (کلکتہ) نمبر ۲۷۳ ۔ یہ نسخہ ۱۲۹۴ھ میں مشہور مورخ بلو خان کے لئے قصور میں نقل کیا گیا تھا ۔ جو آج مذکورہ کتب خانہ میں محفوظ ہے[۲۱] یہ نسخہ کتابت کی غلطیوں کا مجموعہ بن کر رہ گیا ہے ۔ یہ معلوم نہ ہو سکا کہ یہ قصور کے کس قلمی نسخے کی نقل ہے

اس خطی نسخے کا روٹوگراف کتب خانہ دانش گاہ پنجاب لاہور نمبر ۱۲۴ میں محفوظ ہے ۔ جس پر جلد ساز نے غلطی سے اس کے مصنف کا نام عبدالقادر لکھ دیا ہے ۔

(۴) مولوی محمد فضل خان خویشگی قصوری مدظلہ نے آج سے پندرہ برس پیشتر لاہور کے کسی ذاتی کتب خانہ سے خود اپنے ہاتھ سے یہ نسخہ اپنے لیے نقل کیا تھا ۔

(۵) خان بہادر ڈاکٹر مولوی محمد شفیع مرحوم نے اس کا ملخص اردو ترجمہ کیا تھا ۔ اور جا بجا اس پر حواشی بھی لکھے تھے ۔ یہ تلخیص ہنوز غیر مطبوعہ ہے اور مرحوم کے ذاتی کتب خانہ لاہور میں محفوظ ہے

(۶) مولوی محمد فضل خان خویشگی قصور کے پاس اس کا آج سے بیس برس پرانا اردو ترجمہ موجود ہے جو انہوں نے کسی سے کروایا تھا ۔

(۷) قصور کی خویشگی افغانان کی مجلس نے اخبار الاولیاء کے چوتھے باب (در بیان نسب افغانان) کی تلخیص اپنی رودادوں میں شائع کی تھی ۔ ایک روداد میں اس کے ایک نسخہ مکتوبہ تیرھویں صدی ہجری کو مرتب روداد نے سال تصنیف لکھ دیا ہے ۔

---

۲۱ Ivanow. 273.

کتب خانہ (ایشیاٹک سوسائٹی بنگال (کلکتہ) میں رسالہ افغانیہ کا صرف تیسرا ناقص الآخر دفتر ہے۔ ایوانوف کے قول کے مطابق یہ رسالہ بلحاظ محتویات اخبار الاولیاء سے بہت ملتا جلتا ہے[۲۲]

۶۔ معارج الولایت

معارج الولایت عبدی کی مشہور ترین کتاب ہے۔ یہ ہندوستان کے قدیم اور عبدی کے معاصر مشائخ کا ایک مفصل تذکرہ ہے۔ یہ کتاب مخدوم زادہ شیخ محمدؐ بن شیخ اجمیری بدایونی کی فرمائش پر تصنیف کی گئی۔ عبدی نے زیادہ تر چشتی شیوخ کے حالات مفصل لکھے ہیں۔ متقدین بزرگوں کے حالات کے سلسلہ میں لکھا ہے۔ کہ سیر الاولیاء، سیر العارفین اور لطائف اشرفی میں اختصار کے ساتھ ان کے حالات درج تھے۔ میں نے ان کتابوں میں مندرج حالات کو قدرے تفصیل کے ساتھ لکھا ہے، مقدمہ کتاب میں ان امور کی وضاحت عبدی اس طرح کرتا ہے:

> امّا بعد میگوئید بندہ ضعیف و کمینہ نحیف الراجی الی رحمۃ اللہ القوی غلام معین الدین عبد اللہ المقلب بالخلیفۃ الخویشگی الچشتی ...... از مدت مدید و عہد بعید در خاطر خطور میکرد در احوال و سیر خواجگان کتابی مولف نمودہ شود کہ جامع جمیع حالات و مستجمع اکثر واقعات بود و خلاصہ دودمان اکابر و سلالۂ خاندان گنج شکر قدس اللہ سرہ مؤید بتائیداتِ ربانی و موفق بتوفیقات رحمانی اعنی مخدوم زادہ شیخ محمد بن شیخ اجمیری بداؤنی بر تحریر این تالیف و تسویدار این تصنیف باعث و مفید بود .... درین اوراق چند احوال و مآثر این قوم چنانکہ صاحب سیر الاولیاء و سیر العارفین و لطائف اشرفی و نظایر آن بطریق اجمال نوشتہ آن را بتفصیل در معرض بیان در آرم و باسم

۲۲ھ Cat. A.S.B. Ms. No. 1295. pp. 622.

Marfat.com

معارج الولایت فی مدارج الہدایت یا معارج الاولیا فی مدارج الاصفیاء یا مبشرات احوال التفات موسوم کنم"[۲۳]

عبدی نے درج بالا اقتباس میں اس کے تین نام بتائے ہیں لیکن خود عبدی نے اپنی دیگر تصانیف میں بنظرِ اختصار معارج الولایت ہی کے نام سے حوالے دیئے ہیں۔

سال تصنیف (۱۰۹۶ھ)

خاتمہ میں وضاحت کی ہے۔ کہ اس کی ترتیب میں تقریباً تیس ۳۰ سال صرف ہوئے اور تحصیل علوم سے فراغت کے فوراً بعد اس کے لیے مواد فراہم کرنا شروع کر دیا تھا جیسا کہ وضاحت کی جا چکی ہے عبدی تئیس (۲۳) سال کی عمر میں ۱۰۶۶ھ میں فارغ التحصیل ہوا خاتمہ ہی میں لکھتا ہے کہ معارج الولایت کی تکمیل چہار شنبہ ۲۴ رجب ۱۰۹۴ھ میں اورنگ آباد میں ہوئی۔ لکھتا ہے:

"ازین جہت این ضعیف قریب سی سال است کے بعد فراغ از تحصیل علوم ظاہر متابعۃ این طائفہ علیہ و تبعیت فرقہ سنیہ بحسب طاقت خویش میکرد و احوال و اعمال و اقوال ایشان از کتب متعددہ و ملفوظات متنوعہ انتخاب می نمود و می خواست کہ تذکرۂ جامع احوال و نسخۂ مستجمع اقوال مشائخ ہندوستان علی الخصوص خواجگان چشت اہل بہشت قدس اللہ ارواحہم را تحریر نماید از تشتت خاطر و تفرقہ باطن مدۃ مدید و عہد بعید این مسودات روی مبیضات ندید در نیولا کہ شمہ ازان و تفرقہ بالحظاط آورد ند و بعضی عزیزان بر تبییض آن تسوید باعث شدند از ہمہ اشغال و بر تالیف او مقبل شدہ در تحریر شروع کردم ...... در روز چہار شنبہ بتاریخ بیست و چہارم ماہ رجب المرجب در سنہ الف و اربع و تسعین در بلدہ اورنگ آباد ...... باتمام رسید"[۲۴]

---

[۲۳] عبدی: معارج الولایت ورق اوّل [۲۴] ایضاً ورق ۶۵۵

Marfat.com

اس خاتمہ کی عبارت سے واضح ہوتا ہے کہ معارج الولایت اورنگ آباد میں ۱۰۹۴ھ میں مکمل ہوئی۔ لیکن اس کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ عبدی اس سنہ کے بعد تک اس میں اضافہ کرتا رہا۔ اپنے برادر خرد عبدالستار شوریانی کا سالِ وفات شنبہ ۶ محرم ۱۰۹۶ھ درج کیا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ کم از کم ۱۰۹۶ھ تک اس میں اضافہ کرتا رہا۔

آخر الامر در شب شنبہ ششم ماہ محرم الحرام سنہ الف تسعین و ست ہجری وفات یافت

فہرست مشائخ مشمولہ معارج الولایت

معارج الولایت حسب ذیل تقریباً چار سو چھپن (۴۵۶) پاک و ہند کے مشائخ کے حالات پر مشتمل ہے (اسماء گرامی مشائخ کے بعد اوراق کے نمبر معارج الولایت کے خطی نسخۂ ذخیرۂ آذر کے مطابق ہیں)

رکن اول: پنج پیر

خواجہ اجمیر	۲	خواجہ بختیار کاکی	۱۲
خواجہ فرید الدین اجودھنی	۲۱	خواجہ نظام الدین بداؤنی	۳۶
خواجہ نصیر الدین محمود اودھی	۴۸ب		

۲۵ھ ایضاً ورق ۹، ۴ مکمل اقتباس باب احوال عبدی میں ترجمۂ عبدالستار شوریانی کے تحت نقل کیا جا چکا ہے

معارج الولایت کے قلمی نسخہ ذخیرۂ شیرانی کے خاتمہ میں اس کا سال تصنیف کاتب نے ۱۰۴۴ھ لکھ دیا ہے۔ جو محض غلط ہے۔ اس نسخہ کے حاشیہ پر کسی قاری نے سرخ روشنائی سے یہی سال لکھ کر قارئین کو غلط راہ پر ڈالا ہے۔ جس سے بعض اہل علم حضرات نے بغیر تحقیق کے ۱۰۴۴ھ ہی سال تصنیف لکھ دیا ہے۔ حالانکہ ۱۰۴۴ھ میں تو عبدی صرف ایک سال کا تھا۔

Marfat.com

رکن دوم: خلفاء و اولاد خواجہ اجمیر

شیخ حمید الدین صوفی	۵۶	شیخ محمد ترک نارنولی	۶۶ب
اوحد الدین کرمانی	۶۷	علی سجزی	۶۷
یادگار سبزواری	۶۷	عبداللہ بیابانی	۶۹
شیخ فخر الدین	۷۱ب	شیخ حسام الدین	۷۱ب
شیخ حسام الدین سوختہ	۷۱ب	خواجہ معین الدین خرد	۷۲
شیخ بایزید	۷۲		

رکن سوم: خلفاء و اولاد خواجہ قطب الدین

قاضی حمید الدین ناگوری	۷۳	جلال الدین ابوالقاسم تبریزی	۷۹ب
بدرالدین غزنوی	۸۲ب	شاہ خضر قلندر	۸۴
سلطان شمس الدین التمش	۸۵	نظام الدین ابوالمؤید	۸۶
تاج الدین منور اوشی	۸۷	شیخ شاہی موی تاب	۸۷
شیخ احمد نہروالی	۸۸	عین الدین قصاب	۸۸ و ب
سید نور الدین مبارک غزنوی	۸۹	مولانا مجد الدین حاجی	۸۹ب
برہان الدین محمود	۹۰	شیخ احمد نہماجی	۹۰ب
شیخ شرف الدین بوعلی قلندر	۹۰ب	مولانا خضر معین	۹۴
شیخ ترک بیابانی	۹۵ب	خواجہ پست	۹۵ب
شیخ صوفی بدھنی	۹۵ب		

رکن چہارم: خلفاء و اولاد حضرت گنج شکرؒ

نجیب الدین متوکل	۹۶	جمال الدین احمد خطیب	۹۷ب
بدرالدین اسحاق	۹۹ب	برہان الدین صوفی	۱۰۰ب
عارف سیوستانی	۱۰۱ب	محمد شہ غوری	۱۰۱ب
مولانا محمد ملتانی	۱۰۱ب	مولانا علی بہاری	۱۰۲

Marfat.com

محمد نیشاپوری	۱۰۲	مولانا حمید الدین	۱۰۲
شیخ داؤد پالہی	۱۰۲ب	شیخ یوسف	۱۰۲ا، ب
سید محمد بن محمود کرمانی	۱۰۳ و، ب	منتجب الدّین	۱۰۳
علی صابر (مرید گنج شکرؒ)	۱۰۵	علاء الدین علی صابر داماد گنج شکرؒ	۱۰۴ا
مولانا تقی الدین	۱۰۶	علی لاحق سیالکوٹی	۱۰۵
شہاب الدین	۱۰۶	خواجہ نصیر الدین	۱۰۶
نظام الدین	۱۰۷	بدر الدین سلیمان	۱۰۶ب
شیخ الاسلام	۱۱۱ب	خواجہ یعقوب	۱۰۷ و، ب
علاءُ الدین	۱۱۸	زین الدین چشتی	۱۱۱ب
عزیز الدین صوفی	۱۱۸ب	خواجہ محمد	۱۱۸ب
شیخ بہکاری	۱۱۹	شیخ یوسف معروف بہ شاہ بوسی	۱۱۹
جنید حصاری	۱۱۶	علاء الدین	۱۱۵
حاجی نعمت اللہ اجودھنی	۱۱۶	کمال الدین مالوی	۱۱۶

رکن پنجم : خلفاء خواجہ نظام الدین

سراج الدین عثمان (اخی سراج)	۱۱۶ب	قطب الدین منور	۱۱۷
حسام الدین ملتانی	۱۱۹	جمال الدین نصر شخانی	۱۲۰
فخر الدین زرّادی	۱۲۱ب	ابوبکر مندوی	۱۲۲
فخر الدین مروزی	۱۲۲ و ب	مولانا علم الدین نیلی	۱۲۳
برہان الدین غریب	۱۲۳ و، ب	وجیہ الدین یوسف	۱۲۵ب
شہاب الدین امام	۱۲۶ب	شیخ محمد	۱۲۷
قاضی محی الدین کاشانی	۱۲۷	وجیہہ الدین بائلی	۱۲۷ب
فصیح الدین	۱۲۸	شمس الدین یحیٰ	۱۲۸ و، ب
جمال الدین	۱۳۰	جلال الدین اودھی	۱۳۰

Marfat.com

کریم الدین سمرقندی	١٣٠	قاضی شرف الدین	١٣٠ب
کمال الدین یعقوب	١٣١	بہاء الدین اودھی	١٣١
شیخ مبارک	١٣١	مئوید الدین	١٣١
ضیاء الدین برنی	١٣١ب	تاج الدین وادری	١٣٢
خواجہ موید الدین (انصاری)	١٣٣ب	خواجہ شمس الدین	١٣٣ب
نظام الدین شیرازی	١٣٣ب	خواجہ سالار	١٣٤
فخر الدین میرٹھی	١٣٤	علاء الدین نیلوتیہی	١٣٤
شہاب الدین کنتوری	١٣٤	حجہ ـ الدین ملتانی	١٣٤
رکن الدین چغمر	١٣٤	بدر الدین توار	١٣٤
احمد بداونی	١٣٤ب	عبدالرحمن سانگپوری	١٣٤
نجم الدین محجوب	١٣٤ب	لطیف الدین کہندسالی	١٣٤ب
یوسف بداونی	١٣٤ب	شمس الدین دھاری	١٣٤ب
قاضی شاہ بالمی	١٣٤ب	سراج الدین حافظ	١٣٤ب
برہان الدین ساوی	١٣٥	قوام الدین اودھی	١٣٥
نظام الدین مولی	١٣٥	جمال الدین اودھی	١٣٥
قوام الدین قدوائی	١٣٥ب	قاضی عبدالکریم قدوائی	١٣٥ب
تقی الدین نوح	١٣٦	علی جاندار	١٣٥ب
سید یوسف حسینی (دہلوی)	١٣٦	سید محمد کرمانی	١٣٦
امیر خسرو	١٣٧ب	حمید شاعر قلندر	١٣٧
قاضی فخر الدین بجلوی	١٤٣	امیر حسن علا سجزی دہلوی	١٤٢ب

رکن ششم:

میر سید محمد گیسو دراز	١٤٥	میر سید محمد بن جعفر مکی	١٤٣ب

Marfat.com

ملک زادہ احمد	۱۷۸	معین الدین عمرانی	۱۷۸
شیخ یوسف	۱۷۸ب	محمد مجیر ادیب	۱۷۹
میر سید علاء الدین	۱۸۰ب	میر سید علاء الدین	۱۸۰ب
قاضی محمد ساوی	۱۸۰ب	سلیمان ناردولی	۱۸۱
محمد متوکل کنتوری	۱۸۱	سعد اللہ کیسہ دراز کنتوری	۱۸۲
عین الدین قتال	۱۸۳	شیخ دانیال	۱۸۳ب
قوام الدین	۱۸۴	میر سید علاء الدین کنتوری	۱۸۴ب
قاضی عبد المقتدر	۱۸۵ب	مولانا خواجگی	۱۸۶
مولانا احمد تھانیسری	۱۸۶ب	زین الدین	۱۸۷
صدر الدین حکیم	۱۸۷ب		

رکن ہفتم: احوال خواجگان چشت

شمس الدین ترک	۱۹۳ب	جلال الدین پانی پتی	۱۹۴ب
احمد عبد الحق ردولوی	۱۹۵	علاء الحق والدین بنگالی	۱۹۹ب
میر سید اشرف جہانگیر سمنانی	۲۰۱	مخدوم فتح اللہ اودھی	۲۱۰
مخدوم ابو الفتح جونپوری	۲۱۰ب	مخدوم حسام الدین فتح پوری	۲۱۱ب
اختیار الدین	۲۱۳ب	یوسف بدہ ایرچی	۲۱۴
علاء الدین قریشی	۲۱۴ب	شیخ سارنگ	۲۱۴ب
شیخ عبد العزیز	۲۱۵ب	فرید الدین	۲۱۵ب
ضیاء الدین نخشبی	۲۱۶	رکن الدین دہلوی	۲۳۷
مسعود بک	۲۳۷ب	سید تاج الدین تیر سوار	۲۴۵ب
شیخ مینا	۲۴۶	زین الدین داؤد شیرازی	۲۴۶ب
فرید الدین	۲۴۸	جمال الدین کاشانی	۲۴۸

Marfat.com

رکن الدین حماد کاشانی	۲۴۸	صلاح الدین درویش	۲۵۶
درویش	۲۵۶	شیخ رمضان	۲۵۶
نورالدین بنگالی	۲۵۶	رفعت الدین	۲۶۵ب
شیخ انور	۲۶۵ب	نورالدین	۲۶۶
سید بداللہ	۲۶۶	شیخ پیارہ	۲۶۶
شاہ جلال گجراتی	۲۶۶	ابوالفتح علاء القریشی	۲۶۶
محمد ملاوہ	۲۸۰ب	شیخ کبیر	۲۸۱
خواجہ حسین ناگوری	۲۸۱ب	مولانا جلال الدین	۲۸۲ب
شمس الدین طاہر	۲۸۲ب	مخدوم حسام الدین مانکپوری	۲۸۳
مولانا خواجہ	۲۸۹	کمال الدین	۲۸۹ب
محمد عیسیٰ جونپوری	۲۸۹ب	قاضی شہاب الدین دولت آبادی	۲۹۰
شاہ میاں جیو	۲۹۱	شیخ سعداللہ	۲۹۱
رزق اللہ	۲۹۱	احمد مجد شیبانی	۲۹۱ب
حمزہ قریشی	۲۹۳ب	شیخ بختیار	۲۹۴ب
داؤد دہرپوری	۲۹۵	شاہ نور	۲۹۵ب
شیخ سعدالدین خیرآبادی	۲۹۵	شیخ حقی	۲۹۵
شیخ مبارک	۲۹۶	اللہ دیہ خیرآبادی	۲۹۶
شاہ سدو مرید شیخ حسام الدین	۲۹۶	راجی سید حامد شاہ	۲۹۶ب
راجی سید نور	۲۹۶ب	حسن طاہر	۲۹۶ب
مولانا الہداد	۲۹۸	شیخ معروف جونپوری	۲۹۸ب
بہاءالدین جونپوری	۲۹۸ب	شیخ عبدالقدوس	۲۹۹
شیخ بہورو	۳۰۰	شیخ عبدالغفور	۳۰۰
رکن الدین	۳۰۰ب	اختیار الدین مروانی	۳۰۱ب

Marfat.com

سعید خان میانہ	۳۰۱	سید علی بن قوام	۳۰۱ب
ادھن جونپوری	۳۰۲	میاں قاضی خان ظفرآبادی	۳۰۲ب
شیخ محمد حسن	۳۰۲ب	عبدالرزاق جھنجھانہ	۳۰۴
سید ابراہیم ایرجی	۳۰۶ب	عزیز اللہ متوکل	۳۰۷
شیخ برہان کابلی	۳۰۷	جلال الدین کاسی	۳۰۷
فتح اللہ ترین نیلی	۳۰۸ب	شیخ ولی	۳۰۹
سید جیو	۳۰۹ب	شیخ پیارہ	۳۱۰
شیخ طاہا	۳۱۰ب	سید مزمل	۳۱۱
شاہ نعمان	۳۱۱ب	امان پانی پتی	۳۱۲
سلطان جلال الدین قریشی	۳۱۷ب	میر سید عبدالاول	۳۱۸ب
علی بن حسام الدین متقی	۳۲۱ب	محمد طاہر	۳۲۶
عبدالعزیز حسن طاہر	۳۲۷ب	نظام الدین انبیٹھوی	۳۲۸
جلال الدین تھانیسری کابلی	۳۲۸ب	نظام الدین تھانیسری عمری	۳۳۳ب
سید علی غواص ترمذی	۳۳۹	شیخ دانیال	۳۳۹ب
سید محمد مہدی	۳۳۹ب	ملک محمد جائسی	۳۴۱
میاں مہتمد	۳۴۴ب	شاہ گدن	۳۴۴ب
تقی جابک	۳۴۴ب	کبیر جولاہا	۳۴۵
محمد صادق گنگوہی	۳۴۷	عبدالجلیل لکھنوی	۳۴۷ب
محمد ادوھی	۳۵۲	عبداللہ انصاری سلطان پوری	۳۵۶ب
عبداللہ نیازی سرہندی	۳۶۰	فضل اللہ برہانپوری	۳۶۲ب
عبدالغفور برہانپوری	۳۶۶	احمد شوریانی	۳۶۹ب
حاجی گگن شوریانی	۳۷۴ب	اخوند سعید	۳۷۵ب
پیر رحمت شوریانی	۳۷۶	شیخ بھوکی عزیز زئی	۳۷۷

Marfat.com

بایزید بتک زئی	۳۷۷	شیر خان اچوزئی	۳۷۷ ب
صدرالدین وتوزئی	۳۷۸	پاینده اچوزئی	۳۷۸ ب
الہداد وتوزئی	۳۷۸ ب	اویس وتوزئی	۳۷۹
ملا درویزہ پشاوری	۳۷۹	عبدالکریم پسر مولانا درویزہ	۳۸۱
عبدالرشید جونپوری	۳۸۲ ب	میر سید محمد کالپوی	۳۸۸ ب
میر سید احمد گیسو دراز کالپوی	۴۰۰	علاالدین ترہتی	۴۲۲ ب
پیر محمد لکھنوی	۴۲۲ ب	شاہ دولہ دریائی	۴۳۱
محب اللہ الہ آبادی	۴۳۲	شیخ جنید موہانی سندیلی	۴۶۲ ب
برہان الدین بیجاپوری	۴۶۳	خواجہ شمس الدین	۴۷۳ ب
شیخ لاڈلا انصاری	۴۷۳ ب	سلیم خان خویشگی	۴۷۳ ب
بایزید وتوزئی	۴۷۴	عبدالخالق خویشگی	۴۷۴ ب
عبدالواحد بلگرامی	۴۷۴ ب	یحییٰ گجراتی	۴۷۶
پنجو پشاوری	۴۷۶	پیر محمد سلونی	۴۷۶ ب
سید سلطان بہرائچی	۴۷۷	بابو شیر سوار	۴۷۷
کمال الدین چشتی قصوری	۴۷۷	ابو محمد فتحی	۴۷۷ ب
محمد وتوزئی	۴۷۷ ب	حبیب جنیری	۴۷۷ ب
عبدالکریم شوربانی	۴۷۸ ب	صوفی یوسف حارثی	۴۷۹
عبدالستار شوربانی برادر خرد عبدی	۴۷۹		

رکن ہشتم: سہروردیہ

شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی	۴۸۰	صدرالدین عارف	۴۸۳ ب
جلال بخاری سید	۴۸۵ ب	عراقی فخرالدین	۴۸۶
صدرالدین	۴۸۷	کمال الدین مسعود سروانی	۴۹۰ ب

Marfat.com

عبدالقدوس قلندر	۴۹۱	جمال خندان	۴۹۱ ب
صدرالدین سیستانی	۴۹۲	احمد معشوق	۴۹۲
علاءالدین بن صدرالدین عارف	۴۹۳	رکن الدین ابوالفتح	۴۹۳
عثمان سیاح	۴۹۶	حاجی چراغ ہند	۴۹۸
شیخ سخائی	۴۹۸	زید سجستانی لاہوری	۴۹۸ ب
نجم الدین سیستانی	۴۹۹	کمال الدین رضی	۴۹۹
مخدوم جہانیاں	۴۹۹ ب	امیر ماہ بن نظام الدین	۵۰۴
مخدوم اخی راجگیری	۵۰۵	سید صدرالدین راجو قتال	۵۰۵
مخدوم سید علم الدین	۵۰۶ ب	میر سید برہان الدین	۵۰۸
شاہ عالم	۵۰۸ ب	ضیاءالدین رومی	۵۱۳ ب
صلاح الدین درویش ملتانی	۵۱۳ ب	صلاح الدین درویش ملتانی	۵۱۳ ب
حسن افغان	۵۱۴ ب	صلاح الدین درویش بر دولوی	۵۱۴
نجم الدین گجراتی	۵۱۵ ب	داؤد ملک	۵۱۵
سماءالدین دہلوی	۵۱۶	قاضی محمود گجراتی	۵۱۶
عبداللہ قریشی	۵۱۷	عبداللہ بیابانی	۵۱۷
اوحد دہلوی	۵۱۸	حاجی عبدالوہاب بخاری	۵۱۷
بہاءالدین مفتی آگرہ	۵۱۸ ب	جمال دہلوی	۵۱۸
شاہ حسین ڈھڈہ لاہوری	۵۱۹	سراج الدین سوختہ	۵۱۸ ب
		شاہ ارزانی	۵۱۹ ب

رکن نہم: سلاسل متفرق

سالار مسعود غازی	۵۲۰	سید حسین خنگ سوار	۵۲۴
شاہ گرویز ملتانی	۵۲۴ ب	خواجہ کرک	۵۲۵
شرف الدین یحیی منیری	۵۲۵ ب	مظفر بلخی	۵۲۷ ب

Marfat.com

حسین منظفر بلخی	۵۲۸	رضی الدین منصور	۵۲۸ب
سلطان سرور	۵۲۸ب	کمال الدین زاہد	۵۲۹
بدرالدین سمرقندی	۵۲۹ب	رکن الدین فردوسی	۵۲۹ب
نجیب الدین فردوسی	۵۲۹ب	بابا اسحاق مغربی	۵۳۰
نورالدین ملکیار پران	۵۳۱ب	شرف الدین کرمانی	۵۳۲
ابوبکر طوسی حیدری	۵۳۲	علی کرد	۵۳۲
نور ترک	۵۳۲ب	مخلص الدین	۵۳۳
تقی الدین	۵۳۳	برہان الدین نسفی	۵۳۳ب
علاء الدین اصولی بداونی	۵۳۳ب	قاضی جمال الدین ملتانی بداونی	۵۳۴
شہاب الدین خطیب ہانسوی	۵۳۴	احمد بداونی	۵۳۴ب
منہاج الدین جوزجانی	۵۳۴ب	احمد حافظ	۵۳۴ب
ضیاء الدین سنامی	۵۳۵	ابوبکر موی تاب	۵۳۵ب
شہاب الدین حقگو	۵۳۵ب	سراج الدین ملتانی	۵۳۵ب
شیخ احمد کہتو	۵۳۶	عبداللہ شطاری	۵۳۸
جمال کوجرہ	۵۳۹ب	شیخ بھیکھ	۵۳۹
علی کشمیری	۵۴۰	وتو شوربانی معروف پیرکیاد	۵۴۰ب
شیخ بتک	۵۴۱ب	بدرالدین دلمو	۵۴۲
میر سید معین الدین بیانہ	۵۴۲	امام الدین ابدال	۵۴۲ب
شہاب الدین عاشق	۵۴۲ب	عماد الدین دہلوی	۵۴۲
تاج الدین امام	۵۴۲ب	لعل شہباز سیوستانی	۵۴۲ب
پیر بیٹھہ	۵۴۲ب	بدیع الدین مدار	۵۴۳
علی پیر	۵۴۴ب	مولانا شیخین	۵۴۶ب
قاضی نصیر الدین کنبذی	۵۴۷	بہاء الدین جنیدی	۵۴۷

Marfat.com

بدھن شطاری	۵۴۸	مخدوم الدین نارنولی	۵۴۸
علم الدین حاجی	۵۴۸ب	محمد اچی	۵۴۸ب
عبدالقادر اُچی	۵۴۹ب	عبدالرزاق اوچی	۵۴۹ب
مخدوم حامد اُچی	۵۴۹ب	شیخ موسیٰ	۵۴۹ب
داؤد کبیر گڈھی	۵۴۹ب	میر سید اسماعیل	۵۵۰
شاہ قمیص	۵۵۰	کبیر الدین حسن	۵۵۰ب
حسام الدین متقی ملتانی	۵۵۰ب	سلیمان مندوی	۵۵۰ب
احمد شرعی	۵۵۱	شاہ احمد شرعی چندیری	۵۵۱
یوسف قتال	۵۵۱ب	مولانا شعیب	۵۵۱ب
سید حسینی	۵۵۲	یوسف چریاکوری	۵۵۲
سید علاء الدین اودھی	۵۵۲	محمد مودود لاری	۵۵۲ب
رفیع الدین صفوی	۵۵۲ب	حاجی حمید	۵۵۳
شاہ محمد غوث گوالیاری	۵۵۳	شیخ پھول	۵۵۳ب
وجیہہ الدین علوی گجراتی	۵۵۳ب	عیسیٰ سندھی	۵۵۳ب
صبغۃ اللہ گجراتی	۵۶۵	برہان الدین برہان پوری	۵۶۵ب
مخدوم جیو قادری	۵۶۸ب	میاں غیاث	۵۶۸ب
شیخ عبداللہ	۵۶۸ب	جلال الدین قریشی	۵۶۸ب
اسحاق ملتانی	۵۶۹	عبدالحق دہلوی	۵۶۹
احمد کابلی سرہندی (مجدد الف ثانی)	۵۸۶ب	چوہڑ مفتی سرہندی	۶۰۴
احمد قشاشی مدنی	۶۰۵ب	عبداللطیف برہانپوری	۶۴۶

رکن دہم : بعض مجازیب و نساء عارفات

شاہ ابوالغیث بخاری	۶۴۶ب	میاں معروف	۶۴۷

Marfat.com

علاء الدین مجذوب	۶۴۷	مسعود نخاسی	۶۴۷
حسن مجذوب	۶۴۷ب	حسن بودلہ	۶۴۷ب
عبداللہ ابدالی دہلوی	۶۴۷ب	میاں مونگر	۶۴۸
بابا کپور	۶۴۸	بابن مجذوب	۶۴۸
میاں سرنگا ہانسوی	۶۴۸ب	الہداین مجذوب	۶۴۹
شاہ منصور	۶۴۹	یوسف لاہوری	۶۴۹ب
سوبھن ؟	۶۴۹ب	شاہ مرتضیٰ	۶۴۹ب
شاہ وفا	۶۵۰	شاہ فیروز	۶۵۰
شاہ مظفر	۶۵۰ب	شاہ مداری	۶۵۰ب
بابا خویشگی قصوری	۶۵۰ب	درویش محمد قصوری	۶۵۱
بی بی سابرہ	۶۵۱	بی بی فاطمہ سام	۶۵۲ب
بی بی زلفی	۶۵۲ب	بی بی زلیخا	۶۵۲ب
بی بی اولیاء	۶۵۲ب	بی بی مہ کلی قصوری	۶۵۲ب
بی بی راستی	۶۵۳	بی بی درہ قصوری	۶۵۳
بی بی درخانی	۶۵۳ رحمۃ اللہ علیہم	خاتمہ در نصیحت	۶۵۳ب

معارج الولایت کے مآخذ

معارج الولایت کے مآخذ کی فہرست بہت طویل ہے۔ چند نادر کتب کی فہرست یہاں درج کی جاتی ہے۔

(۱) مفتاح الطالبین در بیان مناقب خواجہ قطب الدین بختیار کاکی و ذکر حوض شمسی و سلطان شمس الدین۔ ۹۴

(۲) انوار المجالس ملفوظات شیخ الاسلام نظام الدین اولیاء جامع خواجہ محمد بن بدر الدین اسحاق ۱۱۵ب

Marfat.com

(۳) تحفۃ الابرار و کرامۃ الاخیار ملفوظات شیخ الاسلام جامع خواجہ عزیزالدین صوفی ۱۱۰ب

(۴) رسائل شیخ جنید حصاری ۱۱۶

(۵) بحرالمعانی ۱۱۷اب ۱۱۹

(۶) نفاس الانفاس در کلمات شیخ الاسلام ۱۲۴

(۷) ثناء محمدی، صلوٰت کبیر، عنایت نامہ الٰہی، مآثر سادات، تاریخ فیروز شاہی از تصانیف ضیاء الدین برنی ۱۳۴

(۸) ملفوظات شیخ الاسلام جامع خواجہ شمس الدین رہاری ۱۳۴

(۹) خلاصۃ اللطائف از مولانا علی جاندار مرید شیخ الاسلام

(۱۰) دیوان راجا منسوب بہ سید یوسف حسینی دہلوی معروف بہ راجو قتال ۱۳۶

(۱۱) ملفوظات شیخ سعداللہ کیسہ ۱۴۴

(۱۲) ملفوظات شیخ مینا ۱۴۴

(۱۳) تصانیف شیخ محمد گیسو دراز

(۱۴) بحرالمعانی، رسالہ در بیان روح، پنج نکات، بحرالانساب (در انساب اہل بیتؑ نسب آباء خود) دقائق المعانی از تصانیف میر سید محمد بن جعفر مکی حسینی ۱۷۴ – ۱۷۸

(۱۵) حواشی کنز، حسامی، مفتاح از تصانیف مولانا معین الدین عمرانی ۱۷۸

(۱۶) تحفۃ النصائح از شیخ یوسف ۱۷۸

(۱۷) مناقب الصدیقین ۱۸۶

(۱۸) آداب السالکین ۲۱۰

(۱۹) تاریخ محمدی ۲۱۴

(۲۰) ترجمہ منہاج العابدین از شیخ بدہ ایرجی ۲۱۴

(۲۱) سرور الصدور ملفوظات شیخ حمیدالدین ناگوری جامع شیخ فریدالدین ۲۱۵ب

(۲۲) شمائل الابصار ۲۴۹

(۲۳) شمائل الاتقیاء (انتخاب کتب سلوک) نفائس الانفاس ملفوظات شیخ الاسلام

Marfat.com

مخاطب بہ غریب، رسالہ سلوک، حصول الوصول، اسرار الطریقہ، احسن الاقوال ملفوظات شیخ خود از تصانیف رکن الدین حماد کاشانی ۲۴۹

(۲۴) مونس الفقرا، رسالہ ذکر، معین العاشقین مکتوبات خود از تصانیف نور قطب العالم ۲۵۶

(۲۵) تکمیل در نحو، رسالہ ملتمس الاخوان، رسالہ مقامات السالکنہ از تصانیف ابوالفتح علاء الدین قریشی، ۲۴۷-۲۸۰

(۲۶) کتاب دھن شرح ضوء مصباح شیخ کبیر از اولاد فرید الدین بن عبدالعزیز بن سلطان التارکین ۲۸۱

(۲۷) نور النبی، تفسیر القرآن، حل تراکیب و بیان معانی و تسہیل بیان فرمودہ و بر قسم ثالث مفتاح نیز شرحی نوشتہ و بر سوانح احمد غزالی نیز شرحی دارد و رسائل و مکتوبات دیگر از تصانیف شیخ حسین ناگوری ۲۸۲

(۲۸) انیس العاشقین، اوراد از حسام الدین مانکپوری ۲۸۳

(۲۹) شرح مصباح و کافیہ و حسامی و بزدوی و شرح رسالہ مکیہ مسمی بہ جمع السلوک در ملفوظات و حالات شیخ مینا از تصانیف سعد الدین خیر آبادی ۲۹۵ ب

(۳۰) غایۃ التحقیق شرح کافیہ مشہور بہ شرح صفی شارح صفی الدین مرید سعد الدین مذکور ۲۹۶

(۳۱) مفتاح الفیض در رسائل سلوک از حسن طاہر م ۹۰۹ھ ۲۹۶ ب

(۳۲) کاسر المخالفین در رد حضرت مجدد الف ثانی و الاد و امجاد آنحضرت

(۳۳) مفتاح الوصول از خواجہ بھانو گوالیری ۳۰۰ ب

(۳۴) مکتوبات شاہ عبدالرزاق جھجھانہ ۳۰۴

(۳۵) شرح لوائح از امان پانی پتی ۳۱۴

(۳۶) ملفوظات سلطان جلال الدین قریشی ۳۱۷ ب

(۳۷) تفسیر نظامی، شرح سوانح الامام احمد غزالی، شرح لمعات قدیم و جدید، رسالہ حقیہ، رسالہ ملخیہ از نظام الدین تھانیسری ۳۲۴

(۳۹) ہدایۃ المہدیین ۳۲۹

Marfat.com

(۴۰) سورتھ از ملک محمد جائسی ۳۴۱

(۴۱) رموزات، اسراریہ از عبد الجلیل لکھنوی ۳۴۷

(۴۲) عقد الانبیاء، کشف الغمہ، منہاج الدین از مولانا عبداللہ سلطان پوری ۳۵۷

(۴۳) نوادر المعانی، صراطِ المستقیم از عبداللہ نیازی ۳۶۰

(۴۴) وسعۃ الشفاعت، تحفۂ مرسلہ، شرح تحفۂ مرسلہ از محمد افضل برہانپوری ۳۶۲ب

(۴۵) مسلک اعلیٰ (عربی) شرح فارسی تحفہ مرسلہ و شیخ محمد فضل اللہ را شرح عربی است مگر این قدر کہ در آخر اوست بفارسی واقع شدہ از تصانیف عبد الغفور برہانپوری ۳۶۶

(۴۶) مخزن الاسلام لمولانا اخوند درویزہ پشاوری ۳۶۹

(۴۷) جوامع الکلم یعنی شرح اسماء حسنی از میر سید احمد گیسو دراز کالپوی ۳۰۷

(۴۸) سراج حکمت، شرح ہدایۂ حکمت، فتاوی در فقہ، اربع منازل سلوک از بیر محمد لکھنوی ۳۷۲ب

(۴۹) مکتوبات، مناظر (انتخاب از کتب شیخ محی الدین ابن عربی) رسالہ در اجوبہ اسولہ دارا شکوہ از محب اللہ الہ آبادی ۳۳۴ب

(۵۰) شرح منظوم بر طبق در مسائل فقہ جنید موہانی شرح نزہتہ الارواح، سبع سنابل، شرح کافیہ از سید عبد الواحد بلگرامی ۴۰۴ب

(۵۲) ملفوظات شیخ صدر الدین عارف جامع ضیاء الدین ۴۸۴ب

(۵۳) لمعات عراقی ۴۸۶

(۵۴) شرح لمعات از خواجہ خاوری ۴۸۷

(۵۵) نزہتہ الارواح، طرب المجالس، زاد المسافرین، کنز الرموز، نسی نامہ، دیوان، سوالات از سید صدر الدین حسینی ۴۸۸

(۵۶) فوائد الفواد ۴۹۲ب

(۵۷) انیس الارواح ۴۹۲ب

(۵۸) مجمع الاخبار ۴۹۵ب

(۵۹) فتاوی صوفیہ جامع یکے از مریدین شیخ رکن الدین ابوالفتح ۴۹۶ب

Marfat.com

(۶۰) سراج الہدایہ، جامع العلوم از مخدوم جہانیاں بخاری ۵۰۱ ب

(۶۱) حواشی بر لمعات عراقی، مفتاح الاسرار از سماء الدین دہلوی ۵۱۶ ب

(۶۲) تفسیر حاجی عبدالوہاب (عربی) ۵۱۸

(۶۳) مراۃ سکندری ۵۲۵ ب

(۶۴) تاریخ نظامی (طبقات اکبری) ۵۲۵

(۶۵) مناقب الاصفیاء از شاہ شعیب ۵۲۶

(۶۶) تحفۃ المجالس ۵۳۰

(۶۷) مکتوبات معدن المعانی، ارشاد السالکین در اثبات وحدت، شرح آداب المریدین از شرف الدین یحییٰ منیری ۵۲۰

(۶۸) نصاب الاحتساب از ضیاء الدین سنامی ۵۳۵

(۶۹) رسالۂ شطاریہ از عبداللہ شطاری ۵۳۸

(۷۰) زوارف شرح عوارف، ادلۃ التوحید از شیخ علی پیر گجراتی ۵۴۵

(۷۱) شرح گلشن راز شاہ شرعی ۵۵۱

(۷۲) روضۃ الحسین، عین المعانی در شرح اسماء الحسنیٰ، رسالہ سلوک از عیسیٰ سندھی ۵۵۴

(۷۳) وصیت نامہ، شرح آمنت باللہ از شاہ برہان، ۵۶۶

(۷۴) ثمرات الحیات، روائح الانفاس ہر دو ملفوظات شاہ برہان ۵۶۶

معارج الولایت میں منقولہ کتب کے متون۔

عبدی نے معارج الولایت میں بے شمار کتب کے متون نقل کر دیے ہیں بعض ضخیم کتابوں کی تلخیص کی گئی ہے۔ اس طرح آج وہ کتابیں جو بالکل مفقود ہیں معارج الولایت کی بدولت ان کے متن محفوظ رہ گئے ہیں۔ حسب ذیل تصانیف کے متون معارج الولایت میں ملخص یا مکمل طور پر مندرج ہیں۔

(۱) سید محمد گیسو درازؒ کی بعض تصانیف کی تلخیص درج کی ہے۔ جواب شائع

Marfat.com

ہو چکی ہیں۔ ۱۴۵ تا ۱۶۳

(۲) مفتاح الطالبین از محمد مجیر وجیہہ ادیب ۱۷۹-۱۸۰

(۳) صحائف از صدر الدین حکیم

(۴) مکتوباتِ حسام الدین فتح پوری ہیں سے ایک مکتوب بنام اخی جمشید نقل کیا ہے۔ ۲۱۲-۲۱۳

(۵) ہدایۃ القلوب یعنی ملفوظات زین الدین داؤد شیرازی جامع میر سید حسین ۲۴۶

(۶) رموز الواصلین (تفسیر) ۲۴۹-۲۵۶

(۷) انیس الغرباء ۲۵۶-۲۶۵

(۸) مکتوبات عین العاشقین، ۲۵۷ب ۲۶۵ب

(۹) مشاہدات (مقامات السکنا) از ابوالفتح علاء القرشی ۲۷۷-۲۸۰

(۱۰) رفیق العارفین ملفوظات حسام الدین مانکپوری ۲۸۳ - ۲۸۹

(۱۱) رسالہ اثبات الواحدیۃ از شیخ امان پانی پتی ۳۱۴ - ۳۱۷ب

(۱۲) رسالہ در تحقیق نفس و معرفت از میر سید عبدالاول ۳۱۸-۳۲۱

(۱۳) مجمع البحار از محمد طاہر پٹنی ۳۲۶-۳۲۷

(۱۴) تفسیر نظامی از نظام الدین تھانیسری ۳۳۴ - ۳۳۹

(۱۵) رموزات از عبدالجلیل لکھنوی ۳۴۷-۳۵۲

(۱۶) رسالۂ سلوک از نہد اودھی کا مکمل متن ۳۵۲ - ۳۵۶

(۱۷) منہاج الدین از عبداللہ انصاری سلطانپوری ۳۵۷-۳۶۰

(۱۸) سوالاتِ احمدی از احمد شوریانی قصوری ۳۶۹ - ۳۷۴

(۱۹) مقصود الطالبین و دیگر رسائل از محمد رشید جونپوری ۳۸۳ب - ۳۸۸

(۲۰) تفسیر سورۂ فاتحہ از میر سید محمد کالپوی ۳۸۹ - ۴۰۲ب و رسالہ لوائح ۴۰۲ب - ۴۰۴

(۲۱) مشاہدات از میر سید احمد گیسو دراز کالپوی ۴۰۷ب - ۴۲۲ب

(۲۲) مکتوبات پیر محمد لکھنوی ۴۲۴ب ۴۳۱

Marfat.com

(۲۳) شرح فارسی فصوص از محب اللہ الہ آبادی ۴۰۶ ب - ۴۶۲
(۲۴) مخزن السالکین و مقصد العارفین از شاہ برہان الدین بیجاپوری مکمل متن ۴۶۳-۴۷۳
(۲۵) خزانہ جلالی از مخدوم جہانیاں بخاری ۵۰۱ ب
(۲۶) رسالۃ المطلوب فی عشق المحبوب از سید امیر ماہ بن نظام الدین ۵۰۴-۵۰۵
(۲۷) مکتوبات سید علم الدین پلائین ۵۰۶ ب - ۵۰۸
(۲۸) تفسیر رحمانی از علی پیر گجراتی ۵۴۵
(۲۹) تفسیر انوار الاسرار (عربی) و عین المعانی در شرح اسماء الحسنیٰ از عیسیٰ سندھی ۵۵۴
(۳۰) ثمرات الحیات یعنی ملفوظات برہان الدین برہانپوری جامع عاقل خان رازی ۵۶۶-۵۶۸
(۳۱) البرہان فی تحریم الدخان از حسین مفتی سرہندی ۶۰۴-۶۰۵
(۳۲) رسالہ در فضیلت انبیاء و اولیاء بر کعبہ (عربی) در رد شیخ آدم بنوری از احمد فشاشی مکمل متن ۶۰۶-۶۴۶
(۳۳) مکتوبات محمد حسن بن حسن طاہر م ۹۲۴ھ) ۳۰۳-۳۰۴
(۳۴) رسالہ شاہ عالم گجراتی ۵۰۸ ب ۵۱۳ ب
(۳۵) مکتوب شیخ عبدالحق محدث دہلوی بنام حضرت مجدد الف ثانی (اعتراضات بر حضرت مجدد)

معارج الولایت بہ حیثیت ماخذ

عبدی کا معاصر کوئی ایسا تذکرہ منظر عام پر نہیں آیا۔ جس نے اس کی تصانیف سے استفادہ کیا ہو یا عبدی کی درج کردہ روایات کی تائید یا تردید کی ہو۔ چہار باغ پنجاب مصنفہ گنیش داس وڈیرہ کے قلمی نسخہ کتب خانہ دانشگاہ پنجاب لاہور کے حاشیہ پر در ضمن ترجمۂ شاہ دولہ دریائی گجراتی، کسی نے شاہ دولہ کے حالات معارج الولایت کے حوالے سے نقل کیے ہیں۔ متن کتاب سے معارج کے حوالے کا کوئی تعلق نہیں۔ متاخر تذکرہ نویسوں میں سے مفتی غلام سرور لاہوری نے اپنی تصانیف میں بالخصوص خزینۃ الاصفیاء میں معارج الولایت کے کثرت سے حوالے دیئے ہیں۔ معارج اور خزینہ کے بعض مقامات کے موازنہ سے معلوم ہوتا ہے کہ خزینۃ الاصفیاء

Marfat.com

کے مصنف نے معارج کا خلاصہ کیا ہے۔ بالخصوص مشائخ قصور کے حالات معارج اور اخبار الاولیاء سے منقول ہیں۔ مشائخ کے حالات تو مفتی صاحب نے معارج الولایت سے نقل کر لیے لیکن ان کے سنین وفات خدا معلوم کہاں سے نقل کئے ہیں حالانکہ معارج میں تو ان سنین کا نشان تک نہیں ہے یا مفتی صاحب مرحوم کے پیش نظر معارج کا جو خطی نسخہ تھا اس میں یہ سنین کسی کاتب نے لکھ دیئے ہوں گے۔

بعض مقامات پر مفتی صاحب نے معارج الولایت کے حوالے محض یادداشت پر بھروسہ کرتے ہوئے دیئے ہیں۔ مثلاً حیات المیر یعنی شاہ لطیف بری کے حالات کے باب میں معارج کا حوالہ دیا ہے۔ حالانکہ معارج میں ان کا ترجمہ سرے سے موجود ہی نہیں ہے۔

شیخ بہلول دریائی اور شاہ لطیف مرشدانِ شاہ حسین لاہوری سے متعلق مفتی صاحب نے لکھا ہے:

"صاحب معارج الولایت شیخ بہلول و شاہ لطیف را از مشائخ سہروردیہ شمار نمودہ است"[۲۶]

لیکن معارج کے پیش نظر خطی نسخوں سے اس کی تصدیق نہیں ہو سکی۔ بلکہ معارج میں تو ان بزرگوں کا ذکر تک نہیں ہے۔

معارج الولایت پنجاب کی علمی اور روحانی تاریخ کا ایک بنیادی ماخذ ہے۔

معارج الولایت کے نقائص

یہ کتاب قدیم تذکرہ نویسی کے روش پر لکھی گئی ہے۔ غیر مستند اور سماعی باتیں بغیر نقد و تبصرہ کے نقل کر دی گئی ہیں۔ مشائخ چشت کے غیر مستند اور منسوب ملفوظات[۲۷]

۲۶ھ مفتی غلام سرور لاہوری: خزینۃ الاصفیاء جلد اول ص ۱۳۱

۲۷ھ خواجگان چشت کے اکثر ملفوظات کی اصلیت مشکوک ہے بعض محض منسوب ہیں اس سلسلے میں (باقی صنا پر)

Marfat.com

کے اقتباسات بغیر تردد و تامل لیے گئے ہیں۔ اس کتاب میں منقولہ متون کی فہرست اس سے قبل درج کی جا چکی ہے ان متون کی نقل و تلخیص کرتے وقت یہ لحاظ نہیں

(بقیہ صفحہ ۹۹) کئی محققین نے اپنی تحقیقات سے انہیں محض منسوب ثابت کیا ہے۔ لیکن اس باب میں حضرت سید محمد گیسو دراز رح (المتوفی ۸۲۵ھ) کا ارشاد خصوصیت سے قابل توجہ ہے آپ فرماتے ہیں کہ "حضرت نظام الدین اولیاء کے ملفوظات میں فقط امیر حسن شاعر کا جمع کردہ مجموعہ ملفوظات "فوائد الفواد" معتبر ہے۔ باقی تمام مجموعے بادر ہوا ہیں۔ خواجہ نصیر الدین محمود چراغ دہلی کے ملفوظات کا مجموعہ خیر المجالس مرتبہ حمید قلندر کو مولانا کمال الدین نے حضرت چراغ دہلی کی خدمت میں پیش کیا تو آپ نے فرمایا کہ ہم نے کچھ اور کہا تھا۔ لیکن مولانا حمید الدین نے کچھ اور ہی لکھ دیا ہے"

خواجہ گیسو دراز رح جوامع الکلم (ملفوظات خواجہ گیسو دراز رح جامع سید محمد اکبر ابن صاحب ملفوظات) میں فرماتے ہیں:

"ملفوظات شیخ نظام الدین کہ امیر حسن شاعر جمع کردہ است آن معتبر است و ملفوظہای دیگر کہ از آن شیخ نبشتہ اند ہمہ باد ہوا ستا و ملفوظی از ان شیخ فرید الدین دراجودھن دیدم کہ آن را نسبت بمولانا بدر الدین اسحاق می کند سر بسر ہمہ افترا ست میگویند جمع کردہ مولانا بدر الدین اسحاق نیست و فرمودند مولانا محمد نام یارے بود از آن خواجہ چند گاہی امامت پیش خواجہ میکرد و چیزی تعلم داشت ملفوظی از آن خواجہ ما جمع کردہ بود در آن چہ شیخ جانب ٹھٹھہ رفتہ میان یاران خواجہ مشہور شد موازنہ جلدی بزرگی شدہ بود چون از ٹھٹھہ باز آمد آن نسخہ پیش شیخ بردند دید مولانا زین الدین را طلبید گفت تغار بیار، با آب پر کن و این را پارہ کن، بشو، پیش خود بشو یا بند و ملفوظی کہ حمید قلندر جمع کردہ است۔ مولانا کمال الدین خواہر زادہ شیخ موازنہ دو جزی پیش شیخ برد خدمت شیخ دید گفت من چیزی دیگر گفتہ ام مولانا حمید الدین چیزی دیگر نبشتہ است" بر گرفت برون انداخت مولانا کمال الدین گفت، از خدمت شیخ نظام الدین ملفوظے یادگار ماندہ است از خواجہ ہم باشد، فرمودند: چہ کنیم فرصت نداریم کہ این را صحیح کنیم

سید محمد اکبر حسینی متوفی ۸۱۲ھ بن خواجہ گیسو دراز رح: جوامع الکلم (ملفوظات خواجہ گیسو دراز رح [ملفوظ روز چہار شنبہ دوم ماہ رمضان ۸۰۲ھ] صفحہ ۱۳۴ صفحہ ۱۳۵

Marfat.com

رکھا گیا کہ منقولہ رسالہ یا تصنیف کیا واقعی اسی بزرگ کی ہے ؟ کیوں کہ اکثر رسائل متاخرین نے متقدمین صوفیہ کے نام منسوب کر دیئے ہیں ۔

سلسلہ مجدّدیہ کو نظر انداز کرنے اور اس کے خلاف زہر اگلنے سے بھی اس کی مورخانہ حیثیت پر زد پڑتی ہے ۔ مشائخ کے سنین ولادت و وفات کا لحاظ نہیں رکھا گیا ۔ ہاں چند متقدمین شیوخ کے حالات کے تحت ان کے سنین وفات ضرور لکھے ہیں اور وہ بھی اخبار الاخیار سے منقول ہیں اور تو اور جن افغان خویشگی مشائخ قصور کا ذکر کیا ہے کسی بھی شیخ کا سال وفات نہیں لکھا ۔ اپنے دادا شیخ احمد شوریانی قصوری ، جد مادری شیخ محمد و تونڈی عرف مامی اور دیگر مشائخ قصور جن کے سنین وفات اس وقت معمولی جستجو سے دستیاب ہو سکتے تھے ۔ نظر انداز کر دیا ہے عبدی نے اخبار الاخیار کو بنیادی ماخذ کی حیثیت سے استعمال کرنے کے باوجود بھی حضرت نے شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے تذکرہ نویسی میں جس تبدل ، تجدّد ، انقلاب اور تحقیق کی طرح ڈالی تھی اسے ملحوظ نہیں رکھا ۔

جانبدارانہ پہلو

معارج الولایت کے بغور مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ عبدی نے تقریباً ہر سلسلہ سلوک کے بزرگوں کے تراجم شامل کتاب کیے ہیں لیکن اگر کسی سلسلہ کے شیوخ کے حالات نظر انداز کیے گئے ہیں تو وہ صرف سلسلۂ مجددیہ ہے ۔ ہم اس موضوع پر مفصل بحث " عبدی کی حضرات مجددیہ سے عداوت کے تحت کریں گے ۔

Marfat.com

معارج الولایت کے قلمی نسخے

(۱) ڈاکٹر مولوی محمد شفیع مرحوم نے اپنے خطی نسخۂ بہارستان کے ایک ابتدائی سادہ ورق پر لکھا ہے کہ معارج الولایت کا ایک خطی نسخہ مکتوبہ سنہ ۱۱۱۱ھ میں نے مولوی غلام رسول ساکن قلعہ میہاں سنگھ کے پوتے کے پاس دیکھا تھا۔ لکھتے ہیں۔

"اسی مصنف کی معارج الولایت فی مدارج الہدایت نقل سنہ ۱۱۱۱ھ در احوال و سیر خواجگان۔ قلعہ میہاں سنگھ میں مولوی غلام رسول کے پوتے کے پاس ہے"[28]

ذخیرہ پروفیسر سراج الدین آذر مرحوم کا قلمی نسخہ بھی سنہ ۱۱۱۱ھ کا مکتوبہ ہے ممکن ہے یہ مذکورہ بالا خطی نسخہ ہی ہو جو مرحوم آذر نے وہیں سے خریدا ہو۔ ہنوز نسخۂ قلعہ میہاں سنگھ تک مولف کی رسائی نہیں ہوئی۔

(۲) قلمی نسخہ پروفیسر سراج الدین آذر مخزونہ کتب خانہ دانش گاہ پنجاب لاہور، نمبر ۲۵H مکتوبہ ۲۵ ربیع الثانی سنہ ۱۱۱۱ھ اوراق ۶۵۵

یہ نسخہ اس وقت تک دریافت شدہ نسخوں میں قدیم ترین ہے ہم نے اپنی اس تالیف میں اسی نسخہ کے مطابق اوراق کے نمبر درج کئے ہیں

اس کی ابتداء

سپاس بے قیاس خداوندی را کہ عالم را چون بدن انسان را دران ہمچو حسن انسان یا انسان عین گردانید...... الخ

خاتمہ

خاتمہ میں ۳۰ شعر کا ایک قصیدہ ہے جو خواجگان کی مدح میں لکھا گیا ہے اس کا آخری شعر یہ ہے۔

آن خطائی رفتہ را تصحیح کن از کرم واللہ اعلم بالصواب

---

[28] مولوی محمد شفیع مرحوم: یادداشت بر زائد ورق بہارستان قلمی مخزونہ ذاتی کتب خانہ مرحوم

Marfat.com

(۳) نسخہ پروفیسر حافظ محمود خان شیرانی مرحوم و مغفور مخزونہ کتب خانہ دانش گاہ پنجاب لاہور نمبر ۶۲۸۱ ناقص الاول مخدوم عبداللہ سلطان پوری کے حالات سے آغاز ہوتا ہے۔ اوراق ۳۷۵ سطر ۱۶

یہ نسخہ کتابت کی اغلاط سے پُر ہے نسخہ مذکورہ کا نسخہ آذر سے مقابلہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ اس کی مسخ شدہ نقل ہے۔ بعض مقامات پر عبارتیں نسخہ شیرانی سے حذف کر دی گئی ہیں مثلاً ورق ۲۹ ب پر عبدی نے اپنے چند اشعار نقل کیے ہیں لیکن نسخہ شیرانی میں اس قصیدہ کا صرف پہلا شعر ہی درج ہے۔ اگرچہ نسخہ شیرانی پر سال کتابت نہیں ہے تاہم نسخہ قدیم معلوم ہوتا ہے۔

(۴) پروفیسر خلیق احمد نظامی صاحب علی گڑھ کے ذاتی کتب خانہ میں اس کا ایک نسخہ مکتوبہ ۱۲۸۸ھ ہجری موجود ہے جس کا انہوں نے اپنی تالیف تاریخ مشائخ چشت جلد چہارم، سلاطین دہلی کے مذہبی رجحانات وغیرہ میں ذکر کیا ہے۔

(۵) کرنل خواجہ عبدالرشید صاحب لاہور کے ذاتی کتب خانہ میں معارج الولایت کے صرف دو جز موجود ہیں جو مکتوبہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی بر اعتراضات حضرت مجدد الف ثانی پر مشتمل ہے مکتوب کے آخر میں مکتوب پر جو تبصرہ کیا گیا ہے وہ عبدی ہی کے الفاظ ہیں۔ یہ نسخہ بخط غلام دستگیر ۱۲۵۹ھ ہے۔ گویا یہ مکتوب بھی معارج الولایت سے منقول ہے اس لیے ڈاکٹر ایس ایم اکرام کا اسے آزاد خطی نسخہ قرار دینا درست نہیں ہے (رود کوثر ص ۳۶۵)

۷۔ اسرار مثنوی و انوار معنوی

حسن خان خویشگی اور سعید خان خویشگی کی فرمائش پر لکھی گئی۔ عرصہ دراز کے قیام اورنگ آباد کے بعد عبدی جب اپنے وطن قصور آیا تو مذکورہ امراء کے اصرار پر اسے لکھنا شروع کیا۔ اس کے دیباچہ میں عبدی اپنی سابقہ تصانیف کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے:

"سپاس کبریا آسا خداوندی را کہ مردمان را بسوی نظم و نثر منقسم ساخت...... از مصنفات و بسیاری از مولفات را تصنیف

Marfat.com

وتالیف نمودم چنانکہ شروح متعددہ دیوان خواجہ حافظ کہ موسوم بہ بحر الفراستہ و خلاصۃ البحر و جامع البحرین و شرح نزہتہ الارواح کہ مسمّٰی بہ راحت الاشباح است و مخزن الحقائق شرح کنز الدقائق (و) شرح حروف غالبات و معارج الولایت کہ در بیان احوال مشائخ ہندوستان ست و امثال آن اغلب عزیزان را در حق این احقر حسن ظن ...... چون پس از مدتی متمادی از دیار دکن بسوی موطن اصلی خود کہ قصبہ قصور است مراجعت نمودم - خلاصۂ خاندان مجد و علا و سلالۂ دودمان عزّ و اعتلا محب زمرۂ ارباب فضل و کمال و طالب جماعۃ اہل فقر و نوال مقبول درگاہ پیشگی اعنی حسن خان و سعید خان خویشگی بر تحریر شرح مثنوی مولوی معنوی بسیار باعث و مقید کردند و ما یحتاج از مواد ضروریہ حاضر آوردند ...... بنا بران تحریر شرح مثنوی مولوی معنوی کہ موسوم بہ اسرار مثنوی و انوار معنوی است ذمہ ہمت خود لازم گردانیدم۔[۲۹]"

خاتمہ میں لکھتا ہے کہ یہ فقط دفتر اول کی شرح ہے:

"این فوائد چند باستدعاء بعضی از احبا در شرح دفتر اول مثنوی مولوی معنوی در وقت مراجعت دکن بقصبۂ قصور مواطن اصلی است تحریر یافت۔[۳۰]"

اس شرح کے جتنے بھی قلمی نسخے پائے جاتے ہیں وہ صرف دفتر اول کی شرح پر مبنی ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ عبدی نے عدم فرصتی کی وجہ سے صرف دفتر

---

۲۹ عبدی: اسرار مثنوی و انوار معنوی ("مقدمہ") قلمی مکتوبہ ۱۱۰۸ھ ملوکہ مولانا سید محمد طیب شاہ ہمدانی مدظلہ قصور

۳۰ عبدی: اسرار مثنوی قلمی ورق ۲۰۵ مخزونہ پنجاب پبلک لائبریری لاہور

Marfat.com

اوّل ہی کی شرح لکھی یا باقی دفتروں کی شرح ہم تک نہیں پہنچی

ماخذ

اسرارِ مثنوی میں عبدی نے اپنی تقریبًا سولہ تصانیف کے جابجا حوالے دیئے ہیں (جن کی تفصیل اپنے مقام پر آئے گی) گویا یہ شرح خود عبدی کے حالات کا اہم ماخذ ہے۔ اس کے علاوہ حسب ذیل مستند کتب کے حوالے دیئے ہیں۔

شرح مولانا حسین خوارزمی، لطائف معنوی، شمائل الاتقیاء، شرح مخزن، فوائد عبداللہی، نورالانوار، شرح عقائد، فرہنگ شیخ محمد لاد، مناقب العارفین، بحرالعلوم، مدارالافاضل، حواشی بیضاوی، عرائس تصنیف شیخ روزبہان، شرح منہاج، شرح امانی، جامع الاصول، روضۃ الحسینی، انوار اللغات، کشف الانوار، اسرار قاسمی، روضۃ الصفاء عوارف، بحرالرائق، مرات العارفین از مسعود بک، مؤید الفضلاء، ادات الفضلاء، درۂ فاخرہ، مطالع الانوار، مجمع الانساب نصیر طوسی، مطولات، کشف الاسرار، فتاوی سراجیہ، نظامیہ، شرح امالی، قاموس، شرح النودی، انوار سہیلی، معارج النبوت، معالم التنزیل، نہایہ، شرح حکمت العین، مقصد اقصی شیخ عزیز نسفی، فتوحات و فصوص، تفسیر رحمانی، مدارک، قاضی عیاض، کشف المحجوب، تفسیر چرخی، رسالہ عشاق لوا، بحرالمعانی، تحقیقات از خواجہ محمد پارسا، انسانِ کامل از عبدالکریم جیلی، قوت القلوب، عین المعانی، شرح گلشن راز، جوامع الکلم از میر سید محمد گیسو دراز، اصطلاحاتِ کاشی، شرح ابن حجر، خلاصۃ المناقب در مناقب سید علی ہمدانی، شرح تاویلات وغیرہم۔

عبدی نے مثنوی کی شرح عمومًا تصوّف کے رنگ میں کی ہے ماخذ کی مندرجہ بالا فہرست سے بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس نے تصوّف کی کتنی کتب استعمال کی ہیں۔

Marfat.com

مستشرقین کی فروگزاشتیں

سال تصنیف

ہم نے عبدی کی اسرار مثنوی کا بالاستیعاب مطالعہ کیا ہے۔ ساری کتاب میں کہیں سال تصنیف کی صراحت نہیں کی گئی۔ عبدی نے اپنی تصنیف بہارستان میں جو کہ ۱۱۰۵ھ میں مکمل ہوئی، دو تین مقامات پر اسرار مثنوی کے حوالے دیئے ہیں۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ یہ شرح ۱۱۰۵ھ سے بہت پہلے تصنیف ہو چکی تھی۔ عبدی نے معارج الولایت تصنیف ۱۰۹۶ھ میں جہاں کہیں مثنوی کے اشعار نقل کئے ہیں اپنی عادت کے مطابق ان اشعار کی تفصیل و شرح کے لئے کہیں اسرار مثنوی کا حوالہ نہیں دیا۔ جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ ۱۰۹۶ھ سے پہلے اس کا وجود نہ تھا گویا اسرار مثنوی بعد از ۱۰۹۶ھ اور ۱۱۰۰ھ کے درمیان تصنیف ہوئی۔

اسرار مثنوی کے دیباچہ اور خاتمے میں عبدی نے صراحت کی ہے کہ مدتِ مدید کے قیام دکن کے بعد قصور آیا تو اسرار مثنوی تصنیف کی۔ جیسا کہ قرائن سے بحث کی جا چکی ہے۔ کہ عبدی ۱۰۶۷ھ میں دلیر خان کا ملازم ہوا اور ۱۰۸۱ھ میں دلیر خان کے ہمراہ اورنگ آباد گیا۔ دلیر خان کی وفات ۱۰۹۴ھ تک عبدی کا قیام اورنگ آباد خود اس کی اپنی تصنیف معارج الولایت سے ثابت ہے جو ۱۰۹۶ھ میں مکمل ہوئی گویا دلیر خان کی وفات ۱۰۹۴ھ کے بعد اس نے اورنگ آباد کو خیرباد کہہ دیا "مدت متمادی" سے مراد ۱۰۸۱ھ اور ۱۰۹۶ھ (سال تکمیل معارج الولایت) تک کا زمانہ قیام دکن قیاس کیا جا سکتا ہے۔

گویا ۱۰۹۶ھ کے بعد عبدی قصور آیا تو ۱۱۰۰ھ سے قبل اسرار مثنوی تصنیف کی۔

ای ڈی راس (E. D. ROSS) اور براؤن نے اسرار مثنوی کے قلمی نسخہ انڈیا آفس لندن مکتوبہ ۹ ربیع الثانی ۱۱۳۳ھ کو مصنف کا خود نوشت نسخہ بتایا ہے لکھتے ہیں:

Marfat.com

"This is presumably an authograph and no other copy seems to be Known."[۳۱]

راس اور براؤن کی اسی مندرجہ بالا بے بنیاد قیاس آرائی کو بنیاد بنائے ہوئے مسٹر سی اے سٹوری نے لکھا ہے کہ ۱۱۳۳ھ دوم جلوس محمد شاہ میں عبدی پھر قصور میں نظر آتا ہے۔ اور اپنی زندگی کے آخری ایام میں قصور میں اپنی اسرار مثنوی تصنیف کرتا ہے۔ گویا سٹوری کے نزدیک عبدی ۱۱۳۳ھ میں بقید حیات تھا۔ سٹوری لکھتا ہے:

In 1133/1720-21, دوم جلوس محمد شاہ he was again at Qasur, evidently towards the end of a long life and there he wrote his اسرارِ مثنوی (Ross-Brown. 56)[۳۲]

مذکورہ بالا مستشرقین کی بے بنیاد قیاس آرائیوں کے بارے میں پہلی بات تو یہ ہے کہ راس اور براؤن نے نہ تو اسرار مثنوی کا ترقیمہ نقل کیا ہے اور نہ ہی ترقیمہ سے یہ صراحت کی ہے کہ عبدی ۱۱۳۳ھ تک بقید حیات تھا۔ تاہم انہوں نے دعویٰ نہیں کیا ہے۔ بلکہ اسے مصنف کی اپنی تحریر بتانے سے پیشتر "غالباً" کا لفظ بڑی وضاحت سے لکھا ہے۔

مسٹر سٹوری نے راس اور براؤن کے لفظ "غالباً" کی پروا کئے بغیر عبدی کو ۱۱۳۳ھ میں قصور میں بقید حیات اور شرح لکھنے میں مصروف دکھا کر

---

۳۱ Cat. Two Collections of persian and arabic Mss. by E. D. Ross and G. Brown. MS. No. 56. PP. 51—52. London. 1902

۳۲ Storey, Persian Literature. Vol. I. Part II PP. 1009-10.

Marfat.com

عصرِ حاضر کے سادہ لوح محققین کو غلط راہ پر ڈالا ہے۔

مذکورہ بالا مستشرقین کی قیاس آرائی کے غلط ہونے کے قرائن حسبِ ذیل ہیں

(۱) اسرارِ مثنوی کے حوالے بہارستان تصنیف ۱۱۰۵ھ میں عبدی نے دیئے ہیں جو اس امر کا قطعی ثبوت ہیں کہ یہ شرح ۱۱۰۵ھ سے پہلے تصنیف کی جا چکی تھی عبدی بہارستان میں اس شرح کا حوالہ ایک مقام پر اس طرح دیتا ہے:

"تفصیل این معنی از شرح مثنوی و ارشاد الحزبی کہ ہردو از مصنفات این ضعیف اند طلب کن[۳۳]"

ایک اور مقام پر اسے اسرار عبداللہی لکھا ہے:

تفصیل این معنی این ابیات از اسرار اللہی کہ شرح مثنوی معنوی است و از مصنفات این ضعیف است طلب کن[۳۴]

(۲) مولف احقر نے قصور میں سید محمد طیب شاہ ہمدانی مدظلہ کے کتب خانہ میں اسرار مثنوی کا نسخہ بخطِ عیسیٰ قصوری مکتوبہ ۱۴ جمادی الاولیٰ ۱۱۰۰ھ دیکھا تھا۔ اگر یہ ۱۱۳۳ھ کی تصنیف ہوتی تو ۱۱۰۰ھ میں اس کے کتابت ہونے کا کیا مطلب ہے؟ یہ بھی اس کا بیّن ثبوت ہے کہ یہ شرح ۱۱۰۰ھ سے پہلے تصنیف ہوئی۔

(۳) پنجاب پبلک لائبریری لاہور میں اسرار مثنوی کا ایک خوشخط قلمی نسخہ موجود ہے۔ جس کا سال کتابت ۲۷ شعبان ۱۱۱۹ھ ہے جو اس کے ۱۱۳۳ھ میں تصنیف ہونے کی نفی کر رہا ہے۔

سٹوری کے منقولہ بالا اقتباس پر اعتماد کرتے ہوئے مارشل اور دیگر محققین یورپ اور اکثر مورخین پاک و ہند نے ۱۱۳۳ھ میں عبدی کو بقیدِ حیات لکھ دیا ہے۔ جن کی یہاں فہرست نقل کرنا باعث طوالت ہوگا۔

۳۳ھ عبدی: بہارستان ورق ۴۔ الف ب قلمی نسخہ مملوکہ مولوی محمد شفیع مرحوم لاہور

۳۴ھ ایضاً ورق ۷۲ ب

Marfat.com

درج بالا بحث کا نتیجہ یہ ہے کہ اسرار مثنوی بعد از ۱۰۹۶ھ اور ۱۱۰۰ھ کے درمیان تصنیف ہوئی۔

نسخ خطی۔

اسرار مثنوی کے اب تک مولف کو صرف چار خطی نسخوں کا علم ہو سکا ہے۔ جو فقط دفتر اوّل کی شرح ہیں۔

(۱) شخصی کتب خانہ سید محمد طیب شاہ ہمدانی مدظلہ خلف سید مبارک علی شاہ مرحوم (ساکن کوٹ مراد خاں قصور) بخطِ عیسیٰ قصوری مکتوبہ ۱۴ جمادی الاول ۱۱۰۷ھ

(۲) پنجاب پبلک لائبریری لاہور مکتوبہ ۲۷ شعبان ۱۱۱۹ھ کاتب کا نام کسی نے مٹا دیا ہے۔ اوراق ۳۰۵ سطر ۱۷ ورق اوّل اور ۵ اکے بعد ایک یا دو ورق غائب ہیں {نمبر ش ۵۲، ۸۱۱ مث۔ معین}

(۳) انڈیا آفس لندن مکتوبہ ۹ ربیع الثانی ۱۱۳۳ھ (ROSS-BROWN 56)

(۴) کتب خانہ اسلامیہ کالج پشاور پاکستان۔

۸۔ تحقیق المحققین فی تدقیق المدققین

اس کتاب میں فقہ اور تصوف کے بعض اہم اور متنازعہ فیہ امور پر بحث کی گئی ہے۔ اس کے حسب ذیل ۴۴ باب ہیں۔

۱ معنی ایمان
۲ تفاوت درجات ایمان
۳ کنہ ذات و صفات
۴ ایضاً
۵ عینیت و غیونت
۶ اسم اعظم و اسم ذات
۷ مظاہر اسماء و مظہر جامع

Marfat.com

۸ اتصاف و مظاہر بصفات اللہ
۹ وجود و معنی آن
۱۰ مراتب وجود
۱۱ قرب
۱۲ اعتقاد
۱۳ توحید
۱۴ صراط مستقیم
۱۵ اتحاد و اتصال
۱۶ معرفت
۱۷ فنا
۱۸ جمع و تفرقہ
۱۹ تجلی و استتار
۲۰ شہود
۲۱ رؤیت خدا
۲۲ نور و مراتب آن
۲۳ مکان و زمان
۲۴ عقل و حسن (بلا عنوان)
۲۵ حال عباد
۲۶ ذکر
۲۷ مراقبہ
۲۸ روح
۲۹ محبّتِ خداوند
۳۰ شوق و اشتیاق

Marfat.com

۳۱ تصوّف

۳۲ شطحیات مشائخ

۳۳ احوال منصور حلاج

۳۴ اصطلاحات

ابتداء

حمد متواتر و ثنای متکاثر حضرت خداوندی را....... الخ

اس کا ایک قلمی نسخہ کتب خانہ ایشیاٹک سوسائٹی بنگال نمبر ۱۲۹۴ میں موجود ہے۔ سال کتابت قیاساً بارہویں صدی ہجری ہے۔

عبدی نے اپنی تصنیف بہارستان (۱۰۵۰ھ) میں اس کا حوالہ دیا ہے۔ اس سے مترشح ہوتا ہے کہ تحقیق المحققین ۱۰۵۰ھ (سال تصنیف بہارستان) سے پہلے تصنیف ہو چکی تھی۔ ایک جگہ اس طرح حوالہ دیتا ہے۔

"اگر تفصیل معنی توحید خواہی .... تحقیق المحققین کہ از مولفات این ضعیف است طلب کن"[۳۵]

ایوانوف (IVANOW) نہ تو مصنف کا زمانہ حیات معین کر سکا ہے۔ اور نہ ہی کتاب کا مکمل تعارف دیا ہے۔ اسی طرح اخبار الاولیاء خطی نسخہ مذکور نمبر ۲۷۳ کا سال تصنیف بھی معلوم نہیں کر سکا اور قیاس آرائی کرتے ہوئے لکھتا ہے[۳۶] کہ مصنف بارہویں صدی ہجری کے اختتام یا تیرھویں صدی ہجری کے آغاز تک بقید حیات تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ ایوانوف کی قیاس آرائی بے بنیاد ہے۔ ۱۰۵۰ھ سے قبل تحقیق المحققین تالیف ہو چکی تھی۔

---

۳۵ عبدی: بہارستان قلمی ورق ۱۱۸ ب

۳۶ ایوانوف: کیٹیلاگ مخطوطات فارسی ایشیاٹک سوسائٹی بنگال نمبر ۲۷۳

Marfat.com

۹۔ فوائد العاشقین

ایوانوف کے قول کے مطابق عبدی نے شیخ رکن الدین علاء الدولہ سمنانی[۳۷] کے رسائل کی تقلید میں یہ کتاب تصنیف کی ہے۔ بلکہ یہ رسائل اس کتاب کا بنیادی ماخذ ہیں۔ ایوانوف نے کسی خاص رسالے کا ذکر نہیں کیا۔ فوائد العاشقین کے ۱۲ باب ہیں۔

۱ عشق

۲ قرب

۳ طہارت

۴ حجت عقل

۵ الوان انوار

۶ نور شیطان و نور وضو

۷ اسرار وضو

۸ رفع حجبات

۹ سیر دل و عجائب

۱۰ معنی نفس و دل

۱۱ تجلی

۱۲ اسرارِ کلمہ کن

---

۳۷ برائے شرح حال شیخ رکن الدین علاء الدولہ سمنانی م ۷۳۶ھ رجوع کنید بہ (۱) لطائفِ اشرفی جامع نظام غریب یمنی مطبوعہ وغیرہ فہرس دار الکتب وزارۃ الثقافہ قاہرہ جلد اول ص۲۶۹ میں شیخ علاء الدولہ سمنانی کا ایک رسالہ بنام بیان الاحسان لاہل العرفان" خود شیخ سمنانی کے ہاتھ کا لکھا ہوا قلمی موجود ہے۔ سال تصنیف و کتابت ۱۹ رمضان ۷۱۳ھ۔

Marfat.com

۱۳ عجائب ملک وحکومت

۱۴ تغیر وقائع سالکان

۱۵ شرائط خلوت

۱۶ محاسبہ

۱۷ طور کہ فوق عقل است

۱۸ سیر سلوک

۱۹ احاطہ

۲۰ روح

۲۱ دل وحسن

۲۲ اسم اعظم

۲۳ صوفیان

۲۴ متفرقات

آغاز

الحمد للہ...... اما بعد پس میگوید بندۂ ضعیف ...... الخ

فوائد العاشقین کا ایک قلمی نسخہ ایشیاٹک سوسائٹی آف بنگال (کلکتہ) نمبر (۱۱) ۱۲۹۴ میں موجود ہے[۵۳]

۱۰- بہارستان شرح گلستان ۱۱۰۵ھ

عالم رؤیا میں عبدی نے شیخ محمد رشید جونپوری رح کو دیکھا۔ انہوں نے عبدی سے گلستان کی شرح لکھنے کی فرمائش کی۔ خود تصریح کرتا ہے۔

ناگاہ شبی در واقعہ قطب الاقطاب فرد الاحباب شمس الحق والدین

---

[۵۳] ایوانوف: کیٹلاگ مخطوطات فارسی ایشیاٹک سوسائٹی بنگال نمبر ۱۲۹۴

Marfat.com

محمد رشید جونپوری قدس سرہٗ در واقعہ دیدم کہ میفرمودند چہ خوش بودی
اگر بر گلستان شرحی تحریر نمودندی بنائً علی ہذا خواستم کہ امر ہادی مطلق
و مرشد برحق را اطاعت نمایم بر کتاب مذکور شرحی محرر سازم[۳۹]

عبدی نے یہ شرح ۱۱۰۴ھ میں لکھنی شروع کی اور تقریباً ایک سال میں تمام ہوئی۔ سالِ تکمیل خاتمہ میں ۱۱۰۵ھ لکھا ہے اور وضاحت کی ہے کہ دو تین ماہ میں مکمل ہوگی۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس کی تکمیل میں سات آٹھ ماہ صرف ہوئے۔ ۱۱۰۴ھ میں گلستان کے مقدمہ کی شرح لکھی خود کہتا ہے۔

چنانکہ درین وقت کہ مارا تحریر شرح او بہارستان وقت خوش
است از ہجرت نبویؐ یکہزار و یکصد و چہار سال است[۴۰]

شرح ہذا کے خاتمے میں لکھتا ہے۔

"چون کتاب گلستان مملو از لغات غریب و احتمالات عجیب بود و از
زمان تصنیف تا این وقت ہیچکس تحقیق او نگفتند کہ تدقیق او نگردید
و از دست ملّایان ناقص و فارسی خوانان قاصر محرف شدہ باشارہ ہادی
مطلق و امر مرشدِ برحق شیخ عبدالرشید جونپوری قدس اللہ سرہ العزیز
در نیولا کہ سنہ الف مائتہ و خمس ہجری است خواستم کہ بردی شرحی
مسمیٰ بہ بہارستان شرح گلستان تحریر نمایم کہ لغات و احتمالات
اورا بیان کند و اشکال و اعضال او را عیان نماید پس بتوفیق الہی و
امداد رسالت پناہی در دو سہ ماہ از تصنیف او فارغ شدم و از
تالیف او غافل گشتم[۴۱]

---

[۳۹] عبدی: بہارستان ورق اول

[۴۰] ایضاً ورق ۳،

[۴۱] ایضاً خاتمہ کتاب

Marfat.com

کتاب کے اختتام پر شیخ فریدالدین گنج شکرؒ اور شیخ محمد رشید جونپوریؒ کی مدح میں ایک قصیدہ بھی لکھا ہے۔ جس کا ایک شعر یہ ہے ؎

عبدی بیچارہ را قطرہ زفیضش رسید ۔۔۔ قوۃ بازوی او پنجۂ شیطان شکست

اس شرح کی قابل توجہ اہمیت یہ ہے کہ عبدی نے اس میں جا بجا اپنی تقریبًا اکتیس[۳۱] تصانیف کے حوالے دیئے ہیں (جن کی تفصیل اپنے مقام پر آئے گی) گویا خود مصنف کے حالات کا یہ ایک بنیادی ماخذ ہے۔ اس کے علاوہ دیگر مستند کتابوں کے حوالے بڑی کثرت سے دیئے ہیں۔ جن میں سے چند ایک کے نام حسب ذیل ہیں:

مجمع البحار، لوائح جامی، عین المعانی، کنز اللغات، انوار اللغات، مطول شرح جامع الاصول، کشف الاسرار، بحر العلوم، مفردات، کشاف، شرح نووی، روضۃ الاحباب، شرح تاویلات، ترجمہ عوارف، لغات جہانگیری (فرہنگ جہانگیری)، مدار الافاضل، جامع الرموز، بحر الجواہر، منہاج السامعین تصنیف محمد ماہ جونپوری، رفیق العارفین یعنی ملفوظات حسام الدین مانکپوری وغیرہم۔

بہارستان کے صرف دو۲ قلمی نسخے اس وقت تک مولف کے علم میں ہیں۔

۱ نسخہ کتب خانہ مولوی ڈاکٹر محمد شفیع مرحوم لاہور نمبر ۲۱۲ بخط سید عنایت ولد حاجی سید نور محمد ساکن موضع گکرورک ۲۹ رجب ۱۱۳۲ھ اوراق ۲۳۷۔

۲ کتب خانہ سید محمد طیب شاہ ہمدانی مدظلہ مذکور قصور بخط نور احمد بن درویش محمد بن ولی محمد بن عبدالرزاق دوشنبہ ۱۲ ذی قعدہ ۱۲۲۹ھ۔

Marfat.com

۱۱۔ تحفۂ دوستان شرح بوستان (۱۱۰۶ھ)

بوستان کی شرح سے پیشتر عبدی نے ۱۱۰۵ھ میں گلستان کی شرح لکھی تھی (جس کا مفصل تعارف پیش کیا جا چکا ہے) عبدی بوستان کی شرح کے دیباچہ میں لکھتا ہے کہ اس سے پیشتر میں اپنے مرشد طریقت شیخ محمد رشید جونپوری کے حکم سے گلستان کی شرح لکھ چکا ہوں۔ اب میں اپنے بعض احباب اور مخلصین کے کہنے پر بوستان کی یہ شرح لکھ رہا ہوں۔ چنانچہ لکھتا ہے:

"درینولا بعضی از ارباب مودت و اہل صداقت التماس نمودند کہ اگر بر بوستان شیخ سعدی نیز شرحی محرر کرد و از لطف عمیم و فیض عمیم الشان غریب و عجیب نتواند بود بناءً ہذا خواستم کہ بر کتاب مذکور شرحی نویسیم کہ حل اشکال او بیان اعتضال نماید و چون تمام رسد...... بہ تحفۂ دوستان شرح بوستان موسوم نماید"[۲۴۲]

اس شرح کے خاتمہ میں گلستان کی شرح کا ذکر کرتے ہوئے بوستان کی اس شرح کا سال تکمیل ان الفاظ میں تحریر کیا ہے:

"این ضعیف از مدۃ متمادی و عہد متقاضی میخواست کہ برین ہر دو کتاب شرحی لائق و بیانی فائق تحریر نماید و لہذا قبل ازین در سنہ الف مائتہ و خمس ہجری بعنایت الٰہی و توفیق نامتناہی بر گلستان شرحی مسمٰی بہ بہارستان نوشتہ و درینولا کہ سنہ الف و مائتہ وست از تحریر شرح بوستان کہ موسوم بہ تحفۂ دوستان است فارغ شدم"[۲۴۳]

۲۴۲ھ عبدی: تحفۂ دوستان شرح بوستان قلمی دیباچہ

۲۴۳ھ عبدی: تحفۂ دوستان قلمی ورق ۱۴۸۔ ا، ب

Marfat.com

عبدی نے تحفۂ دوستان کو خواجہ نصیر الدین محمود چراغ دہلیؒ کی مدح میں اپنے ایک قصیدہ پر ختم کیا ہے۔

اس شرح کی قابل توجہ اہمیت یہ ہے کہ عبدی نے اس میں جا بجا اپنی اٹھارہ تصانیف کے حوالے دیئے ہیں (جن کی تفصیل اپنے مقام پہ آئے گی) گویا یہ شرح خود مصنف کے شرح حال کا بھی ایک بنیادی ماخذ ہے۔ اس کے علاوہ دیگر مستند مصنفین کی کتابوں کے حوالے بڑی کثرت سے دیئے ہیں۔ جن میں سے چند ایک کے نام حسب ذیل ہیں:

اوراد الفضائل۔ عین المعانی۔ تحفۃ المرسلین۔ مجمع البحار۔ شرح عبد الواسع۔ مدار الافاضل ادات الفضلاء۔ عبد اللہی۔ لوامع الاشراق۔ شرف نامہ۔ جوامع الکلم۔ بحر الجواہر۔ کشف المحجوب۔ روضۃ الاحباب۔ ملفوظات شیخ برہان الدین۔ انوار اللغات، وغیرہم

اس وقت تک مولف احقر کو تحفۂ دوستان کے فقط ایک خطی نسخہ کا علم ہے۔ اور یہ خطی نسخہ کتب خانہ مولوی باغ علی مدظلہ خلف مولوی نبی بخش حلوائی مرحوم (م ۱۹۴۴ء) لاہور میں موجود ہے[1] جس کا سال کتابت ۲۹ محرم ۱۱۳۵ھ ہے۔

اوراق ۱۲۹ سطر ۱۹ تقطیع ۸ x ۵ خط نستعلیق شکستہ آمیز ہے۔ کاتب سید عنایت ولد سید حاجی ...... بنکرئی ہے۔ اس کی کتابت قصور میں ہوئی ہے۔

---

[1] اس خطی نسخہ کی اطلاع محترم جناب مولانا عبد الحکیم شرف مدظلہ نے دی

Marfat.com

تصانیف عبدی حصہ دوم

حصہ دوم (ب) میں عبدی کی ایسی تصانیف کا ذکر کیا جا رہا ہے۔ جن کے فقط ہمیں نام معلوم ہیں۔ اور ان کے وجود کا ہمیں اس وقت تک علم نہیں ہے اپنی درج ذیل کتابوں کے حوالے خود عبدی نے جا بجا اپنی تصانیف میں دیئے ہیں بعض کتابوں کے نام سے ان کے محتویات ظاہر ہیں۔ اور بعض کی اس نے خود وضاحت کر دی ہے۔

۱۲- جامع الکلمات

یہ شیخ عبداللطیف برہانپوری متوفی ۱۰۶۶ھ کے مکتوبات بنام یارانِ قصور کا مجموعہ ہے۔ جو داؤد خان حسین زئی کی فرمائش پر مرتب کیا گیا۔

یاران قصور کی وضاحت نہیں کی گئی۔ لیکن غالب گمان یہی ہے کہ شیخ عبداللطیف برہانپوری، عبدی کے دادا شیخ احمد شوریانی قصوری کی بہت عزت و توقیر کرتے تھے۔ اور ان سے ملنے کے لئے قصور بھی آئے تھے (جیسا کہ ان کے حالات کے تحت گزر چکا ہے) اس لیے یہ مکتوبات شیخ احمد شوریانی ان کی اولاد معتقدین اور خود عبدی کے نام ہوں گے۔ اگرچہ اس کا سالِ تصنیف معلوم نہیں ہے۔ لیکن داؤد خان حسین زئی کے نام سے قبل مرحوم و مغفور لکھا ہوا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ یہ مجموعہ اس کی وفات کے بعد مرتب ہوا۔ عبدی نے وضاحت کی ہے کہ مدۃ مدید نواب دلیر خان کی ملازمت کے بعد جب میں دو تین ماہ کے لیے قصور آیا۔ تو اسے اس عرصہ میں عدم فرصت میں مرتب کیا یہ متیقن ہے۔ کہ یہ مجموعہ شیخ عبداللطیف برہانپوری کی وفات ۱۰۶۶ھ کے بعد مرتب ہوا کیوں کہ عبدی فارغ التحصیل ہو کر ۱۰۶۱ھ میں نواب دلیر خان کا ملازم ہوا اور اس نے خود وضاحت کی ہے کہ میں نواب دلیر خان کی اجازت سے دو تین ماہ

Marfat.com

اپنے وطن میں گزارنے کے لئے قصور میں آیا تو اسے مرتب کیا۔ یقیناً عبدی نے شیخ کی وفات کے بعد یعنی سنہ ۱۰۲۲ھ سے قبل قصور آکر یہ مجموعہ مرتب کیا ہوگا۔ لکھتا ہے۔

"بعد ازان از شاہ آباد از نواب صاحب (دلیر خان) رخصت گرفتہ بوطن مراجعت نمودم دو سہ ماہ در وطن گزارانده شد چون مرحوم و مغفور داؤد خان حسین زئی بجد شده که رقعه هائے شیخ عبداللطیف برہانپوری را که به بعضی عزیزان نوشته اند ترتیبی لائق دہند باوجود عدم فرصت آن رقعات را جمع ساختہ بوجہ احسن ترتیب دادم و آن تالیف را جامع الکلمات نام نہادم"[۵۱]

معارج الولایت میں لکھتا ہے کہ میں نے ان مکتوبات کو ترتیب دیا اور ان کو موضوع کے اعتبار سے ابواب میں منقسم کیا۔ لکھتا ہے:

"چون بعضی از مکاتیب بجانب بعضی از یاران قصور نوشته بود بعضی از یاران قصور مستدعی شده که آن را ترتیبی داد و رسالہ بدون ساز و این ضعیف آن را ترتیب داده و مبوب نموده چنانکه مکتوب عجیب و غریب بحصول پیوسته است"[۵۲]

بہرحال ان مکتوبات کا اخبار الاولیاء (سنہ ۱۰۲۲ھ) میں محولہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ یہ مجموعہ سنہ ۱۰۲۲ھ سے پہلے مرتب ہو چکا تھا۔

---

۵۱ عبدی: اخبار الاولیاء ورق ۱۶۸ اب ۱۶۹

۵۲ عبدی: معارج الولایت ورق ۲۴۶ ب

Marfat.com

۱۳۔ تلقین المریدین

عبدی نے اخبار الاولیاء، معارج الولایت اور اسرار مثنوی میں تلقین المریدین کے حوالے دیئے ہیں۔ اخبار اور معارج میں جہاں کہیں بھی اس کا حوالہ آیا ہے اس کے ساتھ یہ وضاحت نہیں کی گئی کہ تلقین المریدین میری تصنیف ہے لیکن اسرار مثنوی میں ایک جگہ بڑی وضاحت سے اسے اپنی تصنیف بتایا ہے حوالہ دینے سے پیشتر رومی کا یہ شعر نقل کیا ہے اور لکھا ہے کہ اس شعر کی مزید شرح کے لیے میری یہ کتاب دیکھو۔ لکھتا ہے:

پنبہ آن سر گوش سر است — تا نگردد این گران باطن گراست

...... اگر تفصیل ہر فعل خواہید تلقین المریدین را کہ از مصنفات این ضعیف است مطالعہ کنید[۵۴]

اخبار الاولیاء (۱۰۶۰ھ) میں تلقین المریدین کے حوالے سے مترشح ہوتا ہے کہ یہ ۱۰۶۰ھ سے پہلے کی تصنیف ہے۔

تلقین المریدین کے جتنے اقتباسات عبدی کی اپنی تصانیف کے ذریعہ ہم تک پہنچے ہیں ہم ان کی موجودگی میں یہ قیاس کر سکتے ہیں کہ یہ کتاب سلسلۂ چشتیہ کے فضائل، مناقب اور مشائخ خویشگیان کا ایک منظوم تذکرہ ہے۔

پیرو توعرف پیر کبار کے حالات کے باب میں لکھتا ہے۔

چنانکہ در تلقین المریدین گوید

خدمت مطلبخش بداں حالی — پیرو تو کند چہل سالی

چونکہ ہنگام نزع خواجہ رسید — پیرو تو بجای خویش گزید

خرقہ خاص بر سرش افگند — نور یکچند گشت زو صد چند

۵۴۔ عبدی: اسرار مثنوی ورق ۶۶ ب قلمی نسخہ پنجاب پبلک لائبریری لاہور

Marfat.com

چون زو تو[53] خوارق عادات   خواستہ قوم بہر مکشوفات
دو کبوتر موافق گفتار   ز آستین دو[2] شیخ شد طیار
قوم را گفت شیخ بعد ازان   چون کہ شد بر ولایتش برہان
جنس این طیر را ضرر ندہید   گر مریدان خاص و آل نبید
ادب طیر نزد خویشگیان   چون اداب حمام روضہ دان
این یکے خوارق از ہزار بود   خوارقش را کجا شمار بود[54]

شیخ پنجو پشاوری متوفی ۹۴۳ھ کے حالات کے باب میں لکھنا ہے۔

گر نظر را نہی بہ پیشانی   نام او را نصیبر گردانی
...... بہ بینی نہی محمود است   این روایت ز خواجہ مودود است
یافتہ ہر دو[2] نزد خواجہ بزرگ   از ہمہ شغلہای رتبہ سترگ
بلک فرمود بعد درک دواج   روح ما را ازین دو شد معراج[55]

ایک اور مقام پر اخبار الاولیاء میں لکھا ہے:

در تلقین المریدین گوید۔

ذکر طوطی ہند شام و سحر   قطب عالم فرید گنج شکر
نام آن قطب فرد جانوران   حرز جان و امان آدمیان[56]

اخوند درویزہ کے ترجمہ کے ضمن میں سلسلہ چشتیہ کے متعلق لکھا ہے:

در تلقین المریدین گوید

سلسلہ چشت مذہب نعمان   دو سلاسل مذاہب آمد جان
بلک جان نازک دو سیع بود   آسمان در زمین رفیع بود
بلک این سلسلہ ز نعمان است   بود ادہم مرید ایشان است[57]

---

۵۴ عبدی: معارج الولایت ورق ۱۴۵-۱، ب   ۵۵ ایضاً ورق ۴۷۶ ب
۵۶ عبدی: اخبار الاولیاء ورق ۱۱۹   ۵۷ ایضاً ورق ۱۹۷

Marfat.com

اس کے علاوہ بھی اخبار الاولیاء میں تلقین المریدین کے اقتباسات درج ہیں[۵۸]

۱۴۔ تلقین الطالبین

بہارستان (مصنفہ بسال ۱۱۰۵ھ) میں مندرج واقعہ حضرت یونس علیہ السلام کے سلسلہ میں عبدی نے اپنی تصانیف اوراد النبی اور تلقین الطالبین کے حوالے اس طرح دیئے ہیں۔

"اگر تفصیل این معنی خواہی اوراد النبی و تلقین الطالبین را کہ ہر دو از مولفات این ضعیف اند طلب کن"[۵۹]

قیاس یہی ہے کہ تلقین الطالبین میں عبدی نے ایک طالب صدق و یقین کے لئے روزمرہ کے معمولات وغیرہ جمع کئے ہوں گے۔ بہارستان میں تلقین الطالبین کے حوالہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ یہ کتاب ۱۱۰۵ھ سے قبل تصنیف ہو چکی تھی۔

۱۵۔ اوراد السادات

عبدی اپنی ابتدائی زندگی میں ہی ورد و ظائف اور دیگر ادعیہ پڑھنے کا عادی تھا[۶۰] جس بزرگ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس سے چند اوراد کی اجازت ضرور حاصل کی (تفصیل شیوخ عبدی کے تحت گزر چکی ہے) عبدی نے اپنی جن تصانیف کے حوالے دیئے ہیں۔ ان میں تقریباً پانچ کتابیں اوراد و ظائف پر مشتمل ہیں۔

ذکر نفی و اثبات اور ذکر اسم ذات وغیرہ کے سلسلہ میں بہارستان میں عبدی نے اوراد السادات کا حوالہ دیا ہے[۶۱] جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ ۱۱۰۵ھ سے پہلے لکھی جا چکی تھی۔

---

۵۸ ایضاً ورق ۱۹۸ اب ۱۹۹ — ۵۹ عبدی: بہارستان ورق ۲۳۲

۶۰ عبدی: اخبار الاولیاء ورق ۱۶۱ اب — ۶۱ عبدی: بہارستان ورق ۱۱۸

Marfat.com

اسرار مثنوی میں رومی کے ذیل کے شعر کے تحت اس کا حوالہ اس طرح آیا ہے

پنبہ اندر گوش حس دون کنید بند حس از چشم خود بیرون کنید

"اگر تفصیل آن خواہی اوراد السادات را کہ از مولفات این ضعیف است طلب کن"[۱۱۳]

چونکہ اوراد السادات اسرار مثنوی میں محولہ ہے اس لیے اوراد کا یہ مجموعہ ۱۱۴۰ھ (سال تصنیف اسرار مثنوی) سے قبل مرتب ہوا۔

۱۶- اوراد النبیؐ

جیسا کہ نام سے ظاہر ہے اوراد کی کتاب ہے۔ تلقین الطالبین اور اس کا حوالہ بہارستان میں یکجا آیا ہے[۱۱۴] اقتباس حوالہ تلقین الطالبین کے تحت نقل کیا جا چکا ہے۔ اوراد النبی کے بہارستان میں محولہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ یہ ۱۱۰۵ھ سے پہلے مرتب ہو چکی تھی۔

۱۷- مقصود السالکین

ذکر نفی و اثبات و ذکر اسم ذات و ذکر اسماء الحسنیٰ کی مزید تفصیل کے سلسلہ میں عبدی نے بہارستان میں اس کا حوالہ دیا ہے[۱۱۵]۔ جس سے ہم یہ تعین کر سکتے ہیں کہ یہ بھی ۱۱۰۵ھ سے پہلے کی تالیف ہے

---

۱۱۳ عبدی: اسرار مثنوی ورق ۶۶ ۱۱۴ عبدی: بہارستان ورق ۲۳۲ ب

۱۱۵ ایضاً ورق ۱۱۸

Marfat.com

۱۸- حصول الوصول

عبدی نے معارج، اسرار مثنوی اور بہارستان میں اس کے حوالے دیئے ہیں معارج الولایت میں عبدی نے شیخ جنید موہانی[۱۵۵] متوفی ۹۴۰ھ کا سماع کے متعلق ایک قول نقل کیا ہے۔ کہ بعض اذکار کا حصول سماع کے بغیر ممکن نہیں اور اس قول کی مزید توجیہہ کے لئے اپنی کتاب حصول الوصول کا حوالہ دیا ہے۔ لکھتا ہے:

"(شیخ جنید موہانی) در سماع غلو تمام داشتی و فرمودی کہ بعضی از اقسام ذکر اند کہ آنہا بغیر از سماع حاصل نتوان کرد و آن ذکر بدلائی است و جز آن چنانکہ شرح آن در حصول الوصول کہ از مولفات این ضعیف است مسطور است[۱۵۶]"

بہارستان میں ذکر نفی و اثبات، ذکر اسم ذات و ذکر اسماء حسنیٰ کی شرح کے سلسلہ میں حصول الوصول کا حوالہ بھی دیا ہے[۱۵۷]۔ عبدی نے اسرار مثنوی میں بھی اس کا حوالہ دیا ہے[۱۵۸]

---

[۱۵۵] برائے شرح حال شیخ جنید موہانی رجوع کنید بہ

(۱) کمال محمد سنبھلی م بعد ۱۰۷۴ھ: اسراریہ بحوالہ نزہۃ الخواطر ۵/۱۱۸

(۲) اشرف وجیہہ الدین: بحر زخار (۳) عبدی: معارج الولایت میں ہے۔

"و (شیخ جنید) را تصانیف بسیار است و از ان جملہ کتابی است منظوم بر طبق نام کہ او را شرح تیز خود نوشتہ بغایت صدو مستحسن است وحاوی اکثر مسائل فقہ است"

(معارج ورق ۲۶۳ ب) (۴) غلام سرور لاہوری مفتی: خزینۃ الاصفیاء ۱/۴۸۱

(مفتی صاحب نے سال وفات بغیر کسی حوالے کے ۸۸۰ھ لکھا ہے ہم نے ان کے معاصر ماخذ اسراریہ کو ترجیح دی ہے)

[۱۵۶] عبدی: معارج الولایت ورق ۲۶۴ ب [۱۵۷] عبدی: بہارستان ورق ۱۱۸ [۱۵۸] عبدی: اسرار مثنوی ورق ۶۶

Marfat.com

حصول الوصول کے جن سیاق و سباق کے ساتھ عبدی نے حوالے دیئے ہیں۔ ہم ان کی موجودگی میں کہہ سکتے ہیں کہ یہ کتاب ورد و وظائف، اذکار و اشغال اور سماع کے مسائل پر لکھی گئی۔

معارج الولایت میں حصول الوصول کے محولہ ہونے سے ظاہر ہے کہ یہ کتاب ۱۰۹۶ھ (سالِ تکمیل معارج) سے پہلے تصنیف ہو چکی تھی۔

۱۹۔ جامع الحقائق

عبدی نے اپنی تصانیف شرح کلمات وافیات (شرح مخزن الاسلام)، اسرارِ مثنوی اور بہارستان میں جامع الحقائق کے حوالے دیئے ہیں۔ اگرچہ عبدی کی شرح کلماتِ وافیات کے وجود کا ہمیں ہنوز علم نہیں ہوسکا۔ لیکن معارج الولایت میں عبدی نے اخوند درویزہ کے حالات کے باب میں شرح کلمات وافیات کے چند اقتباسات نقل کئے ہیں۔ جن میں جامع الحقائق کا حوالہ بھی آیا ہے[۱۹] شاید اختصار کے پیشِ نظر جامع الحقائق کے ساتھ اسے اپنی تصنیف نہیں لکھا۔ تاہم اپنی دیگر دو کتابوں اسرارِ مثنوی اور بہارستان میں اس نے بڑی وضاحت سے اسے اپنی تصنیف لکھا ہے۔

"ملک الموت منتظر شود اینقید بروی ورقی از شجرہ کہ در تحت عرش است کہ بروی اسم آن شخص مکتوب است پس دران زمان روح اورا قبض کند و تفصیل این مقدمہ از جامع الحقائق کہ از مولفات این ضعیف است طلب کن[۲۰]،،

اسرار مثنوی میں مولانا رومی کے اس شعر کی شرح کرتے ہوئے اس کا حوالہ اس طرح دیتا ہے۔

لیک بہر آنکہ روز آیند باز ۔۔۔ بر نہد بر پارشان بند دراز

---

[۱۹] عبدی: معارج الولایت ورق ۳۰۱

[۲۰] عبدی: بہارستان ورق ۲۲۶

Marfat.com

یعنی لیکن براءنکه ارواح در روز باز آیند و در آنجا نمانند بر پائے ایشان بند در از نہند و آن چنانکه در اخبار است ریسمان است کہ یک او بارواح متعلق بود و سراو با تن چنانکہ رشتہ در پاء جانوری کنند و بگذارند و اگر روح را با تن ریسمان مقید نکنند ہرگز بسوی بدن عدد نماید و در زمان موت او ان ریسمان را قطع کنند بنا بران باز نیاید و تحقیق این مقدمات ابن ضعیف کہ موسوم بجامع الحقائق است طلب کن اللہ"

عبدی نے جامع الحقائق کے اپنی تصانیف میں جن سیاق و سباق کے ساتھ حوالے دیئے ہیں۔ ہم ان کی روشنی میں کہہ سکتے ہیں کہ یہ کتاب احوالِ الاخرۃ وغیرہ کے مسائل پر مشتمل ہوگی۔

جیسا کہ وضاحت کی جا چکی ہے کہ عبدی نے جامع الحقائق کا شرح کلماتِ وافیات میں حوالہ دیا ہے۔ اور پھر اس شرح کی اس نے معارج میں تلخیص بھی درج کی ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ یہ شرح ۱۰۹۶ھ (سالِ تکمیلِ معارج) سے بہت پہلے تخمیناً ۱۰۸۲ھ میں تالیف ہو چکی تھی۔

۲۰- فوائد الطالبین

فوائد الطالبین کا حوالہ عبدی نے صرف بہارستان میں دیا ہے[۵۲۲] کتاب کا موضوع نام سے واضح ہے۔ بہارستان میں اس کا حوالہ اس امر کی نشاندہی کرتا ہے۔ کہ یہ کتاب ۱۱۰۵ھ سے پہلے کی تصنیف ہے۔

---

۵۲۱ عبدی: اسرار مثنوی ورق ۴۳ ب ۴۴

۵۲۲ عبدی: بہارستان ورق ۱۹۲

Marfat.com

۲۱- منظہر الوجود و منظہر الشہود

اس کتاب کے نام سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ وحدت الوجود اور وحدت الشہود کے مسائل پر ہے۔ لیکن جس سیاق و سباق کے ساتھ اس کا حوالہ عبدی نے دیا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس میں مذکورہ مسائل کے علاوہ اصطلاح ہیچ پیر اور تصرفِ اولیاء پر بھی بحث کی گئی ہے۔ عبدی اس کا حوالہ دیتے ہوئے لکھتا ہے:

"اگر تفصیل این مقدمہ (تفصیل پنج پیر و تصرفِ اولیاء) خواہی رسالہ منظہر الوجود و منظہر الشہود کہ از مولفاتِ این ضعیف است طلب کن[۲۳]"

مرحوم مولوی ڈاکٹر محمد شفیع نے اپنے قلمی نسخہ بہارستان کے ایک زائد ورق پر انہیں دو مختلف رسائل شمار کیا ہے۔ لیکن مولف احقر کے نزدیک یہ ایک ہی رسالہ ہے۔

عبدی نے اس رسالہ کا حوالہ بہارستان (تصنیف ۱۱۰۵ھ) میں دیا ہے۔ جس سے ظاہر ہے کہ یہ رسالہ ۱۱۰۵ھ سے پہلے لکھا گیا۔

۲۳- عبدی: بہارستان ورق ۵۹ ب (متن میں مولفات کی بجائے مولفان کتابت کی غلطی ہے۔

Marfat.com

۲۲- محرقاۃ الرفضۃ

نواب دلیرخان کی فرمائش پر عبدی نے یہ کتاب تالیف کی۔ اخبار الاولیاء میں اس کے متعلق لکھتا ہے۔

"چون نواب (دلیرخان) را از صحبتہ رفضۂ ملعونہ خار شبہہ در خاطر خلیدن گرفت و بجہتہ تحریر رسوخ اعتقاد اہل سنت و جماعت و دفع شبہات اہل ہوا و بدعت اشارتی کرد محرقات الرفضہ محرر نمودم مختصر بغایت مستحسن بوجود آمد ہر کہ دید پسندید و بعین عنایت ملحوظ گردانید"[۵۲۴]

یہ واقعہ اس وقت کا ہے۔ جب دلیرخان شاہ شجاع بن شاہ جہان کی بغاوت ناکام بنا چکا تھا۔ یہ بغاوت اکتیسویں سال جلوس شاہ جہان ۱۰۶۸ھ میں ہوئی۔ اس کے بعد دلیرخان کو آسام کی تسخیر کے لئے بھیجا گیا۔ گویا اس کی تصنیف کا زمانہ بغاوتِ شاہ شجاع اور تسخیر ممالک مذکور کے درمیان ہے۔ یعنی بعد ۱۰۶۸ھ اور پھر اخبار الاولیاء (۱۰۸۰ھ) میں اس کا ذکر موجود ہونے کا مطلب تو واضح ہے کہ "محرقاۃ الرفضہ" ۱۰۸۰ھ سے قبل تصنیف ہو چکی تھی۔

محرقاۃ الرفضہ نہ صرف دلیرخان کے مذہبی نظریات کی آئینہ دار ہے۔ بلکہ خود عبدی کے بھی احساسات، مذہبی جوش اور نظریات کی غمازی کرتی ہے۔

---

۵۲۴ عبدی: اخبار الاولیاء ورق ۱۶۴ اب (متن میں اہل ہوا کی بجائے اہل ہنود ہے جو کتابت کی غلطی ہے

Marfat.com

۲۳-محاکمات العلماء فی اختلاف الصوفیہ والفقہاء

عبدی نے بہارستان میں سعدی کے اس قول کی شرح کرتے ہوئے اس کا حوالہ اس طرح دیا ہے۔

"رہبری بدست این مطرب توبہ کردم کہ بقیہ عمر خویش کرد سماع نگردم" (سعدی) اگر تفصیل اباحتہ سماع خواہی منہاج السامعین را کہ از مصنفات شیخ محمد ماہ جونپوری است و محاکمات العلماء فی اختلاف الصوفیہ والفقہاء را کہ از مولفات این ضعیف است طلب کن[۲۵]"

عبدی نے اباحتِ سماع کے باب میں اس کا حوالہ دیا ہے جس سے مترشح ہوتا ہے کہ اس کتاب میں صوفیہ اور فقہا کے درمیان جن اختلافات کا عبدی نے اس کتاب میں ذکر کیا ہے۔ ان میں ایک باب مسئلہ اجاحت و حرمت سماع بھی ہوگا

حضرت مجددؒ نے اپنی تحریرات عالیہ میں سماع کی مخالفت فرمائی ہے۔ یقیناً حضرت شیخ مجددؒ سے متعلق اس کتاب میں بھی عبدی نے اپنے انہیں مجروح خیالات کا اظہار کیا ہوگا۔ جو وہ اپنی دوسری مذکورہ تصنیف معارج الولایت میں کر چکا ہے۔

بہارستان میں اس کے محولہ ہونے سے اس کا سال تالیف قبل ۱۱۰۵ھ واضح ہے۔

---

۲۵ عبدی: بہارستان ورق ۹ ب

Marfat.com

۲۴- راحة الاشباح فی شرح نزہتہ الارواح

نزہتہ الارواح، سید صدر الدین ملقب بہ سید حسینی[۲۶] کی معروف ترین تصنیف ہے۔ عبدی نے نزہتہ الارواح کی شرح راحة الاشباح کے نام سے لکھی ہے، جس کے چند اقتباسات اس نے معارج الولایت میں نقل کئے ہیں[۲۷]۔ اپنی شرح کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے:

"این ضعیف بر نزہتہ الارواح شرحی نوشتہ کہ مسمی بہ راحة الاشباح فی شرح نزہتہ الارواح است...... این کلمات چند بطریق اجمال نقل افتاد و اگر تفصیل خواہی، راحة الاشباح را طلب کن[۲۸]"

---

[۲۶] سید حسینی (صدر الدین) کے حالات مطبوعہ اور متعارف تذکروں میں مل جاتے ہیں معارج الولایت میں ہے:

"لقب او سید حسینی و لقب پدر نجم الدین است مرید و خلیفۂ شیخ بہاء الدین زکریا است...... پدر خویش در ملتان رسید و ملازمت حضرت شیخ را دریافتہ...... و خود بشرف ارادۂ حضرت شیخ مشرف گشتہ ۳ سال در خدمت بکسب و ریاضت مشغول گشتہ.... چون حضرت از جہت قضیہ محضر شیخ جلال الدین تبریزی بدہلی تشریف بردہ بود خدمت سید حسینی بخدمت ایشان بود و چون از دہلی بہ ملتان مراجعہ کردند از حضرت شیخ بجانب خراسان رخصت یافت و چون در شہری ہری رسید در انجا سکونت گرفت و ہمانجا مدفون گشتہ.... و او را تصانیف بسیار است چنانکہ نزہتہ الارواح و طرب المجالس و زاد المسافرین و کنز الرموز و سی نامہ و دیوان و سوالات کہ بر آن شیخ محمود شبستری گلشن راز نوشتہ از سید محمد حسینی است" (ورق ۸۰ب)

[۲۷] ایضاً معارج ۸۹-۹۰

[۲۸] ایضاً ورق ۸۹ب

Marfat.com

معارج کے علاوہ اسرار مثنوی کے دیباچہ میں بھی عبدی نے حوالہ دیا ہے معارج ہیں اس کے محولہ ہونے سے تشریح ہوتا ہے۔ کہ راحۃ الاشباح ۱۰۹۶ھ (تکمیل معارج) سے پہلے تصنیف ہو چکی تھی۔

۲۵- مبینات اشراق اللمعات-

شیخ فخرالدین عراقی کی شہرۂ آفاق تصنیف لمعات کی عبدی نے بھی مبینات اشراق اللمعات کے نام سے شرح لکھی تھی۔ عراقی کے حالات کے باب میں اپنی اس شرح کا حوالہ اس طرح دیتا ہے۔

"این ضعیف را شرحی است بر لمعات مسمّی بہ مبینات اشراق اللمعات کہ بغایت مستحسن و موزون برای طول فوائد او را درین جا نقل نکرد و اگر تحقیق لمعات خواہی مبینات را طلب کن"[29]

لمعات کی اس شرح کے معارج میں محولہ ہونے سے اس کا سال تصنیف ۱۰۹۶ھ (تکمیل معارج) سے قبل قرار دیا جا سکتا ہے۔

۲۶- شرح کلمات وافیات

حضرت اخوند درویزہ پشاوری[30] (۹۵۶-۱۰۴۸ھ) کی معروف ترین پشتو تصنیف

---

[29] عبدی: معارج الولایت، ورق ۴۸۴ ب

[30] اخوند درویزہ پشاوری کثیرالتصانیف مصنف تھے۔ معارج الولایت میں ہے "خلیفہ و مرید سید علی غواص است ...... مخزن الاسلام کتابی است کہ او را مولانا بزبان افغانی تالیف نمودہ و پسر ایشان مولانا عبدالکریم آن را باتمام رسانیدہ" (ورق ۳۷۹)

Marfat.com

مخزن الاسلام کی عبدی نے شرح کلمات وافیات کے نام سے اس کی فارسی میں شرح کی۔ معارج میں اخوند درویزہ کے حالات کے باب میں اس کا حوالہ اس طرح دیتا ہے

"این ضعیف بروی شرحی که موسوم به شرح کلمات وافیات است نوشته شرحی خوب و جید است اگر منصفی بنظر انصاف درری نظر کند اشارات اورا فهم نماید و آنچه مولانا درری شمه از تصوف گفته با شرح آن ایراد می نماید آن اینست"[۳۱]

عبدی نے اخبار الاولیاء (۱۰۸۰ھ) میں در ضمن ترجمہ اخوند درویزہ اس شرح کا ذکر نہیں کیا[۳۲]۔ بلکہ معارج الولایت میں اس کا حوالہ دیا ہے۔ جس سے مترشح ہوتا ہے کہ یہ شرح (۱۰۷۷-۱۰۹۲ھ) کے درمیان تصنیف ہوئی۔

۲۷- شرح حرف عالیات

یہ ملک محمد جائسی[۳۳] کی کتاب اکھروتی کی فارسی شرح ہے عبدی نے معارج الولایت

---

۳۱ عبدی: معارج الولایت ورق ۳۷۹ (عبدی نے اس شرح کی یہاں تلخیص بھی درج کی ہے)

۳۲ عبدی: اخبار الاولیاء ۱۱۶ ب

۳۳ ملک محمد جائسی پر اردو میں مستقل کتابیں موجود ہیں۔ معارج الولایت میں ہے:

"اورا شیخ محمد جائسی نیز گویند و لقب او محقق ہند معروف است مرید و خلیفه شیخ الهداد، مرید شیخ محمد مهدی است آنچه از کلام او مفهوم می شود همین است و بعضی گفته که مرید شیخ مبارک بودله است و از شیخ الهداد استفسار و استرشاد نموده بنا بران در کتب خویش مدح او بسیار کرده است و عقیدهٔ او عقیده مهدویه نیست و آنکه گفته مصراع

سید محمد مهدی سانچا

یعنی سید محمد ہادی و مہدی براستی نه آنکه مهدی موعود است ... الخ (ورق ۱۸۹ ب)

میں سید محمد مہدی جونپوری، ملک محمد جائسی اور شیخ دانیال کے تراجم کے تحت اور اسرار مثنوی میں اس کے حوالے دیئے ہیں۔

ملک محمد جائسی کے چند سورٹھ معارج میں نقل کرتے ہوئے لکھتا ہے:

"این چند سورٹھ درین جا باجمال معنی نقل کردہ شد و اگر تفصیل خواہی شرح حروف عالیات یعنی شرح اکھروتی را کہ از مصنفات این ضعیف است طلب کن"[34]

اسرارِ مثنوی کے دیباچہ میں بھی اس کا حوالہ دیا گیا ہے[35]۔ ایک اور مقام پر اس سورٹھ کی مزید شرح کے لئے اس کا حوالہ اسرارِ مثنوی ہی میں اس طرح دیتا ہے،

"اگر تفصیل این مقدمہ خواہی در شرح حروف عالیات در معنی این سورٹھ کہ

بجونده سمند یہہ اجرج کا سو کہون حیبہ ہراسون ہران محمد انبیہ آب نہین"[36]

اگرچہ اس شرح کا سال تصنیف معلوم نہیں ہے۔ تاہم معارج میں اس کے محولہ ہونے سے اس کا زمانہ تصنیف قبل ۱۰۹۶ھ (تکمیلِ معارج) قرار دے سکتے ہیں

۲۸۔ روائح شرح لوائح

مولانا جامی کی معروف تصنیف لوائح کی عبدی نے روائح کے نام سے شرح لکھی تھی۔ عبدی نے اسرار مثنوی میں اس کا حوالہ دیتے ہوئے لکھا ہے:

"(برائے) تحقیق این مقدمہ (بحث لفظ وجود) از روائح شرح لوائح کہ از مصنفات این ضعیف است طلب کن"[37]

روائح کا اسرار مثنوی میں محولہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ یہ شرح ۱۱۰۰ھ

---

[34] عبدی: معارج الولایت ورق ۴۱۳ تا ۴۴۴ [35] عبدی: اسرار مثنوی ورق اوّل نسخۂ قصور

[36] عبدی: اسرار مثنوی ورق ۲۱۸ قلمی نسخۂ پنجاب پبلک لائبریری لاہور

[37] ایضاً ورق ۱۸۵ ب، ۱۸۶ ا

Marfat.com

سے قبل لکھی جا چکی تھی۔

۲۹- فوائد العارفین

عبدی کے شیخ، مولانا محمد رشید جونپوری رح نے شیخ عبدالحمید کے لئے احیاء العلوم کے بعض مقامات کا عام فہم فارسی میں زاد السالکین کے نام سے ترجمہ کیا تھا۔ جس کی عبدی نے فوائد العارفین کے نام سے تلخیص کی تھی۔ معارج الولایت میں لکھتا ہے:

"آں حضرت را کتابی دیگر است مسمیٰ بہ زاد السالکین کہ ترجمہ بعضی مواضع احیاء ست برائے شیخ عبدالحمید بعبارتی سادہ تحریر فرمودہ و این ضعیف مختصری از وی بر آوردہ کہ موسوم بہ فوائد العارفین است بغایت مستحسن واقع شدہ"[۳۸]

فوائد العارفین ۱۰۸۳ھ (سال وفات شیخ محمد رشید جونپوری رح) سے قبل تصنیف ہو چکی تھی۔

۳۰- جامع البحرین شرح دیوان شیخ عبدالقادر جیلانی رح

[۳۹] بقول ڈاکٹر محمد شفیع مرحوم عبدی نے بہارستان میں اس شرح کا حوالہ دیا ہے لیکن مولف احقر نے بہارستان کا بالاستیعاب مطالعہ کیا ہے۔ اس میں اس شرح کا کا نام نظر سے نہیں گزرا ہاں جامع البحرین شرح دیوان حافظ کا عبدی نے بہارستان میں جابجا حوالہ دیا ہے۔ مولانا مرحوم نے تو بہارستان کا بغور مطالعہ فرمایا ہو گا۔ ممکن ہے کسی ایسے مقام پر اس کا حوالہ آیا ہو جہاں راقم کی نظر نہیں گئی۔ ویسے

---

۳۸ عبدی: معارج الولایت ورق ۳۴۳ ب

۳۹ ڈاکٹر محمد شفیع مرحوم: یادداشت برزہ اندورنی بہارستان مخزونہ کتب خانہ مولانا مرحوم لاہور

Marfat.com

مولانا مرحوم نے اس شرح کے نام کے بعد سوالیہ نشان جلی قلم سے ڈالا ہے۔ یا تو یہ سوالیہ نشان دیوان حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ کے محض منسوب ہونے کی طرف اشارہ کرتا ہے یا بہارستان کے مقام حوالہ کی طرف۔

۳۱۔ مخزن الحقائق شرح کنزالدقائق

فقہ کی مشہور کتاب کنزالدقائق کی عبدی نے فارسی میں شرح مخزن الحقائق کے نام سے کی تھی۔ اسرار مثنوی کے دیباچہ میں اس نے اس کا حوالہ دیا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ شرح ۱۰۸۰ھ (سال تالیف اسرار مثنوی) سے پہلے کی تصنیف ہے

۳۲۔ بحر زخار شرح ہدایہ

فقہ کی معروف کتاب ہدایہ کی عبدی نے بحر زخار کے نام سے شرح لکھی تھی۔ بہارستان میں اس شرح کا حوالہ دیتے ہوئے ایک مقام پر لکھتا ہے۔

"در بحر زخار کہ شرح ہدایہ از مصنفات این ضعیف است آوردہ کہ الوقف علی الغنی تصدق بالمنفعۃ لان الصدقۃ کما تکون علی الفقراء تکون علی الاغنیاء وان تصدق علی الغنی فجاز عندہم وخرج فی الذخیرہ بان التصدق علی الغنی نوع قربۃ دون قربۃ الفقراء انتہی"[۱]

بہارستان (۱۱۰۵ھ) میں اس کے حوالے سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ شرح بھی ۱۱۰۵ھ سے قبل لکھی جا چکی تھی۔

---

[۱] عبدی: بہارستان ورق ۱۱۰ اب، ۲۳۵ ب

Marfat.com

۳۳- تحفۂ قدریہ شرح تحفۂ بدریہ

تحفۂ بدریہ کی عبدی نے تحفۂ قدریہ کے نام سے شرح لکھی تھی۔ بہارستان میں ولی، غوث اور قطب کی اصطلاحات کی شرح کرتے ہوئے اس نے تحفۂ قدریہ کا حوالہ اس طرح دیا ہے۔

"چون قطب از دنیا نقل کند عبدالملک قطب شود و عبدالرب بجای عبدالملک رود و تا قیام قیامت این قاعدہ برین قانون مقرر باشد و اگر تفصیل این معنی خواہی تحفۂ قدریہ شرح تحفۂ بدریہ کہ از مصنفات این ضعیف است طلب کن[۱۴۱]"

۳۴- فوائدِ لالی شرح قصیدہ امالی

قصیدہ امالی عقائد کی ایک منظوم عربی کتاب ہے۔ جس کی عبدی نے فارسی میں شرح لکھی یہ معلوم نہ ہوسکا کہ یہ شرح عبدی نے نثر میں لکھی تھی یا نظم میں۔ پیغمبر اور برگزیدہ لوگوں کے قاتلین پر لعن طعن کرنے کے باب میں عبدی نے اسرار مثنوی میں اپنی اس شرح کا ذکر اس طرح کیا ہے۔

"ولم یلعن یزید بعد دہر سوی المکثار فی الاغراء غال (امالی)
و تفصیل این مسئلہ از فوائدِ لالی شرح قصیدہ امالی کہ از مصنفات این ضعیف است طلب کن باید کرد[۱۴۲]"

اسرار مثنوی میں اس شرح کے محولہ ہونے سے مترشح ہوتا ہے۔ کہ یہ شرح ۱۱۰۵ھ سے پہلے لکھی جا چکی تھی۔

---

[۱۴۱] عبدی: بہارستان ورق ۱۰ ب۔ بہارستان میں اس کے محولہ ہونے سے اس کا سال تصنیف قبل ۱۱۰۵ھ متعین ہوگا۔

[۱۴۲] عبدی: اسرار مثنوی ورق ۲۰۲ ب

Marfat.com

۳۵۔ معجز شرح موجز

عبدی نے موجز کی شرح معجز کے نام سے لکھی تھی۔ اس کا حوالہ بہارستان میں اس طرح دیتا ہے:

"۔۔۔۔چنانکہ در معجز شرح موجز است کہ از مولفات این ضعیف است[۴۳]"

یہ بھی قبل ۱۱۰۵ھ (سالِ تصنیف بہارستان) کی تالیف ہے۔

۳۶۔ شرح نوبہار

نوبہار کی شرح کا حوالہ حروف ابجد کی مزید توضیح کے سلسلہ میں بہارستان میں اس طرح دیتا ہے:

"اگر تفصیل معنی حروف و ابجد خواہی شرح نوبہار را کہ از مولفات این ضعیف است طلب کن[۴۴]"

یہ بھی قبل ۱۱۰۵ھ (سال تصنیف بہارستان) کی تالیف ہے۔

۳۷۔ اسرارِ الٰہی

۳۸۔ مزرعۃ الآخرۃ

۳۹۔ سلسلۃ الذہب

۴۰۔ منظہر العجائب

۴۱۔ منظہر الغرائب

ان پانچ تصانیف (نمبر ۳۷ تا ۴۱) کا حوالہ عبدی نے بہارستان اور اسرار مثنوی

---

۴۳ عبدی: بہارستان ورق ۷۰ اب

۴۴ ایضاً ورق ۱۶۱

Marfat.com

ہیں دیا ہے۔ ان کے حوالے عبدی نے جن سیاق و سباق کے ساتھ دیئے ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ پانچوں کتابیں عبدی نے علم کیمیا پر تصنیف کی تھیں اگرچہ ان میں دیگر علوم کے مباحث بھی شامل ہوں گے بہارستان میں اپنی ان پانچوں تصانیف کا حوالہ یکجا دیا ہے۔

"این کمالات مہارت او دردین علم بود و بعضی گویند کہ این از خوارق عادت او بود چہ در علم کیمیا بدون دادن فلذات تفسیر نمایند و اگر تفصیل این معنی خواہی اسرار الٰہی و مزرعۃ الآخرۃ و سلسلۃ الذہب و مظہر العجائب و مظہر الغرائب را کہ از مصنفات این ضعیف اند طلب کن"[۵۴]

اسرار مثنوی میں ان میں سے دو کتابیں اسرار الٰہی اور مظہر العجائب مذکور ہیں علم کیمیا اور سیمیا کی شرح کرتے ہوئے لکھتا ہے:

"بعضی گفتہ کہ کیمیا اجزاء ادویہ کہ بحسب خاصیت فلذات و کائنات مثل مس و سرب و غیر آن را طلا و نقرہ سازد سیمیا تاثرات غریبہ کہ از پرِ عقل بشری چیزی بوجود آید انتہیٰ بدانکہ کیمیا و سیمیا دو علم اند از پنج علم کہ ایشان را خمسہ مختجبہ گویند و اگر تفصیل این علوم خواہی کتاب اسرار الٰہی و کتاب مظہر العجائب کہ ہر دو از مولفات این ضعیف اند طلب کن"[۵۵]

اسرار الٰہی اور مظہر العجائب کا اسرار مثنوی میں محولہ ہونا اس امر کی نشاندہی کرتا ہے کہ یہ دونوں کتابیں قبل ۱۱۰۰ھ (تالیف اسرار مثنوی) لکھی جا چکی تھیں۔ باقی تین کتابوں کے بہارستان (۱۱۰۵ھ) میں محولہ ہونے سے ان کا سال تالیف قبل

---

۵۴ عبدی: بہارستان ورق ۷۷ ب

۵۵ عبدی: اسرار مثنوی ورق ۹۵ ب

Marfat.com

از ۱۱۵۰ھ قرار دے سکتے ہیں۔

۴۲۔ کفایت الاسرار

عبدی نے اسرار مثنوی میں اس کا حوالہ دیا ہے۔ حوالے کے سیاق و سباق سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کتاب تخلیق انسان، احوال مرض موت اور دیگر فقہی و تصوفانہ مسائل پر مشتمل ہوگی۔ اسرار مثنوی میں اس کا حوالہ اس طرح آیا ہے:

از منازل ہای جانش یاد داد — واز سفرہای روانش یاد داد

یعنی منازل ہای جان کہ قبل از دخول در بدن درانجا بود بعد از خروج از بدن دران فرود آید اورا یاد داد و از سفرہا روان کہ در حین حیوٰۃ دران سیر کند یاد داد وچون آن سفر بر ۳ نوع است اول وثانی وثالث بنا بران بلفظ جمع آورد و دور نیست کہ در مصراع اوّل مراد از سیر الی اللہ بود و در مصراع ثانی مراد از سیر فی اللہ چنانکہ تفصیل آن ہر دو در کفایت الاسرار کہ از مولفات این ضعیف است مذکور است[۱۴۹]

کفایت الاسرار کے حوالوں کا اسرار مثنوی میں موجود ہونے کا مطلب واضح ہے کہ یہ کتاب ۱۱۵۰ھ سے پہلے تالیف ہوئی۔

---

[۱۴۹] عبدی: ایضاً ورق ۱۳۸

Marfat.com

۴۳- کفایت الانوار

کفایت الانوار کا حوالہ عبدی نے بہارستان میں سعدی کے حسب ذیل قول کی شرح کرتے ہوئے اس طرح دیا ہے:

"منقول است کہ درویش را نفس امارہ (سعدی)

...... نفس را لوامہ خوانند و در اواخر چون عروق نزاع و کراہتہ بکلی از شرع و ستا حل گردد از حرکتہ منازعہ بادل کماستہ باید و در تحت جریان احکام رام گردد و کرہش برضا مبدل گردد و آن را مطمئنہ خوانند چنانکہ در کفایت الانوار کہ از مولفات این ضعیف است مذکور است"[۵۴]

کفایت الانوار بھی قبل ۱۱۰۵ھ کی تصنیف ہے۔

۴۴- مہمیز

عبدی نے بہارستان میں مہمیز کا حوالہ اس طرح دیا ہے۔

"چنانکہ در کتاب مہمیز است کہ از مولفات این ضعیف است این حدیث را از صحاح اخبار آوردہ است"[۴۹]

بہارستان (۱۱۰۵ھ) میں اس کے محولہ ہونے سے سال تصنیف قبل ۱۱۰۵ھ قرار دے سکتے ہیں۔ بہارستان کے قلمی نسخہ مولوی محمد شفیع مرحوم میں اس کا صحیح نام نہیں پڑھا جاسکا مولانا مرحوم نے اپنی یادداشت میں اس کو مہمیز لکھا ہے[۵۰]

---

۵۴ عبدی: بہارستان ورق ۱۰۲ ب ۴۹ ایضاً ورق ۹۴

۵۰ مولوی محمد شفیع مرحوم: یادداشت برزائد ورق بہارستان قلمی مملوکہ مولانا مرحوم - لاہور

Marfat.com

۴۵- ارشاد الحربی

عبدی نے بہارستان میں ارشاد الحربی کا حوالہ شرح مثنوی کے ساتھ اس طرح دیا ہے۔

"تفصیل این معنی از شرح مثنوی و ارشاد الحربی کہ ہر دو از مصنفات این ضعیف اند طلب کن[۵۵۱]"

یہ بھی ۱۰۸۰ھ سے پہلے کی تصنیف ہے۔

۴۶- ارشاد العالمین

عبدی نے اپنی اس کتاب میں ذات خداوندی سے متعلق بحث کی ہے۔ اس باب میں علماء و صوفیہ کے اقوال نقل کرنے کے بعد عبدی نے اپنی اس تصنیف کا حوالہ اس طرح دیا ہے۔

"اگر تفصیل این معنی (ذات) خواہی ارشاد العالمین را کہ از مصنفات این ضعیف است طلب کن[۵۵۲]"

عبدی نے اپنی اس کتاب کا حوالہ تحفۂ دوستان شرح بوستان (تصنیف ۱۱۰۶ھ) میں دیا ہے جس سے واضح ہوتا ہے کہ یہ ۱۱۰۶ھ سے پہلے کی تصنیف ہے۔

---

۵۵۲ عبدی: تحفۂ دوستان شرح بوستان قلمی ورق ۱۲ اب ۱۲ ب

Marfat.com

۴۷ - ہدایتہ المضلین

۴۸ - بوارق خاطفہ

عبدی نے اپنی ان دونوں تصانیف میں فضائل خلفائے راشدین رض اور ان خلفاء کرام سے متعلق جو غلط فہمیاں پیدا ہو گئی ہیں ان کا ازالہ کیا ہے۔ عبدی نے ان دونوں کا حوالہ تحفۂ دوستان میں دیا ہے[۱۴۴] جس سے مترشح ہوتا ہے۔ کہ یہ دونوں کتابیں ۱۱۰۶ھ (سال تصنیف تحفۂ دوستان) سے قبل تصنیف ہوئیں۔

۴۹ - قواعد التکسیر

۵۰ - خلاصتہ التکسیر

۵۱ - فوائد التکسیر

عبدی نے اپنی ان تینوں تصانیف کے حوالے جن سیاق و سباق کے ساتھ دیئے ہیں۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ یہ کتابیں تعویذ نویسی اس کے قواعد و ضوابط اور فوائد نتائج اور اثرات سے متعلق ہیں۔ تحفۂ دوستان میں ان کا حوالہ دیتے ہوئے لکھتا ہے

"تعویذ احسان زبانش بہ بند (سعدی) تعویذ بالفتح پناہ دادن کسے را و در عرف آیتی یا دعائی یا نقشے از رباعی و ثلاثی و مانند آن بنشتہ در نقرہ و مانند آن گیرند و در بازو یا گردن برای دفع بلا و زبان مردم نبدند و اگر تعویذ زبان بندی خواہی در قواعد التکسیر و خلاصتہ التکسیر و فوائد التکسیر کہ ہر سہ کتاب از مصنفات این ضعیف اند طلب کن[۱۴۵]"

---

[۱۴۳] ایضاً ورق ۲۷

[۱۴۴] عبدی: تحفۂ دوستان قلمی ورق ۵۱

[۱۴۵] مخطوطہ میں خلاصتہ التکثیر اور قواعد التکثیر لکھا ہوا تھا جو ہمارے نزدیک کتابت کی غلطی ہے۔

Marfat.com

ان تینوں کتابوں کے حوالے عبدی نے تحفۂ دوستان (تصنیف ۱۱۰۶ھ) میں دیئے ہیں جس سے واضح ہے کہ یہ کتابیں عبدی ۱۱۰۶ھ سے پہلے لکھ چکا تھا۔

دیوان عبدی

عبدی نے اپنی مختلف تصانیف میں اپنے اشعار کثرت سے نقل کیے ہیں۔ جن کی موجودگی میں ہم قیاس کر سکتے ہیں کہ اس نے اپنے اشعار کا کوئی مجموعہ خود مرتب کیا ہوگا۔ جس کا نہ تو اس نے اپنی تحریرات میں دیگر تصانیف کی طرح اس کا حوالہ دیا ہے اور نہ ہی اس کے وجود کا ہنوز ہمیں علم ہو سکا ہے۔ اس کی مستقل منظوم فارسی کتاب تلقین المریدین پر بحث کی جا چکی ہے۔

Marfat.com

عبدی کا سالِ وفات

افسوس ہے کہ ہنوز عبدی کا سالِ وفات کسی مطبوعہ اور متعارف کتاب میں نہیں مل سکا۔ راس اور براؤن نے عبدی کی شرحِ مثنوی مکتوبہ ۱۱۳۳ھ کو عبدی کے خود نوشتہ ہونے کا احتمال کیا ہے۔ اس قیاس آرائی کو بنیاد بنا کر سٹوری نے لکھ دیا ہے کہ عبدی ۱۱۳۳ھ میں تصوراً بقیدِ حیات تھا۔ لیکن اس شرح مثنوی کے قبل از ۱۱۰۵ھ میں تصنیف ہونے پر ہم بحث کرکے ثابت کر چکے ہیں۔ جس سے مذکورہ مستشرقین کی قیاس آرائی غلط ثابت ہو گئی ہے۔ ہمیں اس کتاب کی تالیف تک عبدی کی جس آخری تصنیف کا پتہ چل سکا ہے وہ تحفۂ دوستان ہے۔ جو ۱۱۰۶ھ میں تصنیف ہوئی۔ گویا ہماری تحقیق کے مطابق عبدی کا زمانۂ حیات ۱۰۴۳ھ تا ۱۱۰۶ھ ہے

Marfat.com

عبدی کی حضرت مجدد الف ثانی کی مخالفت

عبدی کی تصانیف کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اُسے حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ سے بڑی عداوت تھی۔ اس نے اپنی تصانیف میں حضرت شیخ مجددؒ، آپ کی اولاد اور خلفاء کے خلاف جا بجا الزام تراشی کی ہے اُسے جہاں کہیں حضرت شیخ مجددؒ یا آپ کے خلفاء کے خلاف تحریر نظر آئی ہے اُسے بغیر سوچے سمجھے عداوت کے جوش میں اپنی بلند پایہ تصانیف میں نقل کر دیا ہے۔ اس کے اس فعل سے حضرت مجددؒ کے معتقدین کے جذبات کو تو یقیناً ٹھیس پہنچی لیکن مخالفت کے نشے میں اس نے حضرت مجددؒ کے خلاف جو مواد اپنی تصانیف میں جمع کر دیا ہے اس سے کم از کم حضرت شیخ مجددؒ کی مخالفت کی نوعیت بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ اکثر مخالفین کی مخالفت محض عداوت اور ہوا پرستی پر مبنی تھی۔ آج اس زہر آلود اور خلاف حق مواد تک رسائی کا واحد ذریعہ عبدی کی ہی تصانیف ہیں۔ ورنہ یہ مواد آج تقریباً ناپید ہوتا۔

عبدی کی چند جانبدارانہ تحریریں

حضرت شیخ مجددؒ کے دیگر مخالفین کی طرح عبدی نے بھی اپنی مخالفت کا آغاز حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ کے مکتوب پر اعتراضات حضرت مجددؒ کی آڑ لے کر کیا ہے۔ یہ مکتوب عبدی نے معارج الولایت میں من وعن نقل

Marfat.com

کر دیا ہے[1] مکتوب شیخ نقل کرنے سے پیشتر مکتوب پر حسب ذیل تبصرہ کیا ہے

"چون شیخ احمد کابلی سرہندی معاصر او بود و اکثر در شطحیات خویش بشطحیات قایل شده که اکثری ازان قابلِ تاویل نیست در ردّ او کوشیده بعضی از مقدمات او را در مکتوبات خویش بعینہ ایراد نموده و استفساری از روی تعریض و تجہیل فرموده بعضی اجوبه که شیخ احمد بعینہ از وی گفته و باو رسیده آن را نقل کرده و در دفع اوکوشیدہ واز اوضاع و اطوار او که ظاہر بشرائع و در باطن متکلم بشطحیات می شد متنفر بوده چنانکه از کلام او در مکتوب مفہوم می شود[2]"

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ کو حضرت شیخ مجددؒ کے بارے میں کچھ اشکال پیش آئے اور شیخ محدثؒ کے یہ اشکال حضرت مجددؒ کے بعض کشوف سے تھے لیکن یہ اختلاف صرف علمی اختلاف کی حد تک تھا مخالفت ہرگز مقصود نہیں تھی۔ یہ ثابت ہو چکا ہے کہ کچھ عرصہ بعد حضرت شیخ محدثؒ حضرت مجددؒ کے بارے میں مطمئن ہو گئے اور اعتراضات واپس لے لیے تھے۔

شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ کے اعتراضات بر شیخ مجددؒ سے شیخ محدث کے رجوع کے اثبات کے باب میں شیخ نورالحق مشرقی ابن شیخ محدثؒ کی روایت قابل توجہ ہے۔ جو شیخ نورالحق مشرقی کے ایک معاصر مصنف شیخ فتح محمد فتح پوری چشتی صاحب مناقب العارفین کے ذریعہ ہم تک پہنچی ہے۔ مناقب العارفین ہمیں دستیاب نہیں ہو سکی۔ اس لئے مجبوراً مولانا محمد داود سے یہ روایت نقل کرنا پڑی وہ لکھتے ہیں۔

شیخ فتح محمد فتح پوری چشتی اپنی کتاب "مناقب العارفین" میں لکھتے ہیں

---

[1] شیخ کا یہ مکتوب پروفیسر خلیق احمد نظامی نے اپنی تالیف "حیات شیخ عبدالحق محدث دہلوی" صہ ۳۱۲ تا صہ ۳۴۴ میں معارج الولایت سے نقل کرکے بطور ضمیمہ شائع کر دیا ہے

[2] عبدی: معارج الولایت ورق ۵۶۹ ب

Marfat.com

کہ شیخ عبدالحق کے صاحبزادے مولانا نورالحق سے معلوم ہوا کہ شیخ صاحب نے آپ کے مکتوبات کے رد میں ایک رسالہ لکھا تھا۔ جب ان کو حسن خان کی تحریف کا واقعہ معلوم ہوا تو انہوں نے معذرت کا مکتوب لکھا[۵۳]"

اکثر نقشبندی بزرگ شیخ محدث کے رجوع کے قائل ہیں چنانچہ حضرت شاہ غلام علیؒ جنہوں نے مذکورہ مکتوب شیخ محدث کا جواب لکھا ہے بھی رجوع کے قائل ہیں رجوع کے سلسلہ میں شیخ محدث کا ایک مکتوب بنام خواجہ حسام الدین کا حوالہ دیتے ہوئے لکھتے ہیں

"در مکتوبی مرسل بحضرت مرزا حسام الدین خلیفہ حضرت خواجہ خواجگان محمد باقی رحؒ نوشتہ اند کہ غباری کہ فقیر را بخدمت حضرت شیخ احمد بود رفع شد و غشاوۂ بشریت نماند بذوق و وجدان در دل چیزی افتادہ کہ ما چنین عزیزان بدنیا یا بد بود[۵۴]"

ہمارے نزدیک حضرت شیخ عبدالحقؒ کے رجوع کرنے کی روایت من گھڑت نہیں ہے بلکہ اس کے اصح ترین ہونے کے مندرجہ بالا شواہد کے علاوہ ایک بڑی دلیل یہ بھی ہے کہ اگر شیخ محدث رجوع نہ فرماتے تو آپ کی اولاد سلسلہ مجددیہ میں کبھی بیعت نہ ہوتی چنانچہ آپ کے فرزند ارجمند مولانا نورالحق مشرقی متوفی ۱۰۷۳ھ حضرت خواجہ محمد معصومؒ کے مرید تھے[۵۵]۔ حضرت حافظ محمد محسن (دہلوی) متوفی ۱۱۴۷ھ نواسۂ حضرت شیخ محدثؒ بھی حضرت خواجہ محمد معصومؒ کے خلیفہ تھے

---

۵۳ ابوالبیان محمد داؤد پسروری: سیرت امام ربانیؒ مطبوعہ امرتسر ۱۹۲۵ء صفحہ ۱۹۸

۵۴ شاہ غلام علی دہلوی: رسائل سبعہ سیارہ صفحہ ۳ کمال الدین محمد احسان: روضۃ القیومیہ ۱/۲۱۱ - اردو ترجمہ

۵۵ رحمان علی: تذکرہ علمائے ہند صفحہ ۲۴۳ ۔ محمد عالم شاہ فریدی: مزارات اولیائے دہلی صفحہ ۱ طباعت سوم دہلی

Marfat.com

حضرت خواجہ کا ایک مکتوب گرامی بھی آپ کے نام ہے [۵۶] حضرت مرزا مظہر جانجانان کے مرشد حضرت نور محمد بدایونی رح نے حضرت حافظ محمد محسن رح سے اخذ فیض کیا تھا [۵۷] اور حضرت شیخ محمد احسان بن حافظ محمد محسن رح متوفی ۱۲۰۶ھ حضرت مرزا مظہر جان جاناں رح کے مرید تھے [۵۸] - حضرت شیخ محدث کی اولاد میں سے مذکورہ بزرگوں کا سلسلہ مجددیہ میں بیعت ہونا اس امر کا قطعی ثبوت ہے کہ شیخ محدث کے رجوع کی روایات وضعی نہیں ہیں۔

مگر عبدی نے حضرت مجدد رح پر جو اعتراضات کیے ہیں ان کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس نے حضرت مجدد رح کی کوئی بھی تصنیف ایک طالب علم کی حیثیت سے نہیں پڑھی۔ بلکہ ایک مخالف کی طرح کسی کتاب کے جستہ جستہ مقامات دیکھ کر مخالفت کے جوش میں کچھ سے کچھ لکھ دیا ہے۔ مؤلف کے خیال میں عبدی نے حضرت مجدد پر جو اعتراضات کیے ہیں ان کا واحد ماخذ اس کے عہد کی ایک غلیظ کتاب کاسر المخالفین ہے۔ جو حضرت مجدد رح اور آپ کے متبعین کے ردّ میں لکھی گئی تھی۔ گویا عبدی کی حضرت مجدد رح کی مخالفت کاسر المخالفین کے پیدا کردہ شبہات پر مبنی ہے

---

۵۶ میر سید شرف الدین حسین: مکتوبات معصومیہ (وسیلۃ السعادت) جلد اول مکتوب نمبر ۶، مطبوعہ و ملخص اشاعت مکتوبات معصومیہ از مولانا نسیم احمد امروہی مطبوعہ الفرقان لکھنو ۱۹۶۰ء ص ۳۵

۵۷ رحمان علی: تذکرہ علمائے ہند، عبدالحی حسنی: نزہۃ الخواطر ۶/۲۴۴، محمد عالم شاہ فریدی: مزارات اولیائے دہلی ص ۱۱۱، امام بخش بن پیر بخش: حدیقۃ الاسرار فی اخبار الابرار فارسی ص ۱۶۵، محمد نواب مرزا دہلوی (آفتاب بیگ) تحفۃ الابرار جدول پنجم ص ۱۹ مطبوعہ رضوی پریس دہلی ۱۳۲۵ھ نعیم اللہ بہرائچی: معمولات مظہریہ ص ۱۸

۵۸ امام بخش: حدیقۃ الاسرار فی اخبار الابرار ص ۱۶۹

محمد نواب مرزا آفتاب بیگ: تحفۃ الابرار جدول پنجم ص ۲۲

شاہ غلام علی: مقامات مظہری ص ۱۷ مطبوعہ مطبع مجتبائی

Marfat.com

یوں معلوم ہوتا ہے کہ اس نے خود حضرت مجددؒ کی کوئی تصنیف نہیں پڑھی بلکہ کاسر المخالفین ہیں شیخ مجددؒ کی کتب سے محرف منقول اقتباسات ہی اس کی معلومات کا واحد ذریعہ ہیں۔ جس کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ راقم احقر نے عبدی کی محولہ کتاب کاسر المخالفین سے عبدی کے اعتراضات کا موازنہ کر کے دیکھا تو اس میں کوئی تبدیلی نظر نہیں آئی۔ ہاں کاسر المخالفین کی تلخیص درج کرنے سے پیشتر اور اختتام پر اپنی طرف سے چند سطور میں تبصرہ ضرور کیا ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ مشائخ متقدمین میں سے جو وحدت الوجود کے قائل تھے مثلاً حسین بن منصور حلاج اور شیخ محی الدین ابن عربی کو حضرت مجددؒ نے اپنے مکتوبات میں ملحد اور زندیق کہا ہے۔ اور اپنے مکتوبات ہی میں حضرت شیخ محی الدین عربی کی تکفیر بھی کی ہے۔

ان بے حقیقت اعتراضات کے پیش نظر عبدی کے اختلاف کی حقیقت واضح ہو جاتی ہے۔ اب اس کی اصل عبارت ملاحظہ ہو

"بدعوۃ طالبان حق ارشاد کرد۔ پس وی اکثر طالبان ہدایت نمودی و بجانب حق دلالت فرمودی و بر اجراء شرایع تقید فرمودی و تارک شرائع را توبیخ و زجر کردی و مرتکب شرایع را دوست داشتی و چون برای تحریمہ نماز برخاستی اغلب اوقات نیت را بدل کردی و زبان را ساکت گردانیدی و گفتی کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نیت بدل کردہ نہ بزبان۔ زیرا کہ نیت فعل قلب است نہ فعل لسان؛ و از مشائخ متقدمین ہر کہ قایل بوحدۃ وجود شدہ چنانکہ حسین منصور و شیخ محی الدین عربی و امثال آن اورا ملحد و زندیق گفتی در مکتوبات خود کہ مجلد بہ ۳ است در اکثر مواضع شیخ محی الدین عربی را تکفیر نمودہ و در بعضی محال نسبتہ مذاہب اعتزال بوی ثابت نمودہ و با این ہمہ او را از جملہ مقبولان شمردہ و چون در حدیث نبوی واقع شدہ کہ من حضر الا خیبہ لم یمت

Marfat.com

حتی وقع فیه چنانکه بر مشائخ شطحیات طعن کردی، خود نیز اکثر جای قایل شطحیات شده و ازین جهت جهانگیر بادشاه شیخ را بر گوالیار مدتی محبوس ساخت، چنانکه شیخ قرآن را در انجا حفظ کرد و چون بادشاه بر برأة ذمه او وقوف یافت در معذرت شتافت، فرمود که حاجت اعتذار نیست زیراکه درین حبس بحفظ کلام الٰہی مستعد شدم و چون این حقیر را بر مشائخ اعتقاد صحیح و عقیده صریح است باوجودیکه علماء عصر و فضلاء دہر بر بطلان کلام او فساد سخنان او فتویٰ داده بحسب طاقت فہم و قدرتِ ذہن خویش توجیہات شطحیاتِ ایشان مع ایرادات ایرادمی نماید۔[۹]

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی تکفیر میں کئی فتوے لکھے گئے جن میں سے ایک فتویٰ عبدی نے اپنی تصنیف معارج الولایت میں نقل کر لیا تھا[۱۰]

عبدی اور شیخ آدم بنوری رح

عبدی نے معارج الولایت میں بہ ضمن ترجمہ شیخ احمد قشاشی[۱۱] لکھا ہے۔ کہ جب

---

۹ عبدی: معارج الولایت ورق ۵۸۰-۱، ب

۱۰ ملاحظہ ہو ضمیمہ دوئم کتاب ہذا

۱۱ شیخ احمد قشاشی متوفی ۱۰۷۱ھ کے حالات انفاس العارفین مولفہ شاہ ولی اللہ دہلوی رح میں موجود ہیں۔ معارج الولایت میں ہے

"مرید شیخ صبغۃ اللہ گجراتی بود و تربیت و خلافت از شیخ احمد شناوری که خلیفه شیخ صبغة الله بود نیز داشت جامع علوم ظاہر و باطن بود بر اجراء احکام شریعت .... و امور طریقت و حقیقت تاکید بر کمال داشتی دہر که بدعة و ضلالت دیدی آن را دفع کردی" (۶۰۵ ب)

Marfat.com

شیخ آدم بنوریؒ ہندوستان سے حجاز آئے تو انہوں نے حقائق و معارف علانیہ بیان کرنے شروع کردیئے اور محرم و نامحرم میں تمیز نہیں کرتے تھے۔ حفظ مراتب بھی ملحوظ نہیں رکھتے تھے۔ چنانچہ ایک مرتبہ علماء کے ایک مجمعے میں جس میں کہ شیخ احمد قشاشی بھی موجود تھے، افضیلت کعبہ کا مسئلہ بیان ہو رہا تھا۔ شیخ آدم بنوریؒ نے حقیقت کعبہ کو حقیقتِ محمدی (صلی اللہ علیہ وسلم) اور سائر انبیاء علیہم السلام اور اولیاء پر فضیلت دی۔ لیکن اس کے برعکس شیخ احمد قشاشی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انبیائے کرام اور اولیاء کو کعبہ پر فضیلت دیتے تھے۔ دونوں طرف سے دلائل و براہین کا تبادلہ ہوتا رہا۔ بقول عبدی بالآخر شیخ آدم بنوریؒ نے اپنے خیال سے رجوع کرتے ہوئے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کعبہ سے افضل تسلیم کرلیا۔ مگر دیگر انبیاء اور اولیاء کی کعبہ پر افضلیت تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ اس پر شیخ آدم بنوریؒ کے رد میں شیخ احمد قشاشی نے ایک مستقل رسالہ تصنیف کر ڈالا۔ عبدی لکھتا ہے:

"درین اثنا شیخ آدم بنوریؒ از ہندوستان بہ دیار حجاز رسید چون حقائق و معارف را علانیہ گفتی و از محرم و نامحرم تمیز نکردی و حفظ مراتب نہ داشتی چنانکہ روزی کہ در مجمع علماء کہ شیخ احمد قشاشی نیز درانجا حاضر بود با فضیلت حقیقت کعبہ بر حقیقت محمدی و سائر حقائق انبیاء علیہم السلام و مومنان ادعاء نمود شیخ احمد (قشاشی) گفت ہر مدعی را دلیلی است و دلیل شما بر افضلیت کعبہ بر محمد صلی اللہ علیہ وسلم چیست؟ گفت دلیل بر افضلیۃ کعبہ بر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ساجدیۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم و مسجودیۃ کعبہ و صورت کعبہ این سنگ و کلوخ سقف و جدران نیست بلکہ چیزی است کہ ظہور دارد و صورت ندارد و عقل از تشخیص آن عاجز است شیخ احمد (قشاشی) گفت این کلام موجودہ کثیرہ باطل اوّل آنکہ اجماع است زیرا کہ اجماع منعقد است بر آنکہ سرور کائنات علیہ من اللہ افضل الصلوٰۃ افضل مخلوقات است بلکہ قبر شریفش را از کعبہ

Marfat.com

افضل داشته اند...... و ادلهٔ جانبین بسط انجامید و شیخ احمد (قشاشی) بادلّه راجح آمد شیخ آدم از افضلیتهٔ کعبه بر محمد صلی اللہ علیہ وسلم رجوع کرد و با فضیلهٔ آن حضرت بر کعبه اعتراف نمود ولیکن با فضیلت انبیاء علیهم السلام و مومنان بر کعبه اقرار نکرد شیخ احمد رسالهٔ طویله بر ردّ قول او تصنیف کرد و افضلیتهٔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم و سائر انبیاء علیهم السلام و مومنان بر کعبه بدلائل نصوص و احادیث درو اثبات نموده...... آن رساله درین مختصر بعینه ایراد می نماید و آن اینست۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم وصلی اللہ و ملائکه و المومنون اجمعون..... الخ

اختتام رساله۔

اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِیْ مِسْكِيْنًا وَّ اَمِتْنِیْ مِسْكِيْنًا وَّ احْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَةِ الْمَسَاكِيْنِ

یہ مذکورہ رسالہ عبدی نے معارج الولایت میں من و عن نقل کر دیا ہے جو چالیس اوراق پر مشتمل ہے[۱۲]

حجاز مقدس پہنچ کر حضرت شیخ آدم بنوری متوفی ۱۰۵۳ھ نے اپنے بڑے صاحبزادے حضرت خواجہ محمد متوفی ۱۰۶۳ھ کو ایک مکتوب لکھا۔ جس میں آپ نے مذکورہ مسئلے کا بھی ذکر فرمایا ہے۔ اس مکتوب میں لکھتے ہیں :

"روزی که از منیٰ بطواف حضرت کعبه آمدیم چون قریب روضهٔ مطهره حضرت سیدة النساء خدیجهٔ کبریٰ آمدیم یک بیک چیزی که هرگز در خاطر نبود از انجا تا رسیدن باب حرم کریم بظهور آمد الحمد للہ والمنته آنچه فضیلت و مفضولیت حقیقهٔ کعبهٔ معظمه باختلاف اکابر مشائخ از حقیقهٔ محمدی علیه الصلوٰة والسلام انتها تسلی پذیر حاصل نمی شد، اطمینان جلی نصیب گشت چنانچه تفصیل آن از کاغذ علیحده

۱۲ھ عبدی: معارج الولایت ورق ۶۰۷ تا ۶۴۶

Marfat.com

واضح خواہد شد [۱۳]

حضرت شیخ آدم بنوری رح کے درج بالا مکتوب کی عبارت سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ آپ اکابر مشائخ کے اس اختلافی مسئلہ میں غیر مطمئین تھے اور یک بیک الہامی صورت میں انہیں اطمینان کامل نصیب ہوگیا۔ اس مکتوب سے ہرگز یہ مترشح نہیں ہوتا کہ انہوں نے اس نظریہ سے رجوع کرلیا تھا۔ اس نظریہ سے انحراف اس لئے بھی مشکل نظر آتا ہے کہ شیخ آدم بنوری رح کے مرشد ارشد حضرت شیخ مجدد رح بھی حقیقت کعبہ کو حقیقت محمدی پر ترجیح دیتے تھے۔ اس مسئلے پر حضرت مجدد رح نے اپنے مکتوبات میں مفصل بحث کی ہے [۱۴]

وجوہِ مخالفت

عبدی کے اسلاف و اجداد کے حالات پر ایک نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ ان کے جدِ اعلیٰ پیرو تو عرف پیر کبار کا طبعی میلان زیادہ تر سلسلۂ چشتیہ کی طرف تھا۔ اور یہ حضرت شیخ مودود چشتی رح کے مرید تھے۔

پیر کبار کی اولاد میں سے اکثر حضرات سلسلۂ چشتیہ کے مشائخ طریقت تھے عبدی کے اسلاف میں سے کسی نے حضرت مجدد رح کی مخالفت کی ہو اس کی تصدیق عبدی کی اپنی تصانیف سے بھی نہیں ہوسکی۔ حضرت مجدد رح عبدی کے دادا

۱۳۔ شیخ محمد عمر بن ابراہیم پشاوری: ظواہر سنہ ۱۱۱۲ھ ورق ۹۶ قلمی

۱۴۔ مجدد الف ثانی امام ربانی رح: مکتوبات شریف جلد سوم مکتوب نمبر ۱۲۴

نیز ملاحظہ ہو

حضرت مجدد الف ثانی امام ربانی رح: مبداء و معاد نمبر ۴۸

مولانا بدر الدین سرہندی رح: حضرات القدس صہ ۱۲۶ فارسی مطبوعہ۔ اردو ترجمہ دفتر دوم صہ ۹۹

شاہ غلام علی دہلوی رح: رسائل سبعہ سیارہ صہ ۵ مطبوعہ مطبع علوی نقشبندی ۱۲۸۴ھ

Marfat.com

شیخ احمد شوریانی قصوری کا بہت احترام کرتے تھے - اور آپس میں عقیدت مندانہ روابط بھی تھے[۱۵] - اس لیے ہم عبدی کی وجوہِ مخالفت کے باب میں یہ بھی نہیں کہہ سکتے - کہ عبدی کے اسلاف حضرت مجدد کی مخالفت کرتے آئے ہوں - اس لئے عبدی نے بھی اپنے اسلاف کی سنت پر عمل کیا ہو -

اندریں حالات عبدی کی اپنی تصانیف کے بغور مطالعہ سے اُس کی حضرت مجدد اور آپ کے خلفاء کے ساتھ عداوت کے حسب ذیل وجوہ سامنے آتے ہیں:

عبدی تیرہ چودہ سال کی عمر میں علوم دینیہ کی تحصیل کے لئے قصور سے لاہور چلا آیا تھا - یہاں جن اساتذہ کے سامنے اس نے زانوئے تلمذ طے کیا ان میں سے ایک کا نام شیخ نعمت اللہ لاہوری بھی ہے - حضرت مجدد کی تکفیر میں جو فتوے لکھے گئے - ان میں ایک فتوے میں یہ صاحب بھی شریک نظر آتے ہیں[۱۶] - گمان غالب ہے کہ عبدی کو حضرت مجدد کی مخالفت کا جذبہ زمانہ طالب علمی میں شیخ نعمت اللہ ہی سے ملا ہو گا

وجودی صوفیہ کی صحبت

عبدی کی جن صوفیائے کرام سے صحبت رہی ہے - ان میں سے اکثریت غالی وحدت الوجودی صوفیہ کی ہے - جس کی وجہ سے اس کا وحدت الوجود سے طبعی میلان بتدریج مستحکم ہوتا چلا گیا - عالم جوانی میں عبدی جب بسلسلۂ ملازمت احمد آباد گیا

---

۱۵ تفصیل اجدادِ عبدی کے تحت در ترجمہ شیخ احمد شوریانی گزر چکی ہے -
"شیخ احمد کابلی بسیار عزت و توقیر ایشاں نگاہ داشتی و چون ہر عزیزیک جا بودند و معارف و حقائق را ذکر کردندی - اجنبی را در ان مجلس دخل نبودی و دو سہ روز خلوت کردی و شیخ احمد ایشان را بسیار پسندیدی" (معارج الولایت ورق ۳۶۹)

۱۶ ملاحظہ ہو ضمیمہ نمبر ۲ کتاب ہذا

Marfat.com

تو وہاں شاہ سراج سے ملاقات کی وہاں دیگر مسائل کے ساتھ مسئلۂ وجود بھی زیرِ بحث آیا عبدی نے وجود کے باب میں جو دلائل دیئے وہ اس کے طبعی میلان کی ترجمانی کرتے ہیں۔ (مزید وضاحت کے لئے کتاب ہذا کا باب "عبدی مشائخ کی خدمت میں" ملاحظہ ہو۔

احمد آباد میں شیخ عبدالرحمن از اولاد شیخ قطب العالم سے بھی ملاقات ہوئی جنہوں نے شیخ محی الدین ابن عربی کی فتوحاتِ مکیہ کا تیس سال تک بغور مطالعہ کیا تھا۔ اور اس پر کامل عبور رکھتے تھے۔ عبدی ان سے بے حد متاثر ہوا[۱۵۰]

عبدی اپنے جن معاصر صوفیہ سے متاثر نظر آتا ہے ان میں شیخ پیر محمد لکھنوی بھی ہیں جن کی سماع اور وحدت الوجود سے غایت درجہ رغبت مشہور ہے۔

شیخ محمد رشید جونپوری جن سے عبدی انتہائی متاثر نظر آتا ہے، کی تعلیمات و نظریات عبدی پر پوری طرح مسلط نظر آتے ہیں۔ شیخ محمد رشید جونپوری نے آخری عمر میں درس و تدریس کا سلسلہ یکسر بند کر کے ابن عربی کی تصانیف لے کر گوشہ نشین ہو گئے تھے۔ اور اپنی بقیہ زندگی ان کتابوں کے مطالعہ اور معترضینِ ابن عربی کے جوابات لکھنے میں صرف کرنے کا تہیہ کر لیا تھا۔

شیخ محب اللہ الہ آبادی کے نظریات جب عوام میں عام ہوئے تو ان کے قتل تک نوبت پہنچی، یہ شیخ محمد رشید جونپوری ہی تھے۔ جو برق رفتاری کے ساتھ جونپور سے آئے اور ان کو عوام کے نرغے سے بچایا۔ اور ان کے کلام کی توجیہات کر کے عوام کے جذبات فرو کیے[۱۵۱]

عبدی اپنے دوسرے ہم عصر بزرگ شیخ برہان الدین برہان پوری شطاری سے بھی متاثر نظر آتا ہے۔ جو شطاری سلسلہ کے غالی وحدت الوجودی صوفی تھے شیخ برہان

---

۱۵۰ تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو باب عبدی مشائخ کی خدمت میں

۱۵۱ عبدی: معارج الولایت ورق ۴۳۲

Marfat.com

کے شیخِ طریقت، عیسیٰ سندھی تو شیخ محی الدین ابن عربی کے شیفتہ و والا تھے۔ اور اپنی زندگی محض ابن عربی کی تصانیف کے مطالعہ کے لئے وقف کر دی تھی۔ ابن عربی کی تصانیف کا ہمہ وقت درس دیتے رہتے تھے۔ اور ان کا تمام زورِ علم ان کی تصانیف کے مشکل مواضع کی توجیہات و تاویلات میں صرف ہوتا تھا۔ حدودِ شریعت کی بھی پروا نہیں کرتے تھے۔ ان کی اسی آزاد مشربی کے پیشِ نظر مولانا محمد فضل اللہ نے انہیں ملحد اور زندیق کہا تھا[۱۹]

شیخ برہان میں بھی شیخ عیسیٰ کے نظریات پوری طرح جلوہ افروز تھے۔ اسی لئے ان کے ہم عصر شیخ انہیں "بدعتی" کے لفظ سے یاد کرتے تھے[۲۰]

عبدی کا ان مشائخ کے نظریات سے متاثر ہونا یقینی امر ہے۔

دکن میں عبدی میر سید احمد گیسو دراز کالپوی سے بہت متاثر ہوا۔ اور وہ اس لئے کہ میر سید احمد، شیخ محی الدین ابن عربی کی تصانیف کے بہترین مفسر اور شارح تھے۔ اور ناقدین ابن عربی کی خوب زجر و توبیخ کرتے تھے۔ عبدی کی ان سے ایک طویل ملاقات میں "صحبت محرمانہ" رہی مگر عبدی نے اس ملاقات خاص کو محض "صحبت محرمانہ" کہنے پر اکتفا کیا ہے۔[۲۱] اگر وضاحت سے لکھتا تو اس کے عقائد اور بھی واضح ہو جاتے

شیخ عبداللطیف برہانپوری کے نظریات کے عبدی پر اثرات

عبدی کے شیوخ میں سے شیخ عبداللطیف برہانپوری ہی ایک ایسے بزرگ نظر آتے ہیں جو شریعت کے انتہائی پابند تھے۔ معمولی سی بھی خلاف شرع بات

۱۹ھ ایضاً در حالات شیخ عیسیٰ سندھی ورق ۵۵

۲۰ھ خافی خان: منتخب اللباب جلد دوم ص ۵۵۴

۲۱ھ عبدی کی وحدت الوجودی صوفیہ سے صحبتوں کی مزید تفصیل کے لئے کتاب ہذا کا باب پنجم ملاحظہ ہو

Marfat.com

دیکھ کر حد جاری کر دیتے تھے۔ علم فقہ پر کامل عبور تھا۔ اپنے ہم عصر مشائخ میں سے صرف عبدی کے دادا شیخ احمد شوریانی قصوری سے متاثر تھے۔ دیگر مشائخ کو خاطر میں نہ لاتے تھے اور شیخ برہان کو "بدعتی" کے لفظ سے یاد کرتے تھے۔

لیکن افسوس ہے کہ اس راسخ العقیدگی کے باوجود شیخ عبداللطیف برہانپوری حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی اور شیخ آدم بنوری سے نسبت رکھنے والے کو ملحد اور زندیق کہتے تھے۔ اور ان کی اقتداء میں نماز ناجائز قرار دیتے تھے

تعجب ہے کہ شیخ عبداللطیف جیسے پابند شریعت کو نہایت متشرع حضرات مجددیہ سے کیوں عداوت ہو گئی تھی؟

معلوم ہوتا ہے کہ عبدی پر شیخ عبداللطیف برہانپوری کے مخالفانہ نظریات کا خاصہ اثر ہوا۔ بلکہ عبدی کی خاندانِ مجددیہ سے مخالفت کی ایک بڑی وجہ ہی شیخ عبداللطیف کی صحبت معلوم ہوتی ہے۔ عبدی نے شیخ عبداللطیف کے مکتوبات بنام یارانِ قصور "جامع الکلمات" کے نام سے مرتب کئے تھے۔ اگر یہ مجموعہ دستیاب ہو جائے تو شیخ عبداللطیف کے حضرت مجددؒ کے متعلق نظریات سمجھنے میں بڑی مدد ملے۔ لیکن افسوس کہ یہ مجموعہ ہنوز مؤلف کی نظر سے نہیں گزرا

عبدی، شیخ عبداللطیف کے نظریات کے متعلق لکھتا ہے:

"مردی متقی و مشرع و زاہد و متورع بود ہر کہ بخدمت او پیوستی باحکام شرع او را وصیت کردی و گفتی کہ فقیر آن است کہ متشرع است و ہر کہ متشرع نیست فقیر نیست و کتب فقہ را بسیار مطالعہ کردی و عبادات را از معاملات جدا نمودی .... و معاملات را با قضات و مفتیان دادی و ہر کہ بزیارت بیت اللہ رفتی او را منع کردی و گفتی کہ برای یک فرض چند فرائض قضا خواہی کرد بہتر آنست کہ بخانہ خود نشینی و شرایع را بگزینی کہ از حج ترا افضل و اولی ازین است و فتوح و ہدایہ را قبول نہ کردی مگر بہ ندرت از کسی کہ

Marfat.com

اورع و اتقی بودی، و مردمان را (کہ) مرکب شرائع بودند بسیار دوست داشتی علی خصوص شیخ احمد شوریانی و پسران و تلامذہ ایشان را بسیار پسندیدی و گفتی کہ ہر کہ خواہد عالم ربانی را بیند اخوند شیخ احمد شوریانی را بیند...... و کلمات تصوّف را نگفتی و ہر کہ او را بالحاد و زندقہ نسبتہ کردی۔ خصوصاً کسی را کہ شیخ احمد کابلی و شیخ آدم بنوری نسبتہ داشتی او را ملحد و زندیق گفتی و فرمودی کہ نماز عقب ایشان جائز نیست[۵۲۲]

ہو سکتا ہے۔کہ عبدی نے حضرت مجدد کے متعلق شیخ عبداللطیف کے جن نظریات کا ذکر کیا ہے محض اس کے اپنے ذہن کی اختراع ہوں اور اس اختراع کا سبب جوش عداوت ہو کیوں کہ حضرت مجدد کے متعلق شیخ کے مذکورہ نظریات کی کسی دوسرے ذریعہ سے تصدیق نہیں ہوتی۔

قاضئ قصور

عبدی کے ہم عصر قاضی نورالدین قاضئ قصور کے حالات تو مولف کو کہیں دستیاب نہیں ہو سکے۔تاہم جب ۱۰۹۰ھ کے قریب حضرت شیخ مجدد کے خلاف فتویٰ مرتب کیا گیا تو اس پر قاضئ قصور نے بھی اپنی مہر ثبت کی۔ قاضی فتوے پر لکھتے ہیں۔

"من ادعیٰ الوصول الی اللہ بغیر وسیلۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فہو ضال۔ حررہ قاضی نورالدین قاضئ قصبۂ قصور"[۵۲۳]

گمان غالب ہے کہ اس قاضی کی صحبت میں رہ کر بھی عبدی حضرت شیخ مجدد سے بدظن ہوا ہوگا۔

---

۵۲۲ عبدی: معارج الولایت ورق ۶۴۶-۷، ب

۵۲۳ عبدی: معارج الولایت ورق ۶۰۳

Marfat.com

عبدی کا قیام اورنگ آباد

عبدی سنہ ۱۰۶۷ھ میں ہی قصور سے ملازمت کے سلسلہ میں دلیر خان اور دیگر امراء کے پاس چلا گیا تھا۔ اپنی پہلی تصنیف بحر الفراست ردیف ش تک قصور میں لکھی اور پھر اس کی دوسری جلد بیجاپور میں جا کر عین "حالتِ تردّد" میں مکمل کی۔ اس نے اخبار الاولیاء سنہ ۱۰۸۰ھ میں اورنگ آباد میں تصنیف کی۔ جیسا کہ تفصیل سے لکھا جا چکا ہے کہ عبدی نے اپنی سب سے ضخیم کتاب معارج الولایت اورنگ آباد میں سنہ ۱۰۹۶ھ میں تصنیف کی۔ یہ بھی وضاحت کی جا چکی ہے کہ سنہ ۱۱۰۰ھ میں مدتِ مدید کے بعد جب وہ اورنگ آباد (دکن) سے اپنے آبائی وطن قصور میں آیا تو حسن خان اور سعید خان خویشگی کی فرمائش پر مثنوی کی شرح لکھی۔ گویا سنہ ۱۱۰۰ھ تک اس کی زندگی کا زیادہ تر حصہ دکن اور اورنگ آباد وغیرہ میں گزرا۔

ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ عبدی کا قیام اورنگ آباد کا زمانہ یعنی سنہ ۱۰۹۰ھ تا سنہ ۱۰۹۶ھ وبعد، اورنگ آباد خاندانِ مجددیہ کی مخالفت کا مرکز بنا رہا۔ جس کے قرائن حسب ذیل ہیں۔

(۱) خاندانِ نقشبندیہ کے شدید ترین مخالف سید محمد بن سید رسول برزنجی کی اولاد اورنگ آباد میں آ کر مقیم ہو گئی تھی۔ محمد بن حسن بن عبدالکریم بن محمد برزنجی یعنی برزنجی کا پڑپوتا عرصہ دراز تک اورنگ آباد میں مقیم رہا۔ اپنے پڑدادا کے رسائل در ردِّ خاندان مجددیہ کی اورنگ آباد ہی میں کتابت کی یہ رسائل حسبِ ذیل ہیں۔

(ا) العصب الهندی لاستیصال کفریات احمد السرہندی تصنیف ابو علی حسن بن علی مکی عجمی بسال سنہ ۱۰۹۳ھ بخطِ محمد بن حسن بن عبدالکریم بن محمد برزنجی مکتوبہ سنہ ۱۱۵۷ھ[۲۴۳] در اورنگ آباد

---

۲۴۳ فہرست مخطوطات کتب خانہ آصفیہ حیدر آباد دکن جلد دوم صفحہ ۲۵ نمبر ۲۲۴ فن کلام

Marfat.com

(۱۱) قدح الزند و قدح الرمد فی ردّ جہالات اہل سرہند (عربی) تصنیف سید محمد بن سید رسول برزنجی مصنف کے پڑپوتے نے اس رسالہ کی کتابت ۱۱۷۷ھ میں اورنگ آباد میں کی، ترقیمہ میں قارئین کو عصب الہندی مذکورہ تصنیف ابی علی حسن بن علی جو اس ترقیمہ کے پیش نظر ۱۱۷۷ھ تک بقید حیات معلوم ہوتا ہے۔ اور اس کتاب کے مطالعہ کی دعوت دیتے ہوئے لکھتا ہے:-

"کا لفراغ من کتابتہ ہذا الکتاب یوم الثلثا غرّۃ رجب ۱۱۷۷ھ سبع و سبعین و مایۃ و الف فی مدینہ اورنقباد من ارض الدکن من قطرۃ الہند و ذلک علی ید ازک الوریٰ و احقر الفقراء زین العابدین محمد بن حسن بن عبدالکریم بن محمد المصنف ابرزنجی غفر اللہ و لوالدیہ و سائر المسلمین آمین . . . . یتلوہ "عصب الہندی" تالیف علامۃ الوقت ابی علی حسن ابن علی الحنفی المکی العجمی اطال اللہ عمرہٗ فی عارضہ ثم مقابلیہ ہذا الکتاب[۲۵]"

(۱۱۱) اسی قسم کے باطلاً خیالات سے مملو ایک اور رسالہ المنتمۃ المسئلۃ المہمۃ مولفہ بسال ۱۰۹۴ھ (آصفیہ ج ۲/۳۵۶ نمبر ۲۲۸ فن کلام)

(۱۲) الناشرۃ الناجرۃ للفرقۃ الفاجرۃ (عربی) تصنیف محمد بن رسول برزنجی بسال ۱۰۹۳ھ اصل رسالہ تو پیش نظر نہیں ہے فہرست مخطوطات آصفیہ (۲/۳۶۳ نمبر ۲۲۸ فن کلام) میں اس رسالہ کے جو محتویات درج ہیں ان میں ایک یہ بھی ہے کہ حضرت مجدد الف ثانیؒ نے رسالت کا دعویٰ کیا تھا:

"در ۱۰۹۳ھ از ہندوستان ضلالات و خیالات شیخ احمد سرہندی بطور استفتاء در دیار عرب رسید کہ او دعوی رسالت کردہ"

نعوذ و باللہ گویا مستفتیوں یا برزنجی کی بیجا مخالفت انتہا کو پہنچ چکی تھی

۲۵ھ ایضاً ۲/۳۳۷ نمبر ۲۲۸ فن کلام

Marfat.com

اسی رسالہ سے معلوم ہوتا ہے کہ برزنجی نے حضرت مجددؒ اور آپ کی اولاد و خلفاء کے رد میں دس رسائل تصنیف کیے تھے۔ لکھتا ہے:

"این احقر مصنفِ این رسالہ قبل ازین نہ رسالہ در ردّ او و ردّ اولاد و خاصان او نوشتہ ام و این یک رسالہ، رسالۂ دہم است"

یقیناً اپنے اسلاف کی سنت پر عمل کرتے ہوئے محمد برزنجی کی اولاد نے حضرت مجددؒ کے رد میں بے شمار رسائل تصنیف کیے ہوں گے۔ برزنجی کا پڑپوتا محمد مقیم اورنگ آبادی بھی اس کوشش میں مصروف نظر آتا ہے۔

(۷) رسالہ نمبر (۱) قدح الزند...... الخ میں اس رسالہ سے قبل ہندوستان میں حضرت مجددؒ کے رد میں جو رسائل لکھے گئے ان میں قبل ۱۰۹۳ھ محمد صالح اورنگ آبادی کے ایک رسالہ کا ذکر بھی موجود ہے۔

برزنجی نے اپنے رسالہ الناشرہ...... الخ مذکور میں اپنے رسالہ سے حضرت شیخ مجددؒ کے رد میں تصنیف ہونے والے مصنفین کے رسائل کا ذکر کیا ہے۔ جن میں محمد صالح اورنگ آبادی کا نام سرفہرست ہے۔ محمد صالح اورنگ آبادی نے ایک نہیں بلکہ "چند رسائل در ردّ آن نوشتہ"

گویا قبل ۱۰۹۳ھ عبدی کا ہم عصر محمد صالح اورنگ آبادی حضرت مجددؒ کی مخالفت میں پیش پیش نظر آتا ہے۔

اورنگ آبادی مخالفین میں سے محمد اشرف اورنگ آبادی کا نام بھی ملتا ہے۔ جس نے ۱۰۹۰ھ میں حضرت مجددؒ کی تکفیر میں لکھے جانے والے فتوے پر اپنی مہر ثبت کی تھی۔[۲۶] یہ بھی عبدی کے قیام اورنگ آباد کا ہم عصر ہے۔

مذکورہ فتویٰ در تکفیر حضرت شیخ مجددؒ کے اختتام پر اورنگ زیب کی طرف سے بمہر قاضی شیخ الاسلام بجانب قاضی اورنگ آباد ایک حکم نامہ نقل کیا گیا ہے۔ جس

---

۲۶ عبدی: معارج الولایت ورق ۶۰۱ (ضمیمہ ثانی کتاب ہذا)

Marfat.com

میں تحریر ہے کہ ۲۷ شوال ۱۰۹۵ھ (۱۶۷۵ء) میں قاضی ہدایت اللہ کو حضرت مجددؒ کے مکتوبات میں بعض مقامات عقائد اہل سنت و جماعت کے خلاف معلوم ہوئے۔ اور اورنگ آباد میں مقیم حضرت مجددؒ کے معتقدین مکتوباتِ حضرت شیخ مجددؒ اور ان کے نظریات کی ترویج اور درس و تدریس میں مشغول نظر آئے تو بادشاہ کا حکم موصول ہوا کہ یہ سلسلۂ درس بند کروا دیا جائے۔ اور کسی معتقد کو ان کی اشاعت کرتے ہوئے دیکھ لیا گیا تو شرعی سزا کا مستحق ہوگا۔ حکم نامہ حسب ذیل ہے۔

از یں جہت حسب الحکم بادشاہِ اسلام بمہر قاضی شیخ الاسلام بجانب قاضی اورنگ آباد رسید، کہ نقل او این است:

از قرار تاریخ بیست و ہفتم شہر شوال سنہ یک ہزار و نود ہجری آنکہ شریعت پناہ فضائل دستگاہ فقاہت انتباہ قاضی ہدایت اللہ بوا قیعہ نویس باشندہ ورود وا لا بعرض مقدس معلی رسید کہ بعضی مواضع مکتوبات شیخ احمد سرہندی ظاہر در مخالفت عقائد اہل سنت وجماعت ست و معتقدان شیخ مذکور کہ در بلدۂ اورنگ آباد خجستہ بنیاد سکونت دارند و ترویج آن بیشتر و درس و تدریس مے نمایند "اعتقاداً حقیقتاً" عقاید باطلہ مذکورہ دارند حکم والا شرف صدور یافت کہ این خادم شریعت با شریعت پناہ بنویسد کہ آنہا را از نشر و درس آن منع کند، و کسے کہ معلوم شود کہ معتقد عقائد باطلہ مذکورہ است او را بسزا شرعی رساند ہذا نگارش یابد کہ بر طبع حکم مطاع واجب الاتباع بعمل آرند و حقیقت بر نگارند"[۵۲۷]

یہ خط محض وضعی ہے۔ روضۃ القیومیہ میں ۱۰۹۴ھ (پانزدہم سال قیومیت خواجہ نقشبندؒ) کے واقعات کے تحت لکھا ہے کہ مخالفین حضرت مجددؒ نے یہ منصوبہ

---

۵۲۷ عبدی: معارج الولایت ورق ۶۰۳ ب تا ۶۰۴

Marfat.com

بنایا کہ تین خط بادشاہ (اورنگ زیب) کی طرف سے جعلی لکھ کر سرہند بھیجے گئے جن کی بادشاہ کو مطلق خبر نہیں تھی ایک حضرت قیوم ثالث (خواجہ محمد نقشبندؒ) دوسرا حضرت شیخ سیف الدین اور تیسرا مولوی فرخ شاہ کی طرف جن کا مضمون یہ تھا کہ حضرت مجدد الف ثانیؒ کے مکتوبات کی بعض عبارتیں بظاہر خلاف شرع ہیں اور تمام علماء نے متفق ہو کر فتویٰ دیا ہے کہ مکتوبات کا پڑھنا پڑھانا بند کر دیا جائے اصل فارسی عبارت ملاحظہ ہو۔

"فکری دیگر انگیختند سہ مکتوب جعلی از طرف سلطان (عالمگیر) دروغ محض نوشتہ کہ سلطان ہر گز ازاں خبر نداشت از خود بسرہند ارسال داشتند یک بحضرت حجتہ اللہ (محمد نقشبند) و دویم بحضرت شیخ سیف الدین سیوم بمولوی فرخ شاہ برین مضمون کہ بعضی عبارات مکتوب (مکتوبات) حضرت مجدد الف ثانی بظاہر شریعت موافقت ندارد تمامی علماء برین فتویٰ دادہ اند کہ درس این راموقوف کنند"[۲۸]

ہمارے نزدیک معارج الولایت سے منقولہ بالا خط بھی انہیں مذکورہ وضعی خطوط کی نوعیت کا ایک خط ہے۔ خود اورنگ زیب خاندان مجددیہ کا نہایت معتقد تھا یاد رہے کہ اورنگ زیب حضرت شیخ سیف الدین بن خواجہ محمد معصومؒ کی خدمت میں سلوک کی منازل طے کرتا تھا۔ بلکہ اورنگ زیب اکثر کاروبار سلطنت سے فراغت کے بعد حضرت شیخ سیف الدین کی خدمت میں حاضر ہوتا۔ اور آپ کی صحبت سے فیض یاب ہوتا جو اس کی درخواست پر قلعہ کے اندر شاہی محل کے جوار میں رہنے لگے تھے[۲۹]۔ اس لیے اس قسم کے خود ساختہ فرامین کی اورنگ زیب سے

۲۸ے کمال الدین محمد احسان: روضۃ القیومیہ قلمی فارسی (واقعات پانزدہم سال قیومیت خواجہ محمد نقشبند) مخزونہ پنجاب پبلک لائبریری لاہور

۲۹ے محمد ساقی مستعد خان: مآثر عالمگیری ۸۴

امید نہیں کی جا سکتی ۔ دوسرے اورنگ زیب کے روزنامچے مطبوعہ صورت میں موجود ہیں اگر اس قسم کا کوئی فرمان لکھا جاتا تو کم از کم ریکارڈ میں اس کی موجودگی لازم تھی ۔
۱۰۹۰ھ میں اگر اورنگ آباد کی واقعی یہی حالت تھی تو ان ایام میں عبدی اورنگ آباد ہی میں مقیم تھا ۔ اور یہ ناممکن ہے کہ وہ اس فضا سے اثر پذیر نہ ہوا ہو حضرت مجددؒ کی مخالفت میں زیادہ تر مواد عبدی کی معارج الولایت ہی میں ملتا ہے ۔ اور جیسا کہ وضاحت کی جا چکی ہے کہ عبدی نے معارج ۱۰۹۶ھ میں اورنگ آباد ہی میں مکمل کی مذکورہ مخالف مواد معارج الولایت کے بالکل اختتام میں درج ہے ۔ معارج الولایت کے آخری حصہ پر اورنگ آباد کی اس مسموم فضا کا اثر نمایاں نظر آتا ہے ۔

شیخ ابن عربیؒ سے عقیدت ۔

عبدی کے معاصر شیوخ جن سے اس کی صحبتیں رہیں ۔ پر ایک نظر ڈالنے سے عیاں ہوتا ہے کہ عبدی صرف ان صوفیہ سے متاثر تھا جو ہمہ وقت شیخ ابن عربی کا ورد کرتے تھے ۔ اور ہمہ وقت مخالفین ابن عربی کی تادیب میں مصروف رہتے تھے اس لیے بھلا حضرت مجددؒ کے مکتوبات میں نظریاتِ ابن عربی پر تنقید دیکھ کر یہ کیوں نہ کہہ اٹھتا کہ

در مکتوبات خود کہ مجلد بسہ است در اکثر مواضع محی الدین عربی را تکفیر نمودہ[۳۰]

عبدی کی شرح لمعات سے بھی اس کی شیخ ابن عربیؒ اور عراقی سے گہری عقیدت عیاں ہے ۔

حضرتِ شیخ مجددؒ نے اپنی تصانیف میں زیادہ تر دو مکاتبِ فکر کو ہدفِ تنقید بنایا ہے ۔ ایک ملاحدہ اور دوسرے اہل تشیع لہذا حضرت مجددؒ کے مخالفین میں اکثریت

---

۳۰ کتاب ہذا میں "عبدی کی چند جانبدارانہ تحریریں" کے تحت پورا اقتباس نقل کیا جا چکا ہے ۔

Marfat.com

انہی دو گروہوں سے تعلق رکھتی ہے — ہم عبدی کو ان دونوں گروہوں میں سے کسی میں بھی شامل نہیں کر سکتے کیوں کہ عبدی کی کسی تحریر سے بھی یہ ثابت نہیں ہے۔ کہ وہ ساری زندگی اہل تشیع سے متاثر ہوا ہو۔ خود اس کی تصنیف "محرقات الرفضہ" اس کا بیّن ثبوت ہے۔

نتیجہ

عبدی نے اپنے مشائخ کرام سے موروثی اور اکتسابی طور پر نظریہ توحید وجودی پایا تھا۔ مگر مشائخ کے کشفی و وجدانی مسائل میں اختلافات کو ادب سے برداشت کرنے کی توفیق رفیق نہ ہوئی تھی۔ لہذا اس نے کشفی مشاہدات کے اختلاف کو "خلاف" کا رنگ دے کر غیر سلامتی کی راہ پر گامزن ہو کر حضرت شیخ مجددؒ کی مخالفت اختیار کی

Marfat.com

Marfat.com

ضمیمۂ اوّل

سرگزشتِ عبدی
بزبانِ عبدی

Marfat.com

عبدی کے یہ خود نوشت حالات اس کی تصنیف اخبار الاولیا (۱۰۶۰ھ) کے آخری باب (ششم) سے منقول ہیں۔ یہ تقریباً مکمل باب کتاب ہذا میں مختلف مقامات پر بہ صورت اقتباسات مع ملخص ترجمہ نقل کیا جا چکا ہے۔ یہاں "سرگزشت عبدی بزبان عبدی" محض ربط قائم رکھنے کے لیے بطور ضمیمہ اس میں شامل کیا جا رہا ہے اس باب کے متن کی تصحیح کے لیے اخبار الاولیا کے یہ دو قلمی نسخے ہمارے پیش نظر رہے ہیں۔

(۱) مملوکہ مولانا سید طیب شاہ ہمدانی مدظلہ قصور۔ مکتوب ۱۱۱۱ھ

(۲) مخزونہ کتب خانہ ایشیاٹک سوسائٹی بنگال (کلکتہ)

روٹوگراف در کتب خانہ دانش گاہ پنجاب لاہور

موخر الذکر نسخہ نہایت بدخط اور اغلاط سے پُر ہے۔ اس لیے ہم نے اول الذکر نسخۂ قصور پر اپنے متن کی بنیاد رکھی ہے اور اوراق کے نمبر اسی نسخۂ قصور کے مطابق ہیں۔

اس باب میں مشمولہ رجال کے حالات کتاب ہذا کے مختلف مقامات پر لکھے جا چکے ہیں۔ اور تمام قابل توضیح مقامات کی وضاحت بھی اسی کتاب میں موزون مقامات پر کی جا چکی ہے اس لئے اس باب میں ہم نے حواشی کا اضافہ ضروری نہیں سمجھا۔

Marfat.com

(۱۵۹ب) پوشیده نماند که در سال نهم از عمر خود بمدرسه معلم پیوستم بعد از چند روز
قواعد حروف مقطعات و ابجد فارغ گشتم بعد ازان بتلاوت کلام مجید و فرقان حمید
اشتغال نمودم و در زمان قلیل از تلاوت قرآن فراغت روی نمود آنگاه بخواندن
نظم و نثر تقید داشتم کتب نظم چنانکه گلستان و بوستان و انشاء یوسفی و دیوان حافظ
را از اسانید (اساتذه) سند گرفتم و در زمان تعلم بر جمیع اطفلان قائم مقام معلم
بودم و لهذا بخطاب خلیفه جی مخاطب گشتم - چون علم نظم را خوانده شد خواستم
که بتعلم علوم عربیه شروع نمایم والدم مرحوم از خواندن عربی منع میکرد و میگفت که
در خواندن (۱۶۰) عربی بسے اشکال است خود از جماعت کثیر یگان کسے بساحل
مراد می رسد، اگر شروع کنی، مردانه شروع کن و اگر نه گرد این مطلب مگرد
زیرا که شروع کردن در علم و ترک نمودن از قرات وی مثل ابتدای کردن حرب
کفار و فرار کردن از و روز زحف ست - ازین نصیحت تمام متاثر شدم تسمیه
خوانده در علم عربی شروع نمودم از صرف هوائی تا شرح مولوی جامی که موسوم به
فوائد ضیائیه باشد، بملازمت میاں عبد الصمد که عم این احقر بود خواندم چون حوادث
علائق ازین امنیت مانع میشدند از حضرت والد رخصت گرفته بلاهور رفتم و بملازمت
علمائے وقت و اساتید (اساتذه) عصر که میاں محمد صادق و محمد سعید و شیخ نعمت الله
بود، کتب تحصیل را تلمذ نمودم اغلب اوقات این در حضور و غیب با دراک
معانی و فهم مراد تذکیر می نمودند و در موضع مغلق و محال مفصل خود ساکت گشته
به تنقیح و تقریر اشارت میکردند - چون جواب بوجه احسن گفته شدی خوش وقت
میگشتند و باوصاف حمیده ممتاز میساختند درین وقت محنت های (۱۶۰ب) اشاقه و

Marfat.com

مجاہدتہای حاقہ کشیدہ شد زیرا کہ ہیچ وقت از تعلم و تعلیم و مطالعہ فرصت نبود بلکہ جمیع اوقات را مقسوم ساختہ بودم، از اول شب تا بقریب نصف وی بمطالعہ میگذشت۔ بعد ازان در خواب میشدم و بوقت یک پاس از بقیہ شب اغلب برمیخاستم و نصف پاس را بہ مطالعہ بسر میبردم و نصف وی را بجہتہ سبقت باخر میرسانیدم و نماز فجر را باستاد میگذاردم اکثر اوقات نوبت از ہمہ تلامیذ (تلامذہ) بیشی شدی تا یک پاس روز از تعلم فارغ شدہ بخانہ معاودت می نمودم، چیزی تناول کردہ بمطالعہ مشغول میشدم و پس از مطالعہ آنچہ ضروری می بود تحریر نمودہ شدی و چون نیم روز گذشتی قیلولہ کردہ شدی۔ پس از ادای نماز ظہر بتعلیم بعضی احباب اشتغال داشتہ شدی پس از ادای نماز عصر اگر طبیعت از مطالعہ کارہ شدی بجہتہ سیر رفتہ شدی و اگر میل راغب بودی باز بمطالعہ رجوع نمودہ آمدی چندمرتبہ از استغراق مطالعہ دستار و جامہ بسوختہ گشتے و چون موسم برسات شدی بمقدار نیم کروہ در گل ولای پائی برہنہ رفتمی (۱۶۱) حتی کہ از کثرت مشقت و ریاضت کار بجوار جنون رسیدہ بود و اغلب یاران مانع میشدند و میگفتند کہ این چنین محنت متمم عزامت است و بحکم حدیث نبوی کہ ان لجسدک علیک حقاً بدن شما را نیز بر شما حقی است و عمل راکب مبتنی بر صحت مرکب است تا آنکہ بعنایت الہی فیض نامتناہی در سنہ ثلث و عشرین از عمر خود فارغ شدہ بہ قصوبہ آمدم و بمدۃ یک سال بدرس و تدریس مقید بودم در آنولا بمدۃ شش ماہ بحر الفراستہ کہ شرح دیوان خواجہ حافظ است تحریر نمودم۔ اکثر علمائے وقت و فقرائے زمان بعین عنایت و دیدہ مرحمت ملحوظ نمودند و چون دروی داب صریح و کنایات بطریقہ تفنن عبارات و اطناب در توجہات و احتمالات مرعبد اشتہ شدہ بود و بعضی طالبان را از تفہیم دقائق معانی وی اشکال پیش آمدی خلاصۃ البحر را از وی انتخاب نمودم و بعضی قواعد را بر وی اضافہ کردم و بحکم خیر الکلام ما قل و دل بسیار جید مستحسن افتادہ است رجا کہ مقبول خاطر صاحبدلی مقبلے گردد و چون در سینہ بے کینہ این احقر از ازل تخم محبت ازلی کاشتہ بودند

Marfat.com

اغلب اوقات درخاطر گذشتی (۱۶۱ ب) که اگر صحبت بزرگی دست دہد از وی طریقه قلبی حاصل کرده شود و بعبادت و ریاضت بسر برده آید ولیکن چون از تعلیم علوم فرصت دست نمیداد و اساتیذه (اساتذه) از صحبت فقراء مانع میشدند و میگفتند که در اثنا طالب علمی طالب علم را نباید که به فقراء صحبت دارد زیرا که از صحبت این قوم علم ظاهری درفتور می اُفتد بناءً علی ہذا از صحبت این جماعت تحاشی میگزشت چون خداوند تعالی استمنی را بمنصۂ ظهور آورد و از تحصیل علوم فراغت میسر گردانید محبت اصلی در جوش آمد بظاہران از ہمہ اشتغال یکسو شده در تحصیل این مرام متوجه شدم ہر درویشے و بزرگی را که می شنیدم بملازمت وی میرفتم بطریق حصول این مقصود می جستم و از دعای وفاتحه وی استمداد میگرفتم و از کتب و ملفوظات مشائخ متقدمین از طبقه خواجگان چشت اہل بہشت قدس اللہ اسرارہم و نحو آن انواع فواید التقاط می نمودم و چون در زمان طالب علمی ذوق علوم معقولات بسیار بودی در محافل و مجالس اہل علم تصرف در مقدمات وی گفته شدی بمجرد این توجه از لوح سینه نقوش زنگ وی محو و زدوده (۱۶۲) گشت و بجائے آن شوق مطالعه علوم منقولات مرکوز شد از مطالعه خواص سور و اذکار و ادعیه و صلوٰة در خاطر مصمم گشت بحکم کریمه انما خلقنکم عبثاً الی الآخر عبث ماندن چیزی نیست چون فراغت از مطالعه و معاملات دیگر رو دہد بقراءت ادعیه و اذکار و صلوت گذرانیدن اولی است که چندین ثواب و نتایج برو مترتب است چون جمع مساہمه دران واحد متعذر بود و قراءت صلوٰة را استثنا نمودم و روز و شب بخواندن او تقید کردم و بقرب حضرت رسالت (صلی اللہ علیه وسلم) وی را وسیله جستم چون بحکم الکسب الضرورت فریضة بجهت کسب نوکری به گجرات رفتم تمام سفر را بدین شغل گذرانیدم و از تلاوت آیات قرانی اذن ذکر را اقتباس نمودم و از بزرگان بدین امر مامور گشتم و در قعود قیام نوم و یقظه بذکر خفی مشغول شدم حرکت قلبی و قوت قلبی در زمان قلیل ہم پیوست و چون بجهته استکشاف این حرکت دست را بر قلب نهاده شدی دالده

Marfat.com

میگفتی که ای فرزند مگر درین محل دردیست که اغلب دست خود را بدین موضع می نهی و من این معنی را مخفی میداشتم و بجواب (۱۶۲ ب) بالصواب دفع میکردم - چون به بلده احمدآباد رسیدم بزیارت مشائخ آن وقت مشرف شدم روزی بخدمت شیخ فتح الله که بالواسطه از خلفای شاه عالم بود رفتم شیخ را طریقه بود که در مسجد درون حجره بودی و بوقت نماز پنجگانه از حجره بیرون آمدی و نماز با جماعت گزاردی آنگاه بزیارت شاه عالم رفتی به نیت آن بزرگ فاتحه خوانده درون حجره رفتی و در حجره محکم بستی و هیچ احدی را درون وی جائے ندادی اگر کسی در حین معاودت بحجره ملاقی شدی اگر قابل دانستی درون حجره بُردے الا همانساعت رخصت فرمودی چون این احقر ملازمت وی پیوست درون حجره بُرد و از مولد و موطن و حسب و نسب استفسار نمود بعد از استعلام حقیقت حال خوش وقت شد مواعظ و نصائح کما ینبغی به تقدیم رسانید اختتام نصیحت وی آن بود که یا عبدالله فکر گور باید کرد که هیچ احدی را بغیر از نزول دران منزل چاره نیست بعد ازان مرا رخصت فرمود چون از انجا برخاستم در تحصیل این فکر سعی بلیغ بجای می آوردم (۱۶۳) هنوز آن سخن از خاطر من نرفته است بعد ازان روزے بخدمت شاه سراج الدین که از اولادِ محمد غوث گوالیاری بود رفتم و ویرا طریقه بود که همیشه درس گفتی و در روز جمعه نیز بدرس مشغول بودی و در کسب ریاضت شانے عظیم داشت و از کملِ اولیا روز جمعه در عین درس ملاقات حاصل شد مطول را درس میگفت - بعد از فراغ مطول به تعلیم شرح مواقف شروع نموده مسئله وجود درمیان بود درین اثنا فقیر عرض نمودم که وجود نزد متکلمین زاید بر ماهیته است خواه موجود ممکن باشد خواه واجب و نزد حکماء وجود عین ماهیته است در واجب و زاید بر ماهیته ممکن و نزد اشعری عین ماهیته است در واجب و ممکن این نزاع در وجود خارجیست یا در وجود ذهنی ایشان ساکت ماندند بعد ازان فقیر گفتم که در شرح حکمة العین آورده که نزاع در وجود خارجی است و میر سید شریف آورده که نزاع در وجود ذهنی است و از شرح تجرید نیز نقل کرده

Marfat.com

که موافق مدعی وی است مدعی من گفتم که حق بجانب شارح است زیرا که اگر نزاع در وجود ذهنی بودی لازم آمدی (۱۶۳ب) که متکلمین قایل بوجود ذهنی شدندی اولیس فلیس پس لازم آمد که نزاع در وجود خارجی است کما لایخفی بعد ازان از خدمت وی مرخص شدم غائبانه اغلب بوفور علم وحلم مذکور نبودی و بدعای و التفات کرم فرمودی بعد ازان روزی بخدمت شیخ عبدالرحمن رفیع مشرف شدم و وی در باتوه[ا] میگذرانیده ویکے از اولاد قطب العالم پدر شاه عالم وبیرا باوستاذی قبول کرده بود وی عالم عامل، درویش کامل بود بسیار التفات و عنایات در حق این احقر مبذول داشت و از حسب ونسب استفسار نمود و بذکر اسم ذات اجازت داد و وی شیخ عالی همت بود فتوحات را سی سال مطالعه کرده بود و اکثر مطالب وی را استحضار داشت و در علم نحو تسهیل ابن مالک و شروح وی را مطالعه نمودی و در ریاضت وعبادت شانی عظیم داشت بعد از مواعظ بلیغ مرا رخصت فرمودند در قلیل ایام بجانب وطن معاودت حاصل شد اشتیاق صحبت وی تا هنوز باقیست بعد از مراجعت بوطن از تحصیل سنت بجهته کسب مالابدی بطرف دهلی رفته شد (۱۶۴) نوکری نواب مستطاب (دلیرخان) بوقوع پیوست وبهمراهی ایشان بطرف لکهنو رفته اکثری از علمائے وفقرای را دیده شده خصوصاً از صحبت صاحب تجرید وتفرید شیخ پیر محمد لکهنوی بسیار محظوظ گشتم وسعادت دارین حاصل کردم وایشان ازمطالعه بحرالفراسته تمام ذوق یافتند وبدقت سخن وحدّت فهم موصوف میساختند چون نواب بهم شجاع عزیمت کرد بسیار مشائخ پورب و بنگاله دیده شد چون بعد از ایام معدوده مهم شجاع باخر رسید وشجاع بطرف رخنگ که ملک مکه بود وقت ولشکر ظفر اثر در بلده واکه (ڈهاکه) طرح اقامت انداخت روزی یکے از یاران گفت در گجرات شما علی الصباح مشغول میشدند و درین ملک

ا[۱] بتوه، قریه ایست در احمدآباد (گجرات) محمد غوثی مندوی: اذکار ابرار ترجمه گلزار ابرار صفحہ ۱۳۵

بغفلت میگذرانید بمجرد این سخن متاثر شدم و کمر اجتهاد وسعی بر بستم و باحیاء
ثلث اخیر شب تقید نمودم در ایام قلیل انوار الهی و اسرار نامتناهی ظهور نمودن
گرفت از انجا بحکم کریمه وَالَّذِینَ جَاهَدُوا فِینَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا
حقیقت کار معلوم گشت و طریقه کسب و ریاضت حاصل گشت و چون نواب
از صحبت رفضه ملعونه خار شبهه در خاطر خلیدن گرفت و بجهت تحریر (۱۶۴ ب) کسو
اعتقاد اہل سنت و جماعت و دفع شبهات اہل ہوا و بدعت اشارتی کرد
مخرقات الرفضه را محرر نمودم مختصری بغایت مستحسن بوجود آمد ہر کہ دید پسندید
و بعین عنایت ملحوظ گردانید چون بحکم حکم پادشاه وقت مهم ملک کوچ بهار
رفته شد و پس از تسخیر ملک مذکور جانب ملک آسام متوجه شدیم آن نیز بعون
عنایت الهی در حوزۀ تصرف اہل اسلام درآمد قریب هفت هشت ماه در آن ملک
جهانگیری لشکر ظفر اثر بوقوع پیوست چون مرض وبا در آنجا بطغیان پیوست اکثر
مردم لشکر ازین جهت برحمت حق پیوستند و هوای آن ملک بمردم لشکر موافقت نکرد بسبب
معین و چند زنجیر فیل مصالحه نمودند و بطرف هندوستان عزیمت کردند در اثنای راه صوبه لشکر
ممات پیوست و لشکر ببلده ڈہاکہ (ڈھاکہ) معاودت نمود مدت قلیل نواب مستطاب را صوبه داری
آن شهر مقرر کردند بعد از آن بحضور طلب داشتند چون بموادهٔ خلیل رسیدیم بجهت دیدن
مولانای خواجه علی که از مریدان و خلفای مولانای شهبانه بهاگل پوری بود، رفته
شد (۱۶۵) بغایت بزرگ و خوش خلق و صاحب فضیلت دیده شد از خدمت
وی مسالت رفت که ان الله خلق آدم علی صورته بر تقدیری که ضمیر راجع بالله
باشد چه معنی دارد دو سه تاویل که به مطابق علماء ظاهر بود بیان کردند آنگاه
گفته شد سوال از صورتیست که این صورت انموذج آن صورت است که
حکم او درین بیت میرحسین مذکور است ع

که میگوید که حق صورت نه بندد — من اینک دیده ام ذات مصور

فرمودند که چیزی که تعلق بحال دارد اورا بقال نتوان کرد چنانکه پیغمبر صلی الله علیه و

وسلم از سراہلہ مسالت نمودند در جواب نازل شد کہ یَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ قُلْ هِیَ مَوَاقِیْتُ لِلنَّاسِ جواب باعتبار ظاہر است وسوال از اظہار اسرار است چون ایشان اہلیتِ آن نداشتند باظہار آن مجاز نشدند لاجرم بجواب ظاہر مجاب گشتند وصورت معنوی کہ سوال دران است بر عرفا عیان است و از جُہال نہان است آنگاہ شخصی پرسید کہ درحق دخان اوراق کہ آن را تماک گویند چہ فرمودند کہ اصل در اشیاء (۱۶۵ ب) اباحت است تاوقتیکہ دلیل حرمت قائم شود در جواب واقع شد کہ ادلۂ حرمت وی قائم است زیرا کہ ضرر و خباثت وعبث بودن وی مانع از اباحت است باوجود آنکہ بعضے بزرگان فرمودند کہ در آیۂ یَوْمَ تَاْتِی السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِیْنٍ (الآیۃ) اشارۃ بہمین دخان است وشعار ساختن واکل وشرب نمودن چیزی کہ عذاب اہل جہنم بدو موعود است خالی از حرمت نیست کما فی قولہ تعالیٰ وَظِلٍّ مِّنْ یَّحْمُوْمٍ لَّا بَارِدٍ وَّلَا کَرِیْمٍ وعلماء مکہ معظمہ ومدینہ مطہرہ در حرمت وی استفتاء نوشتہ اند استفتاء اینست - انشدکم اللہ ایہا العلماء والصلحاء اہل تشخیص طباعکم الشریفۃ شرب الدخان ام تشطیبہ اخبرنا باللہ تعالیٰ وبرسولہ اعجبنی ما حکم طباعکم الشریفۃ واکتبوہ فی ہذہ الصحیفۃ نفع اللہ بوجودکم المسلمین بمنہ وکرمہ الجواب قال العالم والمتقی الفاضل ابو یزید المفتی الحنفی المدرس فی الحرم الشریف النبوی الحمد للہ لایشک ولایرتاب ذو لُبّ ان یکون من الخبائث الجواب قال العالم المتقی الشیخ محمد المفتی الشافعی والمدرس فی الحرم الشریف النبوی انہ اخبث توی
(۱۶۶) ویکفی فیہ تنفر الملائکۃ وبعض النبی علیہ السلام الجواب قال افضل العلماء العظام واکمل الفضلاء الکرام الفخام القاضی تاج الدین المفتی المالکی المدرس فی المسجد الحرام لاشبہۃ فی خبثہ الجواب قال العالم المتقی الشیخ ابو می بن عبد اللہ المفتی الحنبلی الحمد للہ الموافق الصوب والیہ المرجع والمآب ان الدخان من البدائع الخبیثہ فی طبیعۃ کل منصف علیہم جبل قلبہ علی الطبع الکریم بعد ازین از خدمت ایشان مرخص شدیم در حین رخصت فرمودند کہ در جونپور شیخ عبد الرشید بزرگی ممتاز است

Marfat.com

و بعنایات و الطاف ربانی سرفراز بزیارهٔ وی مشرف شوید و فوائد دینی اخذ کنید
چون قبل ازین احرام زیارت آن کعبه شده بود بوصیت وی عزم بالجزم نمودم که
بدین دولت مستعد شوم. چون به بنارس رسیدم از نواب مرخص شده بملازمت
ایشان به جونپور رفتم ایشان به سیر شیخپور که قریب الهٰ آباد است رفته بودند پیر
رشید ایشان که محمد ارشد نام بود بسیار مهربانی مبذول داشتند و بجانب ایشان
نوشتند که فلانی بقصد زیارت رسیده است (۱۶۶ ب) این احقر درانجا که کمال
استسقاء لقاء داشت از عدم تنبیه این قضیه متوجه بدان بحر الطاف گشت و به تودیع
آن مخدوم زاده حاضر نشد آن حضرت از تمام رافت عزیمت جونپور کردند از کم
طالعی خود بدولت پابوس مشرف نگشت تا هنوز تاسف و تلهف عدم وصال آن
قبلهٔ اقبال باقی ست حضرت ایشان بجهت تسکین و تسلی این حقیر نوازش نامه‌ها متواتر
مبذول داشتند و بکسب جاروب و شغل بهونکم اشارهٔ فرمودند و سند و شغل
بهونکم اینست که بپاشنه چپ راه زیرین بند کند و زانوی پائے راست برزانوی
پای چپ اندازد و راست بنشیند و بهر دو نر انگشت هر دو سوراخ گوش را
بند کند و برو انگشت شهادت هر که چشم را بند کند و بهر دو انگشت وسطی بر دو پره
بینی زور کند تا هر دو سوراخ بینی بند شود و هر دو خنصر و بنصر برلب نهد و با
ملاحظه اسم مثنی قصد کند. که دم بر دماغ رود و مراقب غیب مطلق که مفهوم هو است
باشد تا تواند دم را راه ندهد و چون طاقت نماند پره بینی چپ بگذارد تا دم با
ملاحظه هو برآید باز براه راست بینی دم تا ملاحظه هو بکشد و تمامی (۱۶۷) این شغل درین
بیت مذکور است ؎

لب به بند و چشم بند و گوش بند — گر نه بینی سر حق بر ما بخند

اگر صورتها و اشکال و الوان عجیبه در نظر آیند بر آن مقید نشود مشغول بمفهوم مطلق
باشد چون بالوان مقید نشود جمیع الوان دور خواهند شد و مرتبه اطلاق امید است
که مشهود گردد و معنی هو الظاهر هو الباطن مکشوف شود و قریب بهمین است شغل

Marfat.com

خدا این که عمده کار خواجگان چشت قدس اللہ اسرارہم بدو است و گفته اند که در طریقه خاندان چشت چله یک شب آنروز است اگر کما حقه بجا آرد بمقصود رسد

و در عین معاودت بشاه آباد که نامش در اصل انگی است عبور بر قصبه لکهنو افتاده و زیارت شیخ پیر محمد دست داد بسیار رافت و عطوفت بکار بردند و بعضی مشکلات مثنوی و معضلات معنوی پرسیده بجواب شافی متصدی شدند و بحر الفراسته را درخواست نمودند بعضی از اشغال اجازت دادند از انجمله تصور اطلاقیست سندوی اینست که در ابتدای یک طی نگاه دارد و پس از نماز بامداد بدانچه انشراح باشد مشغول شود و طریق انشراح اینست که یک صد چهل یک بار (۱۶۷ ب) سوره الم نشرح بخواند و یک سیپاره و یک ربع یا دو سیپاره و نصف قرآن مجید تلاوت کند پس ازان برخیزد وضو کند و نشست و هفت بار صلوٰة خمسه کند بعد ازان پاره قیلوله کرده در اوّل وقت پیشین وضو ساخته نماز بجماعت ادا کند بعد از فراغ نماز سورة اذا جاء نصر اللہ سیصد و سیزده بار بخواند و باقی وقت در مشغولی حق صرف کند با صلوٰة مشغول شود و چون اوّل وقت عصر در آید وضو جدید کرده نماز بجماعت گزارد پس از نماز مسبعات عشر اگر معلوم باشد بخواند و گرنه این اسم را سیصد و بیست و هفت بار با تسمیه بخواند و اسم انیست یا حمید الفعال ذا المن علی جمیع خلقه بلطفه یا حمید۔ پس ازان نماز مغرب گزارده بصلوٰة مشغول شود۔ چون وقت عشا در آید پس وضو جدید نموده و نماز بجماعت ادا کند پس از فراغ هفتاد بار صلوٰة خوانده در خانه خالی بطریق اغلاط صوفیه مشغول شود۔ چون تهجد در آید نماز تهجد ادا کرده، یک صد بار یا قدوس الطاهر را تا آخر و یکصد بار یا عجیب الصنایع را تا آخر و یکصد بار یا عالی الشامخ را تا آخر (۱۶۸) بخواند۔ چون وقت نماز بامداد در آید وضو جدید کرده نماز با جماعت ادای کند تا ۳ روز هم چنین کند در روز سیوم بعد از نماز بامداد هفت پیکر شروع کند پیکر اول در روز اول پنج هزار بار و هم چنین

Marfat.com

هفت پیکر را در هفت روز بخواند پس از مضی هفته بعد از نماز مغرب غسل کند و از ابتدای غسل از تکلم مردم سکوت کند و پارچه پاک به پوشد و خوشبوی بر پارچه و بدن بمالد و حجره نیز معطر کند و در حجره قبله روی استاده شود و هر دو دست بردارد و فاتحه بروح پیغمبر صلی الله علیه وسلم بخواند و بر ارواح جمع بزرگان نیز بخواند و بجهت برآمدن حاجت نیز بخواند پس ازان هفت بار درود و یازده بار الم نشرح و یازده بار اذا جاء نصر الله خوانده در حجره در آید و در سجده رود و در حالة سجده هفتاد بار و هفت اغثنی یا غیاث المستغیثین خوانده برخیزد و دوگانه تحیت الوضو ادا کرده بصلوٰه مشغول شود - چون وقت عشاء در آید عشا ادا کند و بطریق اغلاط مشغول شود و تصور علویات را بکار برد روزی چند قلق و اضطراب بسیار خواهد شد پس ازان (۱۶۸ ب) کیفیتے روی خواهد داد که بسبب آن اسرار عجائب ظاهر خواهد شد که از احاطه تحریر و تقریر بهار جست و از بعضے بزرگان درین شغل بنوعی دیگر مجاز است طریقش آنکه باواز احدیث متوجه باشد در زمان توجه پر طاؤس یا صورت امرد را متصور باشد در اذنی زمان آواز بود ظلمات به آب حیات کشد و این تصوّر را در اصطلاح خواجگان ما قدس الله اسرارہم تصور اکبر خوانند و بکتاب اربع منازل که در سلوک نوشته اند نیز اجازت داده و انواع اشغال و ادعیه را در وی مندرج ساخته و این شغل بنوع دیگر نیز منقول است و این احضر بدان ماذون شده و مدتی بر و اشتغال نموده است و سندی درین ابیات مولوی معنوی مذکور است ؎

چشم را اے چاره جو در لامکان — هین بنه چون چشم گشته سوی جان
کون پرچاره است هیچت چاره نے — تا که بکشاید خدایت روزنی

بعد ازان از شاه آباد از نواب صاحب رخصت گرفته بوطن مراجعت نمودم دو سه ماه در وطن گزرانیده شد - چون مرحوم و مغفور داؤد خان حسین زئی بجد شده (۱۶۹) که رقعه ها شیخ عبداللطیف برهانپوری را که ببعضے عزیزان نوشته

Marfat.com

اند ترتیبی لائق دهید باوجود عدم فرصت آن رقعات را جمع ساخته بوجه احسن ترتیب دادم و آن تالیف را جامع الکلمات نام نهادم - بعد از روز ایام مذکور بجانب شاه آباد که وطن نواب مستطاب بود متوجه گشتم نواب را بادشاه وقت بمهم دکن نامزد کردند نواب بدانصوب متوجه گشت بمصاحب وی اکثری از مشائخ آن دیار را زیارت نموده آمد خصوصاً از زیارت شیخ برهان که از خلفاء شیخ عیسیٰ سندهی بود محظوظ شدم باکثر از اشغال شطاریه اجازت دادند والتفات و مرحمت کما ینبغی بجا آوردند و هر ساله شیخ وجیه الدین گجراتی که مشحون بنوادر اشغال است ماذون ساختند و به بعضے ادعیه چنانکه چهل اسم و نظائر آن بود مجاز ساختند آنگاه لشکر متوجه اورنگ آباد شد و از اورنگ آباد بر پونا دهر که قلعه سیوا بود متوجه شدند و بعد از چند روز آن قلعه از دست نواب صاحب مفتوح گشت و آنجا بطرف بلده بیجاپور عنان عزیمت را منعطف ساختند و خواستند (۱۶۹ ب) که آن ملک را در قبضه اقتدار خود در آرند درین اثناء به بعضی از بزرگان که در زمره سپاهیان بودند ملاقات حاصل شد و به بعضی اشغال که عمده کار خواجگان چشت قدس الله اسرارهم بدو منوط و مربوط است اجازت بحصول پیوست و بالجمله از اوراد و اشغال خواجگان چشت قدس الله اسرارهم حظے کامل و نفعی شامل که نه در استعداد این خسته شکسته بود حاصل میکنم و در جماعت جندیان سپاهیان و بعدم تمیز از ایشان میگذرانم و باحیاء ثلث آخر لیالی نفی خاطر و وقوف قلبی مقیدم و بدین وسیل بغرائب و اسرار عجائب اطوار الاشیاء جنس خود ممتازم و اظهار اورا موجب غرامت وقت و مشمر ندامت حال دانستم و در زاویه عزلت و گوشه مسکنت نشسته و پای شکسته ام ع

با هیچکس نیک و بدم کار نی — در سینه هیچکس من آزار نی

حضرت مهیمن علی الاطلاق این احقر العباد را بحالتی و ذوقی مخصوص ساخته که اختلاط

Marfat.com

خلق و مصاحب عام حجاب وقت وی نگشته و مانع حضور و ذکر وی نشده بالجمله باوقت وی نگشته و مانع حضور و ذکر وی نشده بالجمله باوقت (۱۰) خود خوشم اگرچه مردمان مرا سرسری میدانند باکار خود مشغولم هرچند مرا سراسیمه و سرسری خوانند و اعتصام و اعتماد من بعروۂ وثقی و حبل متین خواجگان چشت قدس الله اسرارهم است که یکی از ایشان در عهد خود جنید وقت و بایزید عهد بود بلکه ایشان را بحضرت واهب العطیات و درگاه مفخر الموجودات نسبتی و خصوصیتی حاصل است که هیچ فردی را از اولیا نسبت و خصوصیت نیست و باین همه در انکسار و افتقار چنان کوشید که در حالت سکر و تحیر لفظے که مشعر از خلاف ظاهر شرع بود و حرفی که مبنی از خودبینی و هستی باشد باوجود نیامده و هرکه بدین طریقه شریفه پیوست و بسعادت ابدی ملحق گشت و بمناصب علیا و دولت عظمی مواصلت یافت و در سلاسل دیگر از هزار یکے به مقصود رسد در خانوادہ از الوف واحدی نباشد که بمطلوب نرسید علی الخصوص این احقر العباد را بحضرت جامع الرموز معدن الکنوز قطب المشائخ فرد الراسخ حبیب الله محبوب الله محبوب اله برہان العارفین حجت العاشقین عمدة المعشوقین خواجه معین الحق (۱۰ب) والملة والدین حسن سجزی قدس الله سره اعتقاد خاص هست که بحوادث دوران و وقائع زمان نقش محبت وی از لوح سینه من انقطاع پذیر نیست امیدوار هستم که اگر ظلمات شک دامن گیر وقت من گردد و آن خورشید انور و نیر اکبر نور یقین بخشد و اگر شیاطین الانس والجن مانع عروج سپهر یقین و صعود افلاک متین دین شوند آن شهاب ثاقب مدد فرماید[۵۲] ؎

گنج اسرار یقین خواجه معین الدین است — رهبر کشور دین خواجه معین الدین است
نام او نزد حق مرشد محبوب حبیب — شاهد حال چنین، خواجه معین الدین است

چشتیاں چون ز تفکر سوی بالا بینند — آفتاب رخ معشوق هویدا بینند

---

۵۲ اس باب کے آخر میں خواجگان چشت کی منقبت میں چھیانوے (۹۶) شعروں کا ایک فارسی قصیدہ ہے۔ ہم نے اختصار کے پیش نظر صرف پہلا شعر نقل کیا ہے۔

Marfat.com

ضمیمۂ ثانی

حضرت مجدّدِ الفِ ثانیؒ کے خلاف ایک فتویٰ اور اُس کا تجزیہ

Marfat.com

Marfat.com

مصلحین قوم کی مخالفت یقینی اور فطری امر ہے۔ ان مصلحین میں سے حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی ذات گرامی پر معترضین نے جو جو اعتراضات کیے اور الزامات لگائے، تاریخ ان کج فہموں کی ستم ظریفوں کو کبھی معاف نہیں کر سکتی۔

خود حضرت مجددؒ کی زندگی میں مخالفین نے شدید مخالفت کی اور آپ کے وصال کے بعد بھی یہ سلسلہ جاری رہا اور آج تک عاقبت نا اندیش اور جاہل مصنفین اپنے قلم کو آپؒ کی مخالفت سے زہر آلود کرتے رہتے ہیں خود حضرت مجددؒ نے اپنے مکتوبات شریف میں جا بجا کم فہموں کے اعتراضات کے خدشہ کا ذکر فرمایا ہے۔ ایک مقام پر لکھا ہے۔

"سبحان اللہ اس قسم کے عجیب و غریب معارف مجھ سے ظاہر ہوتے ہیں جن کو سن کر عجب نہیں کہ ابناء جنس بھی مجھ سے نفرت کریں اور محرم بھی مخالفت کے درپے ہو کر نا محرم اور مجرم بن جائیں[1]"

اس مخالفت کی نوعیت ہر دور میں مختلف رہی۔ چنانچہ اورنگ زیب عالمگیر جو کہ خود حضرت خواجہ محمد معصومؒ کا مرید تھا، کے دور میں بھی مخالفین نے سر اٹھایا مکتوبات شریف کے خلاف اورنگ زیب کے وضعی خط کا ذکر ہم اس کتاب کے پانچویں باب میں کر چکے ہیں۔ حضرت مجددؒ کے صاحبزادگان سرہند سے نکل کر کہیں

---

[1] حضرت مجدد الف ثانیؒ: مکتوبات جلد ثالث مکتوب نمبر ۸۰

Marfat.com

جاتے تو یہ علمائے سو اور علمائے ظاہر ضرور ان صاحبزادگان سے مناظرہ و مجادلہ کرتے ۔ جب حضرت خواجہ سیف الدین بن حضرت خواجہ محمد معصومؒ لاہور تشریف لائے ۔ تو آپ کی تشریف آوری پر علمائے سو نے حضرت مجددؒ کے مکتوبات پر اعتراضات کیے اور بہت بڑا مناظرہ بلکہ مجادلہ و مناقشہ ہوا حضرت شیخ سعدی لاہوریؒ (متوفی ۱۱۰۸ھ) گواہ ہیں کہ ان علماء کے لایعنی اعتراضات سن کر حضرت خواجہ سیف الدینؒ خاموش رہے ۔ اور خلوت میں فرمایا کہ یہ کج فہم علماء سو حضرت مجددؒ کا کلام کیا سمجھ سکتے ہیں؟[۵۲]

اس قسم کے کج فہم علماء نے حضرت مجددؒ کی تکفیر کے فتوے تیار کئے ۔ جن پر علمائے عرب و عجم کے دستخط کروا کر تشہیر کروائی گئی ۔ اسی قسم کے بے سر و پا اور لایعنی فتووں میں سے ایک فتویٰ ۱۰۹۰ھ کے قریب لکھا گیا روضۃ القیومیہ میں ۱۰۹۴ھ کے واقعات کے تحت ایک محضر کا ذکر کیا گیا ہے ۔ کہ مکتوبات میں خلاف شرع مواد کی وجہ سے اس کے درس کو موقوف کر دیا جائے ۔ روضۃ القیومیہ میں ہے :

"دریں معنی محضری نوشتند و تمامی مہر ہائے علماء بران کردند"[۵۳]

حضرت شیخ محمد نقشبند ثانیؒ (متوفی ۱۱۱۵ھ) نے اپنے مکتوبات میں ایک "رسالۂ استفتاء" کا ذکر کیا ہے[۵۴] روضۃ القیومیہ میں مذکورہ محضر اور مکتوبات خواجہ محمد نقشبند ثانیؒ میں جس رسالۂ استفتاء کا ذکر کیا گیا ہے اسے پیش نظر رسالہ استفتاء ہی تصور کرنا اس لئے بھی مشکل معلوم ہوتا ہے کہ عبدی نے اس استفتاء کو نقل کرنے سے پیشتر لکھا ہے کہ حضرت مجدد الف ثانیؒ کے ردّ میں چار فتوے

---

۵۲ محمد عمر بن ابراہیم پشاوری مولانا : ظواہر ۱۱۱۲ھ قلمی ورق ۱۷۱ - و تا ۱۷۲

۵۳ کمال الدین محمد احسان : روضۃ القیومیہ رکن سوئم قلمی فارسی

۵۴ عماد الدین محمد : وسیلۃ القبول الی اللہ والرسول مکتوب نمبر ۱۱۸ حصہ اوّل

Marfat.com

لکھے گئے ان میں سے ایک فتویٰ (معارج الولایت میں) نقل کیا جا رہا ہے۔
عبدی لکھتا ہے۔

"چون علماء عرب و عجم در ردِّ او (الشیخ احمد الکابلی السرہندی) چہار استفتاء نوشتہ اند و ایراد ہر چہار بسطِ کلام میکشید و بطول عبارت می انجامید برابہ او یکے ازاں اختصار نمیرود،،[۵۵]

معلوم نہیں ان چار استفتاء میں سے کس فتوے کا ذکر روضۃ القیومیہ اور مکتوبات خواجہ محمد نقشبند ثانی میں کیا گیا ہے۔ اس لئے ڈاکٹر ایس ایم اکرام کا مشمولہ معارج الولایت استفتاء کو وہی "رسالہ استفتاء" قیاس کرنا درست معلوم نہیں ہوتا[۵۶]

یہ استفتاء ۱۰۱۹ھ کے قریب لکھا گیا کیونکہ اس پر جن علماء نے اپنے تصدیقی دستخط کئے ہیں اسی دور کے معلوم ہوتے ہیں۔ یہ ہماری محض قیاس آرائی ہے کیونکہ استفتاء پر کوئی سن تحریر نہیں ہے

اس استفتاء پر جتنے علماء نے دستخط کئے ہیں ان کے حالات سے معروف تذکرے یکسر خالی ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ یہ علماء معروف نہیں ہوئے بعض نام وضعی معلوم ہوتے ہیں۔ کیونکہ ان کے تاثرات کے بعد ان کی مہر تصدیق کے ساتھ نام سے پہلے "مولانا" کا لفظ لکھا ہوا ہے۔ مولانا اپنے نام کے ساتھ کوئی نہیں لکھتا مثلاً "مولانا جان محمد" دو جگہ لکھا گیا ہے۔ پھر مولانا تیمور لاہوری"۔

اس استفتاء کا محرک اور مستفتی عبدالوہاب مرید شاہ جیلان ہے اس کے استفتاء پر ان علماء نے اپنے دستخط ثبت کرکے تصدیق کی ہے۔

(۱) ابوالفتح (۲) عبدالصمد بن حافظ یار محمد معذور القریشی العباسی الکروڑی (۳) تاج محمود

---

۵۵ عبدی: معارج الولایت ورق ۵۹۹ ب

۵۶ اکرام ایس ایم ڈاکٹر: رودِ کوثر صہ ۲۸۳

Marfat.com

شور کوٹ (۴) فقیر بن مظفر خان احمد (۵) عنایت اللہ (۶) سید شاہ محمد ناگوری (۷) عنایت اللہ (۸) مولانا جان محمد (۹) مولانا جان محمد (۱۰) محمد اشرف اورنگ آبادی۔ (۱۱) سید حامد عبدالقادر ناگوری (۱۲) شیخ ابوالخیر نبیرہ حضرت سلطان التارکین (۱۳) محمد اکرم بن شیخ محمد الدنیوری کتبہ شیخ محمد (بن) مولانا عبداللہ فقہی لاہوری (۱۴) محمد باقر اجمیری (۱۵) بہاء الدین مفتی ملتان (۱۶) تاج محمد عباسی (۱۷) ابوحنیفہ مفتی ملتانی (۱۸) حافظ محمد طاہر تلمیذ مولانا عبداللہ سیالکوٹی (۱۹) قاضی خواجہ محمد (۲۰) فتح محمد مفتی پرگنہ ہزارہ جہانگیر نگر (۲۱) محمد تقی ساکن قصبہ چیمہ چٹھہ من مضافات لاہور (۲۲) لطف اللہ قاضی (۲۳) عبداللہ (۲۴) عبدالکریم بن محمد جمیل لاہوری (۲۵) ابوالحسن لاہوری (۲۶) روح اللہ لاہوری (۲۷) سلیمان لاہوری (۲۸) عبدالمومن لاہوری (۲۹) حافظ نعمت اللہ لاہوری (۳۰) محمد ہاشم لاہوری خواہر زادۂ عبدالکریم لاہوری (۳۱) عبدالغنی بن شیخ عبداللطیف مفتی لاہوری (۳۲) محمد عبداللہ (۳۳) مولانا تیمور لاہوری (۳۴) نور محمد (۳۵) عبدالحمید تلمیذ مولانا تیمور لاہوری (۳۶) عبدالرحمن قادری لاہوری (۳۷) قاضی نورالدین قاضی قصبہ قصور (۳۸) شیخ غلام محمد (۳۹) سید ولی لاہوری (۴۰) محمد حاصل فرملی (۴۱) محمد صادق امام مسجد قاضی محمد افضل (۴۲) سید عنایت اللہ لاہوری (۴۳) عبدالوہاب بن سلطان محمد۔

ان میں سے اکثر علماء کے حالات تذکروں میں قطعاً نہیں ملتے۔ بعض کا ذکر حاجی محمد اسمٰعیل عرف میاں وڈا لاہوری کے تلامذہ و خلفاء کے تحت ملتا ہے[۵] مثلاً مولانا تیمور لاہوری۔ مولانا جان محمد اور مولانا جان محمد ثانی لیکن ان علماء کی علمی حیثیت مسلمہ نہیں ہے۔ اس فتوے میں حضرت مجدد سے جن اعتقادات کو منسوب کیا گیا ہے۔وہ سب بادر ہوا ہیں (ان پر مفصل بحث اپنے مقام پر آئے گی) اگر اس میں کوئی قابل توجہ بات ہوتی تو اس وقت کے مسلمہ علماء اور مفتی حضرات

---

[۵] غلام سرور لاہوری مفتی: خزینۃ الاصفیاء ۱۰۹/۲

Marfat.com

اس پر ضرور اپنی مہر ہائے تصدیق ثبت کرتے۔ اس دور کے سربر آوردہ علماء فتاویٰ عالمگیری جیسی کتاب کی تدوین میں مصروف تھے۔ ان میں سے کسی بھی عالم کے دستخط اس استفتاء پر نہیں ہیں فتاویٰ عالمگیری کے مرتبین میں سے چند ایک کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں۔

مولانا عبداللہ چلپی (مترجم فارسی فتاویٰ عالمگیری) سید علی اکبر سعداللہ خانی سید نظام الدین ٹھٹھوی۔ قاضی ابوالخیر ٹھٹھوی۔ جلال الدین محمد۔ ملا حامد جونپوری شیخ رضی الدین۔ مولانا محمد شفیع۔ مولانا محمد فائق۔ ملا محمد اکرم لاہوری[۸]۔ ملا فصیح الدین پھلواری[۹] سید نظام الدین ثانی و سید ابوالقاسم ثانی بن سید نور محمد ثانی[۱۰]۔ شیخ جلال الدین محمد جونپوری۔ شیخ وجیہ الدین گوپاموی۔ شیخ محمد حسن جونپوری ملا محمد غوث ابو محمد کاکوروی۔ ملا سعید بن قطب الدین شہید سہالوی۔ علامہ ابوالفرج اور ملا غلام محمد وغیرہ[۱۱]

ان مستند اور مسلمہ علماء میں سے کسی بھی عالم کا نام اس استفتاء میں نظر نہیں آتا۔ اور کوئی فتویٰ ان علماء کے دستخطوں کے بغیر قابل قبول نہیں تھا اس استفتاء پر لاہور کے تیرہ[۱۳] علماء نے دستخط کئے۔ لیکن ان میں سے کسی عالم کی بھی علمی حیثیت واضح نہیں ہے۔ جب کہ اس وقت لاہور میں ایسے نامور علماء موجود تھے۔ جن کی شہرت سارے عالم اسلام میں تھی۔

حضرت شیخ محمد طاہر لاہوری نقشبندی[۱۲] متوفی ۱۰۴۰ھ نے اپنے ایک

۸ھ حافظ مجیب اللہ ندوی: "فتاویٰ عالمگیر اور اس کے مولفین" مقالہ مشمولہ معارف اعظم گڑھ جنوری ۱۹۴۷ء

۹ھ عون احمد قادری: "ملا فصیح الدین" مقالہ معارف اپریل ۱۹۴۷ء

۱۰ھ راشدی حسام الدین پیر: فتاویٰ عالمگیری کے دو سندھی مولفین مقالہ معارف جون ۱۹۴۷ء

۱۱ھ حافظ مجیب اللہ ندوی: "فتاویٰ عالمگیری کے مولفین" مقالہ مشمولہ معارف مارچ ۱۹۴۷ء

۱۲ھ حضرت شیخ محمد طاہر لاہوری کے حالات پر ہماری مستقل کتاب زیر تالیف ہے

Marfat.com

مکتوب میں جو انہوں نے اپنے شیخ حضرت مجددؒ کی خدمت میں ارسال کیا تھا۔ لکھتے ہیں۔ کہ جب میں بحکم شیخ لاہور پہنچا تو بعض حاسدوں نے حضرت مجددؒ کے ایک مکتوب جس میں کہ مقامات حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تحریر کئے گئے ہیں؛ میں الحاق کر کے اس پر اعتراض کیے۔ مولانا حامد اصل مکتوب شریف مولانا عبدالسلام لاہوریؒ کی خدمت میں لے گئے مولانا نے مطالعہ کے بعد کہا کہ اس پر کسی شبہ کی گنجائش نہیں ہے۔ اور مکتوب کی بہت تعریف کی۔ جس سے حاسدوں کے منہ بند ہو گئے[۱۳]

اس استفتاء کے وقت لاہور میں حسب ذیل اجل علماء موجود تھے۔

مولانا الہداد۔ مولانا جمال الدین۔ شاہ محمد غوث بن حسن۔ شیخ سعد اللہ۔ قاضی محمد افضل خواجہ ایوب۔ شیخ بدرالدین قادری۔ شیخ جمال اللہ۔ شیخ عبدالحکیم قادری۔ مولانا نور محمد مدقق (اگرچہ فتوے میں ایک نام نور محمد بھی درج ہے لیکن اس کے ساتھ "لاہوری" کی تخصیص نہیں ہے) شیخ عبداللہ بن اسماعیل۔ شیخ محمد بن فرید قادری۔ مولانا محمد مراد۔ مفتی محمد تقی شیخ نصرت اللہ اور مولانا یار محمد وغیرہ[۱۴]

ان میں سے کسی بھی عالم کے دستخط اس فتوے پر نہیں ہیں۔

اس استفتاء پر جتنے علماء نے دستخط کیے ہیں۔ تقریباً سب کا مدار مستفتی (عبدالوہاب مرید شاہ جیلان) کی خود ساختہ عبارتیں ہیں اکثر ایسا ہوتا ہے کہ مفتی فتوے کی روح سے بے خبر اور سیاق و سباق سے بے پروا ہو کر اپنے دستخط ثبت کر دیتا ہے۔ یہ فتویٰ بھی اس بے پروائی کی واضح ترین مثال ہے۔

اس استفتاء کے مستفتی اور دستخط کنندگان کی علمیت کا اندازہ اس سے بھی لگایا جا سکتا ہے۔ کہ ان کی اپنی تحریر کردہ عبارتوں میں عربی قواعد سے

۱۳ھ شیخ بدرالدین سرہندی: حضرات القدس جلد دوم ص ۲۹۲ اردو ص ۳۲۳ فارسی

۱۴ھ ان علمائے لاہور کے حالات و کمالات کی تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو نزہۃ الخواطر جلد پنجم و ششم وغیرہ

Marfat.com

بے اعتنائی برتی گئی ہے۔ اکثر جملے قواعد کی قید سے آزاد ہیں۔ ہم مثال کے طور پر چند الفاظ ذیل میں نقل کرتے ہیں۔

غلط	صحیح
فی حکمہ قتلہ	فی حکمہ بقتلہ
مقام المحمدی	المقام المحمدی
معتقدہ	معتقدھا
بل ولی	بل ولا ولی
سخو	سخروا
تابعیہ	تابعوہ

اکثر جگہ عبارتیں لایعنی، غیر مربوط اور غیر واضح ہیں۔ چنانچہ ہم نے اس استفتاء کے حواشی میں جگہ جگہ ایسے اشارے کر دیئے ہیں۔

مستفتی کی عبارت کا ملخص ترجمہ حسب ذیل ہے

(۱) یہ شخص یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ احمد روح کا نام ہے۔ اس سے نبوت ملائکہ کا تعلق ہے۔ اور ایک ہزار سال گزر جانے کے بعد جسم بھی روح بن گیا۔ تو مقام محمدی اب خالی رہے گا۔ حتّٰی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول فرمائیں اور عیسویت سے نکلیں اور محمدیت میں داخل ہوں اور پھر دین اسلام کی تائید کریں۔

(۲) رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ نے حکم دیا کہ وہ خُلّت حاصل کریں۔ اور ملت ابراہیم کی پیروی کریں اور اس سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس مقام پر نہیں تھے بلکہ اس سے ہٹے ہوئے تھے۔ کیونکہ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام قطبیت کے خلاف تھا۔ ایک ہزار سال کے بعد امت کا ایک فرد بالاصالت خُلّت کے مقام کو پہنچا اور اس شخص کی وساطت سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

کو خلعت حاصل ہوئی۔

(۳) یہ شخص مرکز ثالث ہے۔ اور اس کو تعین اوّل میں بہت سے مراحل میں سبقت حاصل ہے۔ اور وہ مطلوب کی بہت سی منازل میں قریب تر ہے۔

(۴) یہ شخص اللہ تعالیٰ تک نبی کے وسیلہ کے بغیر پہنچا ہوا ہے۔

سارے فتوے کا حاصل یہ ہے کہ نبی کی توہین کرنے والا کافر، زندیق اور واجب القتل ہے۔ یہ بات عقائد اسلام میں شامل ہے۔ کہ نبی کی اہانت کرنے والا کافر ہے۔ لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آیا کہیں حضرت مجدد الف ثانیؒ نے کسی نبی کی توہین کی ہے ؟ ہمارے خیال میں توہین تو ایک طرف حضرت مجددؒ کی تحریرات میں کسی نبی کے متعلق ابتذال کا ادنیٰ سا شائبہ تک نہیں پایا جاتا۔ حضرت مجددؒ نے اپنی تحریرات میں انبیائے کرام کے جو فضائل و مناقب بیان کئے ہیں اگر انہیں جمع کیا جائے تو ہزاروں صفحات درکار ہوں گے۔ مخالفین کو تو محض حیلے بہانے درکار ہوتے ہیں انہوں نے مخالفت کے جوش میں حضرت مجددؒ جن کی ساری زندگی قال اللہ و قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں بسر ہوئی، کو خواہ مخواہ "شاتم رسول" بنا دیا ہے۔ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ ھٰذِہٖ الْخُرَافَات

ہم نے حضرت مجددؒ کی تحریرات میں سے امکانی کوشش کرکے اس استفتاء میں مندرج عبارتیں تلاش کیں اور جب مستفتی کی عبارات سے ان کا مقابلہ کیا گیا تو معلوم ہوا کہ دیگر منافق مستفتیوں کی طرح اس فتوے کے مستفتی نے بھی حضرت مجددؒ کی تحریرات میں خاصی تحریف کرکے اپنے گناہ میں علماء کو بھی ملوث کیا ہے حضرت مجددؒ کی عبارات میں مستفتی نے کہاں تک تحریف کی اس کے اندازہ کے لئے ہم نے تقابلی خاکہ بنا دیا ہے۔ تاکہ سمجھنے میں دشواری نہ ہو۔

Marfat.com

تقابلی جائزہ

مستفتی کی محرف عبارت	فرمودہ حضرت مجددؒ
احمد اسمہ للروح یتعلق بہ نبوۃ الملائکہ و محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسم للجسم یتعلق بہ نبوۃ الانسان ثم صارا ذالک الجسم بعد الف سنۃ روحًا فالمقام المحمدی خالٍ الی ان ینزل عیسٰی علیہ السلام ویخرج عن العیسویۃ ویدخل المحمدیۃ ثم یوید الدین	بعد از ہزار و چند سال از زمانِ رحلتِ آن سرور علیہ و علی آلہ الصلوٰت والتحیات زمانے می آید کہ حقیقت محمدی از مقام خود عروج فرماید و بمقام حقیقت کعبہ متحد گردد این زمان حقیقت محمدی حقیقت احمدی نام یابد و مظہر ذاتِ احد جل سلطانہ گردد و ہر دو اسم مبارک بمسمیٰ متحقق شود و مقام سابق از حقیقت محمدی خالی ماند، تا زمانیکہ حضرت عیسیٰ علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام نزول فرماید و عمل بشریعت محمدی نماید علیہما الصلوٰت والتسلیمات والتحیات و دران وقت حقیقت عیسوی از مقام خود عروج فرمودہ بمقام حقیقت محمدی کہ خالی ماندہ بود استقرار کند۔[۱۵]

---

[۱۵] امام ربانی مجدد الف ثانی؛ مبداء و معاد نمبر ۴، مکتوبات امام ربانی جلد اول مکتوب نمبر ۲۰۹

Marfat.com

مندرجہ بالا اقتباس سے واضح ہوا کہ مستفتی نے حضرت مجددؒ کی عبارت میں کس طرح تحریف کرکے الزامات تراشے ہیں۔ اس عبارت میں مستفتی کے خودساختہ عقائد جو اس نے حضرت مجددؒ سے منسوب کیے حسب ذیل ہیں۔

(۱) احمد روح کا نام ہے۔ اس سے نبوت ملائکہ کا تعلق ہے۔ ایک ہزار سال گزر جانے کے بعد جسم بھی روح بن گیا۔

(۱۱) حضرت عیسیٰؑ نزول فرمانے کے بعد منصب نبوت سے دستبردار ہو جائیں گے

حقیقت یہ ہے۔ کہ حضرت میر محمد نعمان بدخشیؒ نے "مبداء و معاد" کی منقولہ بالا عبارت کی توضیح ایک عریضہ کے ذریعہ حضرت مجددؒ سے چاہی تھی۔ حضرت مجددؒ نے منقولہ بالا اپنی عبارت نقل کرنے کے بعد اس کی مفصل توضیح کرکے اپنا مکتوب گرامی ارسال فرمایا۔ مستفتی کا فریب دیکھئے کہ اس نے توضیحات پر غور کرنا تو درکنار قابل توضیح عبارت کو استفتاء کا مدار بنا لیا۔ اور پھر اس توضیح طلب عبارت کو بھی اس نے جس طرح مسخ اور محرف کرکے پیش کیا ہے اس کی وضاحت ہم اوپر کرچکے ہیں خود حضرت مجددؒ نے اپنی منقولہ بالا عبارت کی جو توضیح فرمائی ہے اسے ہم ذیل میں ملخصاً نقل کرتے ہیں۔

از زمان رحلت او علیہ وعلی الہ الصلوٰۃ والسلام چون ہزار سال گذشت کہ مدت مدیدہ است و ازمنہ متطاولہ جانب روحانیت بر نہجے غالب آمد کہ جانب بشریت راتمام متلون بلون خود ساخت و عالم خلق را صبغ بہ صبغ عالم امر گردانید پس ناچار آنچہ از عالم خلق بود او علیہ وعلی الہ الصلوٰۃ والسلام رجوع بحقیقت خود نمودہ بود	حضور نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانۂ رحلت کو جب ہزار سال ہو چکے جو ایک طویل مدت ہے اور (جناب رسالت مآب علیہ الصلوٰۃ والسلام سے) یہ طویل زمانہ روحانیت پر اس طرح اثر انداز ہوا کہ بشریت کے تمام پہلوؤں کو اپنے رنگ میں رنگ لیا۔ اور عالم خلق کو عالم امر کے رنگ میں رنگ دیا۔ پس ناچار یہ کہ عالم خلق سے حضو

Marfat.com

یعنی حقیقت محمدی عروج فرمودہ ملحق بہ حقیقت احمدی گشت وحقیقت محمدی باحقیقت احمدی متحد شد...... چون حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نزول خواہد فرمودہ متابعت شریعتِ خاتم الرسل علیہم الصلوٰۃ والسلام خواہد نمود از مقام خود عروج فرمودہ بہ تبعیت بمقام حقیقت محمدی خواہد رسید وتقویت دین او علیہما الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ خواہد نمود ازین جاست کہ نقل میکنند از شرائع ماتقدم کہ بعد از ہزار سال از ارتحال پیغمبر اولی العزم از انبیاء کرام ورسل عظام مبعوث میشدند کہ تقویت شریعتِ آن پیغمبر فرمایند واعلاء کلمۂ او نمایند و چون دورۂ دعوت شریعت او تمام میشد پیغمبر اولی العزم دیگر مبعوث می گشت وتجدید شریعت خود میفرمود وچون شریعت خاتم الرسل علیہ وعلیہم والصلوٰت والتسلیمات از نسخ وتبدیل محفوظ است علماء امت او را حکم انبیاء دادہ کار تقویت شریعت وتائید ملت را بایشان تفویض فرمودہ مع

علیہ وعلی الہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی حقیقت کی طرف رجوع کیا یعنی حقیقت محمدی عروج کر کے حقیقت احمدی سے ملحق ہو گئی اور حقیقت محمدی حقیقتِ احمدی کے ساتھ متحد ہو گئی........ حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام۔ جب (اس دنیا میں) نزول فرمائیں گے اور متابعت شریعتِ خاتم الرسل علیہم الصلوٰۃ والسلام اور اس تبعیت کی بناپر اپنے مقام حقیقت محمدی تک پہنچ جائیں گے اور دین محمدی علیہ والصلوٰۃ والسلام والتحیۃ کو تقویت دیں گے۔اسی واسطے اگلی شریعتوں کے بارے میں منقول ہے کہ ہر اولی العزم پیغمبر کے ارتحال کے ایک ہزار سال بعد انبیاء کرام اور رسل عظام مبعوث کیے گئے تاکہ وہ اس پیغمبر کی شریعت کو تقویت دیں اور اسی کی دعوت کو استحکام بخشیں۔جب اس (اولی العزم پیغمبر) کا دورۂ "دعوت شریعت" ختم ہوجاتا اور دوسرا اولی العزم پیغمبر مبعوث ہوجاتا اور وہ اپنی شریعت

Marfat.com

ذلک یک پیغامبر اولی العزم را متابع او
ساختہ ترویج شریعت او نمودہ است [۱۶]

کی تجدید کرتا اور چونکہ خاتم الرسل علیہ
وعلیہم الصلوٰۃ والتسلیمات کی شریعت
نسخ وتبدیل سے محفوظ ہے۔ لہذا آپ کی
امت کے علماء کو انبیاء کا قائم مقام بنا
کر تقویت شریعت وتائید ملت کا کام
سونپا گیا۔ اور مزید برآں ان کے متابع
ایک پیغمبر اولی العزم (حضرت عیسیٰ علیہ
السلام) کو بھیج کر ان کی شریعت کو
ترویج دی گئی ہے۔

فرمودۂ حضرت مجددؒ

"سید البشر بمتابعت ملت او مامور گشت اتبع ملۃ
ابراہیم حنیفاً علی نبینا وعلیہ الصلوات والبرکات
و بعد از وے ہر پیغمبر کہ مبعوث گشت مامور بمتابعت
او شد علی نبینا وعلیہم الصلوات والتسلیمات [۱۷]
"بعد از ہزار سال این نقطہ مرکز دائرۂ ثانی کہ
حقیقت محمدی بآن مربوط است ...... پس
آن سرور را علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والسلام بتوسط
آن فرد کمالات محیط آن دائرہ نیز میسر شد و ولایت
خلت در رنگ او علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والسلام
نیز تمام گشت و دعائے اللہم صل علی محمد
کما صلیت علی ابراہیم بعد از ہزار سال باجابت
مقرون گشت [۱۸]

عبارت مستفتی

ان اللہ امر محمداً صلی اللہ علیہ وسلم
باکتساب الخلۃ وان اتبع (یتبع) ملۃ ابراہیم
حنیفاً وکان ذلک متعذراً علیہ لانہ علی خلاف
مقتضی المقام القطبی لہ ثم وصل الخلۃ فرد
الامۃ بالاصالۃ بعد الف سنۃ بتوسط
ذلک الفرد حصلت الخلۃ لمحمد صلی اللہ
علیہ وسلم

---

۱۶ حضرت مجدد الف ثانی: مکتوبات جلد اول مکتوب نمبر ۲۰۹
۱۷ حضرت مجدد: مکتوبات جلد ثالث مکتوب نمبر ۸۸ ۱۸ ایضاً مکتوب نمبر ۹۴

Marfat.com

اس عبارت سے مستفتی یہ ظاہر کرنا چاہتا ہے کہ حضرت مجددؒ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر فضیلت دی ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ کہ حضرت مجددؒ کے جس مکتوب (جلد سوم ۸۸) پر مستفتی نے اعتراض کیا ہے اسی مکتوب میں آپ نے اس خدشہ کا اظہار فرماتے ہوئے جواب میں دیا ہے کہ "(معترضین) خیال کرتے ہیں کہ خلیلؑ کو حبیبؐ پر فضیلت دیتا ہے اور حبیبؐ کو خلیل کا جزو بناتا ہے۔ کیونکہ تمام تعینات کو تعینِ اول میں مندرج جانتا ہے۔ اگرچہ اوپر ان کے توہم کو دفع کیا گیا ہے اور شافی جواب دیا ہے"

آپ نے فضیلت کے درج بالا توہم کا ازالہ کرتے ہوئے تحریر فرمایا ہے۔

وصول بذات نیز در رنگ تجلی ذات تقدّس و تعالیٰ بر دو قسم است باعتبارِ نظر ست و باعتبار قدم یعنی نظر واصل است یا ناظر بنفس خود واصل و آن قسم کہ وصول نظری ست بالاصالت نصیب حضرت خلیل است کہ اقرب تعیّنات بحضرت ذات تعالیٰ تعین اول است کہ ربّ اوست چنانچہ گذشت و تا بآن تعین نرسد نظر بماوراءِ ان نفوذ نہ کند و آن قسم کہ باعتبار قدم است بالاصالت مخصوص بحضرت حبیب است کہ محبوب رب العالمین ست محبوبان را جائے برند کہ خلیلان از انجا در ماندند مگر آنکہ بہ تبعیّتِ شان بروند خلیلے باید کہ نظر او تا مقام وصول رئیس محبوبان

"وصول بذات" بھی تجلی ذات کی طرح دو قسم پر ہے ایک باعتبار نظر کے ہے دوسری قسم جو وصول نظری ہے بالاصالت حضرت خلیل کے نصیب ہے کیونکہ تمام تعنیات میں تعین اوّل حضرت ذات تعالیٰ سے قریب تر ہے جو حضرت ابراہیم خلیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کا رب ہے جیسے کہ گزر چکا ہے۔ اور جب تک اس تعین تک نہ پہنچے نظر اس سے آگے نہیں گزرتی اور وہ قسم جو باعتبار قدم کے ہے بالاصالت حضرت حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ مخصوص ہے۔ جو محبوب رب العالمین ہیں۔ اور محبوبوں کو اس جگہ لے جاتے ہیں۔ جہاں خلیل نہیں جاسکتے

Marfat.com

عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلامُ
برسد و در راہ کوتہی نہ کند بالجملہ
تجلی ذات بیک وجہ بالاصالۃ مخصوص
بحضرت خلیل است و دیگران تابع اویند
علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلامہ
و بوجود دیگر آن تجلی بالاصالت مخصوص
بحضرت خاتم الرسل است و دیگران تابع
اویند عَلَيْهِ وَعَلَيْهِم الصَّلَوٰتُ والتسلیمات
و چون وجہ ثانی اقویٰ و ادخل است
در مراتب قرب نا چار تجلی ذات را
بیشتر مناسبتے بہ حضرت خاتم الرسل
حاصل گشت و تخصیص بوے پیدا کرد
و او صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم از
حضرت خلیل و از سائر انبیاء علیہ
و علیہم الصلوات والتسلیمات والتحیات
افضل آمد[19]

سوائے اس کے ان کی تبعیت سے ان
کو وہاں تک لے جائیں خلیل بھی ایسا
ہی ہونا چاہیئے کہ اس کی نظر اس مقام
وصول تک پہنچ جائے جہاں محبوبوں
کے رئیس پہنچے ہیں۔ اور راستہ ہی ہیں نہ
رہ جائے غرض تجلی ذات بیک وجہ سے
بالاصالت حضرت خلیل علی نبینا و علیہ
الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ مخصوص ہے
دوسرے ان کے تابع ہیں اور دوسری وجہ
سے وہ تجلی ذات حضرت خاتم الرسل
علیہ و علیہم الصلوٰت التسلیمات کے
ساتھ مخصوص ہے اور دوسرے ان کے
تابع ہیں چونکہ دوسری وجہ کو مراتب قرب
میں زیادہ قوت اور دخل ہے اس لئے
ناچار تجلی ذات کو حضرت خاتم الرسل
کے ساتھ زیادہ تر مناسبت حاصل اور
آنحضرت صلی اللہ علیہ کے ساتھ مخصوص ہے،
اسی لئے آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام
حضرت خلیل اور باقی تمام انبیاءؑ سے
افضل ٹھہرے

---

۱۹ حضرت مجددؒ: مکتوبات جلد ثالث مکتوب نمبر ۸۸

اس عبارت سے مستفتی یہ ظاہر کرنا چاہتا ہے کہ حضرت مجددؒ نے لکھا ہے کہ میرے وسیلے سے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خلت حاصل ہوئی۔ مستفتی نے حضرت مجددؒ کے جس مکتوب پر اعتراض کیا ہے اسی میں "تنبیہ" کے عنوان سے اس خدشہ اور شک کو آپ نے دور فرمایا ہے۔ جس پر ایک مخالف کی نظر نہیں جاسکتی تھی۔

ہم یہاں اس تنبیہ کو ملخصاً نقل کر رہے ہیں۔

تنبیہ۔ نبی ہر چند بعضے کمالات را بتوسط فردے از افراد اُمّت خود حاصل نماید و بتوسل او بعض مقامات برسد امّا نقص آن نبی ازین راہ لازم نیاید و آن فرد را مزیتے باین توسط بران نبی حاصل نہ نشود چہ آن فرد این کمال را بمتابعت آن نبی یافتہ است و بہ طفیل او باین دولت رسیدہ پس آن کمال فی الحقیقت از آنِ آن نبی است و نتیجۂ متابعت اوست و آن فرد بیش از خادم او نیست کہ از خزائن او خرچ کردہ لباسہائے مزیّب و فرشہائے مزیّن طیار کردہ مے آرد کہ باعث مزید حسن و جمال مخدوم میگردد و در عظمت و کبریائے او مے افزاید اینجا کدام نقص مخدوم است و کدام مزیت خادم امداد و اعانت از ہمگنان نقص است امّا از خدام و غلمان کہ امداد و اعانت واقع

نبی اگرچہ بعض کمالات اپنی امت کے افراد میں سے ایک فرد کے واسطے سے حاصل کرے اور اس کے وسیلے سے بعض مقامات پر پہنچے۔ لیکن اس وجہ سے اس نبی کا نقص لازم نہیں آتا اور اس توسّط کے باعث اس فرد کو اس نبی پر زیادتی حاصل نہیں ہوتی کیونکہ اس فرد نے کمال اس نبی کی متابعت سے حاصل کیا ہے۔ اور اسی کی طفیل اس دولت کو پایا ہے۔ پس وہ کمال درحقیقت اس نبی ہی کا کمال اور اس کی متابعت کا نتیجہ ہے۔ اور وہ فرد کی حیثیت اُس کے ایک خادم سے زیادہ نہیں ہے جو اسی کے خزانوں سے خرچ کر کے لباسہائے مزیب و فرشہائے مزیّن تیار کر کے لاتا ہے جو مخدوم کے حسن و جمال کو دوبالا اور اس کی عظمت و کبریائی میں اضافہ کرتا ہے۔ اُس میں کونسا

Marfat.com

شود عین کمال است و موجب
ازدیاد جاہ و جلال ناقصے باشد که
یکے را به دیگرے خلط کند و در
توہم منقصت افتد بادشاہان بامداد
خدام و حشم ملکہا مے گیرند و قلعہا فتح
مے نمایند و ازین امداد غیر از عظمت و
ابہت بادشاہان ہیچ معلوم نه میشود
و نیز غیر از شرف و عزت خدم و حشم
ہیچ ظاہر نه مے گردد امتان خدام و
غلمان انبیاء اند علیہم الصلوات و
التسلیمات اگر ازینہا امدادہا باین
بزرگواران برسد چه جائے توہم
منقصت شان است و آنکه گویند
که این بزرگواران اصلاً محتاج بامداد
نیستند و جمیع مراتب کمال ایشان را
بالفعل حاصل است مکابرہ صریح است
چه این بزرگواران نیز بندگان خدا اند
جل شانه و ہموارہ از فیوض و برکات
فضل و رحمت او امیدوار اند و ہمیشه
خواہان ترقیات در حدیث آمدہ است
مَنِ اسْتَوٰی یَوْمَاہُ فَھُوَ مَغْبُوْنٌ
و آن سرور مراتب خود را فرمودہ است
عَلَیْہِ وَعَلٰی آلہ الصلوٰۃ والسلام

مخدوم کا نقص اور کونسی خادم کی بڑائی
پائی جاتی ہے۔ ہمسروں سے مدد و
اعانت لینا عین کمال اور جاہ و جلال
کی زیادتی کا باعث ہے۔ کوئی ناقص
اور بے سمجھ ہی ہوگا۔ جو ایک دوسرے
سے ملائے گا۔ اور نقص کا وہم کریگا
بادشاہ اپنے خادموں اور لشکروں کی
امداد سے ملک لیتے اور قلعے فتح
کرتے ہیں۔ اس امداد سے بادشاہوں
کی عظمت و شان بڑھتی ہے خادموں
اور لشکروں کو شرف و عزت حاصل
ہوتی ہے امت کے لوگ بھی انبیاء
علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خادم اور
غلام ہیں اگر ان سے ان بزرگوں کو
امداد پہنچے تو اس سے ان بزرگوں کا
کیا نقص ظاہر ہوتا ہے؟ اور جو
یہ کہتے ہیں کہ یہ بزرگ ہرگز امداد
کے محتاج نہیں ہیں اور کمال کے
تمام مراتب ان کو بالفعل حاصل ہیں
یہ صریح مکابرہ اور ہیکڑپن ہے
کیونکہ یہ بزرگوار بھی حق تعالیٰ کے
بندے ہیں اور ہمیشہ اس کے فضل و
رحمت کے فیوض و برکات کے امیدوار

Marfat.com

سَلُوا اِلیٰ الوَسِیلَۃَ ......[۵۲۰] الخ

اور ترقیات کے خواہاں ہیں۔ حدیث میں آیا ہے کہ من استوٰی یوماہُ فھو مغبون" (جس کے دونوں دن برابر ہیں وہ گھاٹے میں ہے) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت سے فرمایا سلوا اِلیٰ الوَسِیلَۃَ (میرے لیے وسیلہ طلب کرو)

اسی طرح دیگر احادیث مبارکہ نقل فرمائی ہیں]

فرمودۂ حضرت مجددؒ

ہمیں ان معنی کی کوئی عبارت حضرت مجددؒ کے مکتوبات میں نہیں مل سکی اس لئے ہمارے نزدیک یہ عبارت مستفتی کی وضع کردہ ہے۔

مستفتی کی من گھڑت عبارت

ذالك الفرد مركز ثالث له سبقة على التعين الاول بمراحل وهو اقرب الى المطلوب بمنازل

فرمودۂ حضرت مجددؒ

تمن ہم مرید اللہ ام جلّ و علا و ہم مراد اللہ سلسلۂ ارادت من بے توسط بہ اللہ متصل است[۵۲۱]

بخلافِ امت نبی کہ بتوسل او برسد

مستفتی کی عبارت

ذلك الفرد وصل (الى) الله بلا واسطة

---

۵۲۰ تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو مکتوبات حضرت مجددؒ جلد ثالث مکتوب نمبر ۹

۵۲۱ حضرت مجددؒ: مکتوبات امام ربانی جلد ثالث مکتوب نمبر ۸

Marfat.com

آن پیغمبر درمیان حائل است مگر آنکہ
فروے از افراد امت را بالاصالتہ
از حضرتِ ذات تعالیٰ نصیب بود آنجا
نیز حیلولتہ نبی مفقود است و تبعیت
او موجود علیہ الصلوٰۃ والسلام [۵۲۲]

مستفتی نے حضرت مجدد رح کے جس مکتوب کی عبارت کو فتوے کا مدار بنایا ہے اسی جلد ثالث میں آپ نے مرزا حسام الدین کے نام مکتوب نمبر ۱۲۱ میں مندرجہ بالا مقام کو توضیح فرمائی ہے۔ مستفتی نے مخالفت کے جوش میں اس توضیح کو بالکل نہیں دیکھا حضرت مجدد رح نے اپنے جس مکتوب میں اس مقام کی توضیح فرمائی ہے۔ اس کے چند اقتباسات درج ذیل ہیں۔

وصول فیوض ہر سالک را بتوسط و حیلولتِ خیر البشر علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام تا زمانے ست کہ حقیقت آن سالک کہ محمدی المشرب ست بہ حقیقتِ محمدی منطبق نہ گشتہ است و بآن متحد نہ شدہ و چون بہ کمال متابعت بلکہ بہ محضِ فضل در مقامات عروج این حقیقت را بآن حقیقت اتحادے حاصل شد توسّط برخاست چہ توسّط و حیلولت در مغایرت ست و در اتحاد توسط و متوسّط و صاحب و محجوب

سالک کو فیوض کا پہنچنا حضرت خیر البشر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے توسط اور حیلولت سے اسی وقت تک ہے جب تک اس سالک محمدی المشرب کی حقیقت حقیقتِ محمدی سے منطبق نہیں ہوئی اور اس کے ساتھ متحد نہیں ہوئی۔ جب کمال متابعت بلکہ محض بفضل تعالےٰ مقامات عروج میں اس حقیقت کو اس اس حقیقت کے ساتھ اتحاد حاصل ہوا تو توسط دور ہو گیا۔ کیونکہ توسط و حیولت مغائرت میں ہے۔ اور اتحاد میں توسط و

---

۵۲۲ ایضاً مکتوب نمبر ۸۸

نبود آنجا کہ اتحاد ست معاملہ بشرکت
ست اما چون سالک تابع و الحاقی و
طفیلی ست از قبیل شرکتِ خادم بود
با مخدوم"
طریق جذبہ را چونکہ کشش از جانب
مطلوب ست و عنایات الٰہی جل شانہٗ
متکفل حالِ طالب است ناچار قبول
وساطت نمی کند۔ و در طریق سلوک
چونکہ انابت از جانب طالب ست
از وجودِ وسائط چارہ نبود و در
نفس وسائط از کار نیست امّا
تمامی جذبہ منوط بسلوک است کہ اگر
سلوک کہ عبارت از اتیان شریعت
است از توبہ و زُہد و غیرہا جا
جذبہ منضم نہ گردد جذبہ ناتمام و ابتر
ست بسیارے از ہنود و ملاحدہ را
دیدہ ایم کہ جذب دارند امّا چونکہ
بمتابعت صاحبِ شریعت علیہِ
وَعلیٰ آلہِ الصّلوٰۃ والسّلام مُتحلّی
نہ گشتہ اند خراب و ابتر اند و غیر از
صورتِ جذب نصیبے ندارند"

معاملہ شرکت کے ساتھ ہے۔ لیکن چونکہ
سالک تابع اور الحاقی اور طفیلی ہے
اس لیے یہ شرکت ایسی ہے۔ جیسے
خادم کو اپنے مخدوم کے ساتھ ہوتی ہے
طریق جذبہ میں چونکہ مطلوب کی طرف
سے کشش ہے اور اللہ تعالیٰ کی
عنایت طالب کے حال کی متکفل ہے
اس لئے واسطہ اور وسیلہ کو قبول
نہیں کرتا اور طریق سلوک میں چونکہ
طالب کی انابت و رجوع ہے اس
لیے اس لیے اس میں وسیلہ اور واسطہ
کے بغیر چارہ نہیں ہے۔ اور نفس
جذبہ میں اگر وسیلے درکار نہیں لیکن
جذبہ تمام سلوک سے وابستہ ہے
کیوں کہ جب تک سلوک جو شریعت
کے بجا لانے یعنی توبہ و زُہد وغیرہ
سے مراد ہے۔ جذبہ کے ساتھ نہ ملے
تب تک جذبہ نہ تمام و ابتر رہتا ہے
ہم نے بہت سے ہنود اور ملحدوں کو
دیکھا ہے کہ جذبہ رکھتے ہیں۔ لیکن
چونکہ صاحب شریعت علیہ الصلوٰۃ
والسلام کی متابعت سے آراستہ نہیں
ہے۔ اس لئے خراب و ابتر ہیں اور

Marfat.com

جذب کی صورت کے سوا کچھ انہیں نصیب نہیں"

تنبیہ ۸۔ سادہ لوحے ازین عدم توسّط کہ در طریق جذبہ وغیرہا گفتہ شدہ است استغنائے از بعثت خیر البشر علیہ وعلی الہ الصلوٰۃ والسلام اگرچہ نسبت بہ بعض بود توہم نہ کند وعدم احتیاجے بمتابعت وتبعیت او علیہ وعلی الہ الصلوٰۃ والسلام گمان نبرد کہ آن کفر و الحاد و زندقہ است و انکار است از شریعت حقہ او علیہ وعلی الہ الصلوٰۃ والسلام و بالا گشتہ است کہ جذبہ بے توسط سلوک کہ عبارت از اتیان شریعت سنت علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ ابتر و ناتمام ونقمت ست کہ بصورت نعمت برآمدہ و حجت را بر صاحب جذبہ ناتمام کردہ بالجملہ بکشف صحیح والہام صریح نیز بیقین پیوستہ است کہ ہیچ دقیقہ از دقائق این راہ و ہیچ معرفتے از معارف این قوم بے واسطہ او بے توسط متابعت او علیہ وعلی الہ الصلوٰۃ والسلام میسر نیست و

تنبیہ ۸۔ اس عدم توسط یعنی واسطہ کے نہ ہونے سے جو طریق جذبہ وغیرہ میں کہا گیا ہے۔ کوئی یہ گمان نہ کرے کہ حضرت خیر البشر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی کچھ حاجت نہیں اور ان کی تبعیت متابعت کی کچھ پروا نہیں کیونکہ یہ کفر و الحاد و زندقہ اور شریعت حقہ کا انکار ہے۔ حالانکہ اوپر گزر چکا ہے کہ جذبہ سلوک کے واسطہ کے بغیر جو شریعت کے بجالانے سے مراد ہے ابتر و ناتمام اور سراسر نقمت اور عذاب ہے جو نعمت کی صورت میں ظاہر ہوا ہے اور صاحب جذبۂ ناتمام پر حجت کو پورا کیا ہے۔ غرض کشف صحیح اور الہام صریح سے یقینی طور پر معلوم ہو چکا ہے کہ اس راہ کے دقائق میں سے کوئی دقیقہ اور اس گروہ کے معارف میں سے کوئی معرفت آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام

Marfat.com

منتہی را در رنگ مبتدی و متوسط
فیوض و برکات این راہ بے تبعیت
و بے طفیل او حاصل نہ ہے
محال ست سعدی کہ راہ صفا
توان رفت جز بر پئے مصطفےٰ [۲۳]

کی متابعت کے واسطہ اور وسیلہ کے بغیر میسر نہیں ہوتی - اور مبتدی اور متوسط کی طرح منتہی کو بھی اس راہ کے فیوض و برکات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طفیل و تبعیت کے بغیر حاصل نہیں ہوتے ہے
محال است سعدی کہ راہ صفا
توان رفت جز در پے مصطفےٰ

یہ پورا طویل مکتوب اسی مقام کی توضیحات کے سلسلہ میں ہے - ہم نے صرف چند اقتباسات نقل کئے ہیں - صاحب حضرات القدس نے بھی شبۂ چہارم کے ازالہ کے طور پر حضرت مجددؒ کے اس مکتوب کو نقل کرکے شرح کی ہے [۲۵]

چونکہ یہ استفتاء عبدی کے زمانے میں لکھا گیا اور عبدی بھی حضرت مجدد کے مخالفین میں سے تھا اور عبدی ہی کے ذریعہ ہم تک پہنچا ہے - اس لیے ہم نے مناسب سمجھا کہ اس کے دور کے اس استفتاء کا تجزیہ کر دیا جائے تاکہ عبدی کے دور میں حضرت مجددؒ جیسی والا صفات ہستی کی لایعنی مخالفت اور حاسدین کے بغض و عناد اور منافقت کا پردہ چاک ہو جائے -

عبدی نے یہ استفتاء اپنی کتاب معارج الولایت میں نقل کیا ہے - استفتاء نقل کرنے سے پیشتر وہ لکھتا ہے کہ حضرت مجددؒ کے رد میں چار فتوے لکھے گئے اور ان میں سے ایک استفتاء کو یہاں نقل کر رہا ہوں - وہ

---

۲۳ حضرت مجددؒ: مکتوبات جلد ثالث مکتوب ۱۲۱

۲۴ حضرت مجدد: مکتوبات جلد ثالث مکتوب نمبر ۱۲۱

۲۵ بدرالدین سرہندی شیخ: حضرات القدس جلد دوم فارسی ص ۱۲۵ اردو ترجمہ ص ۱۰۱

Marfat.com

لکھتا ہے:

"چون علمائے عرب و عجم در ردِّ او (شیخ احمد الکابلی السرہندی) چہار استفتاء نوشتہ اند و ایراد ہر چہار بسطِ کلام میکشید و بطول عبارت می انجامید برابر او یکے ازان اختصار میرود و آن این است"

اس استفتاء کے متن کی تصحیح کے لیے ہم نے کوئی خاص کوشش نہیں کی ہے تاہم کتابت کے چند اغلاط کو اپنی دانست کے مطابق دور کر دیا ہے۔ ہم نے استفتاء کے متن کی تیاری کے سلسلہ میں معارج الولایت کے خطی نسخہ آذر کو بنیاد بنایا ہے۔ معارج الولایت کا خطی نسخہ شیرانی جیسا کہ ہم لکھ چکے ہیں کتابت کے اغلاط سے پُر ہے۔ اس لئے ہم نے اختلاف نسخ درج کرنے کی بجائے خطی نسخہ آذر کو ترجیح دی ہے۔

Marfat.com

استفتاء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ والسلام علی عبادہ الذین اصطفی قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اظہر الفتن او البدع او سب اصحابی فیظہر العالم علمہ ولو لم یفعل ذلک فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکہ والانبیاء والناس اجمعین۔

الاعتقاد بان احمد اسمہ للروح یتعلق بہ نبوۃ الملائکہ و محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسم للجسم یتعلق بہ نبوۃ الانسان ثم صار ذالک الجسم بعد الف سنۃ روحاً فالمقام المحمدی خال الی ان ینزل عیسیٰ علیہ ویخرج عن العیسویۃ ویدخل المحمدیۃ ثم یوید الدین زنادقۃ وفی العقیدۃ الحافظیۃ کل مومن بعد موتہ مومن حقیقۃ کما فی حال نومہ وکذ الانبیاء والرسل بعد وفاتہم انبیاء ورسل حقیقۃ لان المتصف بالنبوۃ والایمان الروح وھو لا یتغیر بالموت والاعتقاد بان اللہ امر محمداً صلی اللہ علیہ وسلم باکتساب الخلۃ وان اتبع (یتبع) ملۃ ابراھیم حنیفاً وکان ذلک متغیراً علیہ لانہ علی خلاف مقتضی المقام القطبی

له ثم وصل الخلة فرد الامة بالاصالة بعد الف سنة بتوسط ذلك الفرد حصلت الخلة لمحمد صلى الله عليه وسلم والاعتقاد ان ذلك الفرد صار ثالث له سبقة على التعين الاول بمراحل وهو اقرب الى المطلوب بمنازل والاعتقاد ان ذلك الفرد وصل (الى) الله بلا واسطة ولله غيره فى حقه حتى لا يجوز ان يكون لاحد مدخلية فى تربيته[۲۲۵] اوتوجه هو الى احد فى ذلك باطل بموجب الكفر حاشيه الچلپی على شرح الوقاية والمنقص له صلى الله عليه وسلم كافر والوعيد جاء عليه بعذاب الله تعالى له وحكم هذه الامة القتل ومن شك فى كفره وعذابه فقد كفر قال الله تعالى قل يا ايها الناس انى رسول الله اليكم جميعا له ملك السموت والارض لا اله الا هو يحي ويميت فامنوا بالله والنبى الامى الذى يومن بالله وكلماته واتبعوه لعلكم تهتدون - سنة الله التى قد خلت من قبل ولن تجد لسنة الله تبديلا - والقول بمنع صمة (كذا) علوم العلماء والاعراض عما قال الامام الهمام السيد بهاء الدين نقشبند و سائر الاولياء فى الاصول والوصول الا يرضى من امن بالقرآن العظيم كونوا مع الصادقين - قال الله تعالى ان الذين يكتمون ما انزلنا من البينات والهدى من بعد ما بيناه للناس فى الكتب اولئك يلعنهم الله ويلعنهم اللاعنون فيا ايها العلماء عليكم الفتوى حذوا مما قال الرسول ان قومى اتخذوا هذا

---

۲۲۵ کذا فی الاصل

Marfat.com

القران مهجورا من تفوه بهذه الخرافات فهو ساحر کذّاب وان اوعمی الکشف فهو استدراج وجب علی المسلمین قتله وعلیه لعن الله علیه وعلی انصاره

ختم علیه عبدالوہاب مرید شاہ جیلانی

قائل این مقولات عجب ست که از امت اجابت آنحضرت باشد پس معتقدش بے شک درضلالت ست خقہ ابوالفتح

من لم یقر ببعض الانبیاء علیهم السلام اوعاب نبیاً بشیئٍ اولم یرض بسنته من سنن المرسلین فقد کفر۔ فتاوی تاتارخانی من عینه۔ هذه العقائد التی واردة فی المتن باطل و روایات الحواشی ثابتة وعلیها الفتویٰ کتبه اضعف العباد عبدالصمد بن حافظ یار محمد مغفور القریشی العباسی الکروڑی

هذه الاعتقادات باطلة وقائلها کافر۔ کتبه تاج محمود شورکوٹ

صاحب هذه الاعتقادات الباطلة زندیق وتوابعه ملحقه۔ بالزنادقة۔ کتبه فقیر بن مظفرخان احمد

واما فی مادة الزندیق فالصحیح عند مشائخنا انه لا تقبل توبته اذا کان زندیقاً متوغلاً مشهوراً داعیاً الی زندقته فتکون حکمه القتل وعدم قبول التوبة لدفع الفساد المتوقع من دعوته کما لا یخفی کشف الغمة من عینه۔ وفی الرسالة الحمویة لشیخ الاسلام الشهید الروی من سب نبیا اوعابه اوالحق به نقصاً فی نفسه اونسبه اودینه اوخصلة من خصاله اوعرض بذلك اوشبه بشیئ بطریق الازدراء اوالتصغیر لشانه اوتمنی مضرة له

Marfat.com

او نسب الله مالا یلیق بمنصبه او غیره بشئی مما جری علیه من البلاء والمحنة او عرضه ببعض العوارض البشویة فقد کفر واستحق القتل وهکذا استفاد من کتب الدین علیه استقر الخاص والعام ومن المسلمین الی ههنا عبادته هکذا واستفاد من ظاهر قوله فقد کفر واستحق القتل ان استحقاق القتل مبنی علی الکفر کما قال به الجمهور۔ کشف الغمه من عینه کتبه اضعف عباد الله عنایة الله

واعلموا ایها المسلمون ان هذه العقائد باطلة و المعتقد بها کافر ایاکم وامثال هذه العقائد فی المحیط للعلامة علم الهدیٰ من شتم النبی علیه السلام او اهان فی امر دینه او فی شخصه او فی وصف من احد اوصاف ذاته سواء کان الشاتم مثلا من امته او من غیرها و وسواء کان من اهل الکتاب او غیره ذمیا کان او حربیا وسواء کان الشتم او الاهانة او العیب صادراً عنه عمداً او قصداً او سهواً او غفلةً او جداً او هزلاً فقد کفر خلوداً بحیث ان تاب لم یقبل توبته ابداً عند الله ولا عند الناس وحکمه فی الشریعة المطهرة عند المتاخرین المجتهدین اجماعًا وعند اکثر المتقدمین القتل ولا بد اهن السلطان او نائبہ فی حکمه قتله[۲۷]۔ کتبه سید شاہ محمد ناگوری

وتعریف الزندیق عندهم هو من یظهر الاسلام ویقر بنبوة نبینا علیه الصلوٰة والسلام وینطق به عقائد هی

---

[۲۷] فی حکمہ بقتلہ ہونا چاہیئے۔

Marfat.com

كفر بالاتفاق كما فى شرح المقاصد وشرح المختصر وغيرهما من الكتب المعتبرة كشف الغمة من عينه - كتبه اضعف عباد الله عناية الله

القائل المذكور يحقر جميع اولياء الله تعالى من الانبياء عليهم السلام والاولياء رضى الله عنهم ووجه تحقيره فى مكتوباته لا يخلوا عن (عنه) صفحة فيها وحكم المحقر معلوم وهوانه من ذكر نبيا او ملكا بالحقادة فانه يصير كافراً وحكم تابعيه ومقتفى آثاره ايضاً كذلك كتبه مولانا جان محمد

من اعتقد بهذه الاعتقادات الباطلة فقد كفر و وجب قتله لان فيها تحقير الى شان النبى صلى الله عليه وسلم ومن حقر شعره فقد كفر كيف من حقر ذاته صلى الله عليه وسلم كما تقرر فى فروع الفقه ومن اباح هذه الاعتقادات التى وقعت فى شانه صلى الله عليه وسلم واستحلها وتامل بها كما تاولوا كلام القدماء من المشائخ الصوفيه فى السكر فى شان الله جل سلطانه فتاويله مردود باطل لايدفع كفره لان التاويل انما يعتبر فى غير ضروريات الدين وتعظيم النبى صلى الله عليه وسلم من كل وجه ومن كل باب من ضروريات الدين وجزء الايمان لايحصل الايمان بدونه كما لايعتبر تاويل الفلاسفة على قدم العالم وتاويلهم لايدفع كفرهم كما تقرر فى علم الكلام ومن اراد كمال الاطلاع على هذا فليطلب، تمه - كتبه مولانا جان محمد

قال محمد بن سحنون اجمع العلماء على ان شاتم النبى صلى الله عليه وسلم والمنقص له كافر والوعيد جاء عليه بعذاب الله وحكمه عند الائمة القتل ومن شك فى كفره وعذابه كفر -

Marfat.com

شفاء قاضی عیاض۔ من قال ان کمالہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یحصل له ماه[۲۸] لم فی حیوته بل انما یحصل بتوسطه فی مماته فهو کافر بالله ورسوله ومن تابعه معتقد احقیقة مقالته، فحکمه کذلك نعوذ بالله من الکفر وآفاته والسلام علی من اتبع الهدی کتبه محمد اشرف اورنگ آبادی

من سب النبی او نبیاً من الانبیاء لزمه القتل سواء کان مسلماً او کافراً ذمیا او حربیا ونحو ذلك سواء وقع عنه عمداً او سهواً او خطأً او نسیاناً ومن رضی بتکلمه فقد کفر وان ثبت بالنیة او بالاقرار ولا یحکم القاضی بعد ثبوته فقد رضی بالکفر۔ قهستانی در کفر او چه شک ست۔ این کافر است ومردود ست که خود را جامع مرتبه علیا شمارا وانبیاء را ناقص پندارد خصوصاً حضرت محمد مصطفی اند علیه وسلم که باتفاق همه جامع بجمیع کمالات بوده وهیچ گروهے باین زندقه نرفته واین معتقد باطل ست کتبه سید حامد عبدالقادر ناگوری

نقص کننده در شان نبی علیه السلام کافر ست مردود ست ومعتقد قائل آن نیز کافر ست خط بما فیه شیخ ابوالخیر نبیر حضرت سلطان التارکین قدس الله سره۔

والقائل بان مقام المحمدی[۲۹] خال الی ان نزل عیسی وخرج عن العیسویة الی آخره کافر وملحد بموجب کما فی التمهید ابی الشکور السالمی فی القول الحادی عشر فی شرع النبوة والولایة وان شاء واحد من اهل العلم تحقیق ذلك[۳۰] الروایة فلینظر فی ذلك

ح۲۸ کذا۔ ماء۔ ام ہونا چاہئے

ح۲۹ کذا۔ ’’المقام المحمدی ہونا چاہیے۔

ح۳۰ کذا۔ تلك ہونا چاہیے۔

Marfat.com

الکتاب وجمیع معتقدات[۳۱] ذلك القائل ومن تابعه کفر وضلال عند اهل السنة والجماعة ومعتقده کافر انا خویدم العلماء محمد اکرم بن شیخ محمد الدنیوری کتبه اضعف العباد شیخ محمد (ابن)[۳۲] مولانا عبداللہ فقہی لاہوری[۳۳]

من تکلم بکلمة النقص فی جنابہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقبل توبتہ ابداً لا عند اللہ ولا عند الناس کذا حسب المفتین (کذ) ھٰذا الحق مفتی به - کتبهٗ محمد باقر اجمیری

اصابوا فیما اجابوا - بہاء الدین مفتی ملتانی (مولتانی)

من سب النبی صلی اللہ علیه وسلم او اهانه اولحق به نقصاً فی نفسه فقد کفر واستحق القتل استفاذ من کتب الائمة استقراء الخواص والعوام من المسلمین قال القاضی عیاض ھٰذا کلهٗ اجماع العلماء ایمة الفتوی من رسالة الحرمة الشیخ الاسلام کتبه خادم الفقراء تاج محمد عباسی

صحت الروایات المذکورة - کتبه خادم الشریعة ابو حنیفه مفتی ملتانی

قائل ھٰذہ الاعتقادات الباطلة مبتدع محدث فی الدین مالیس من الدین القویم والصراط المستقیم وکل من هو کذالك فهو کافر غیر مصدق بالنبی المدنی القریشی الافضل من کل نبی آدم وخیر البشر بالصدق والیقین - جاهل بفضله وکراماته غیر واصل بمرتبة من مراتب صحابی من اصحابه بل ولی[۳۴] من اولیائه زندیق مردود

---

[۳۱] کذا - معتقدها

[۳۲] یہاں بن ہونا چاہیے

[۳۳] ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اپنے یہ تاثرات محمد اکرم بن شیخ محمد دنیوری نے شیخ محمد بن مولانا عبداللہ فقہی لاہوری کو املا کروائے ہیں

[۳۴] کذ - بل ولا ولی ہونا چاہیے -

مخلد مؤبد فی النار فضلاً عن ان یکون ولیاً کاملاً مکملاً فی الدین

کتبہ حافظ محمد طاہر تلمیذ مولانا عبداللہ سیالکوٹی

قال القاضی عیاض اعلم ان جمیع من نسب النبی صلی اللہ علیہ وسلم اوعابہ او الحق نقصاً فی نفسہ اونسبہ او دینہ اوفضلہ اوخصلۃ من خصالہ اوعرض بہ اوشبہہ بشئ علی طریق السب والازدراء علیہ والتصغیر لشانہ او انقص منہ او العیب لہ فہو ساب و الحکم فیہ حکم الساب یقتل ولا تسمی فصل من فصول ھذا الباب علی ھذا القصد ولا تحری فیہ حری کان اوتلوی وکذلک من لعنہ اوتمنی مضرۃ لہ اونسب الیہ[۳۵] بان لایلیق بمنصبہ علی طریق الزم او عیب فی جہۃ العزیزۃ یستخف من الکلام وھجر ومنکر من القول وزورا اوغیر شئ مما جری علیہ من المحنۃ والبلاء علیہ اوعض منہ ببعض الغوامض الشدیدۃ الخاسرۃ لہ[۳۶] بہ وھذا کلہ اجماع من العلماء وائمۃ الفتوی من لدن الصحابۃ الی ھلم جرا قتال النبی کفر کذلک لوسخو[۳۷] بقولہ اوکشف عورتہ عندہ اوشک فی صدقہ اوسبہ ارتنقصہ فنیہ کل محدثات بدعۃ وکل بدعۃ ضلالۃ فی النار ای صاحبہا کنایۃ تبعی جمیع روایات مذکورہ معمول ومفتی بہاست کتبہ قاضی خواجہ محمد

رجل عاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی شئ اوقال لشعرہ شعیر یکفر فتاوی سراجی - ان من صدر منہ مایدل علی تخفیفہ

---

۳۵ کذا - ولا تسمی ... اونسب الیہ تک عبارت غیر واضح اور ناقص ہے

۳۶ کذا عبارت لایعنی ہے

۳۷ کذا - لوسخروا ہونا چاہیئے۔

Marfat.com

علیہ السلام بعمد وقصد من عامۃ المسلمین یجب قتلہ ذخیر العقبی

کتبہ فتح محمد مفتی پرگنہ ہزارہ جہانگیر نگر

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ستفترق امتی ثلثا وسبعین فرقۃ کلہا فی النار الا واحدۃ قیل ومن ہم قال الذین ہم علی ما انا علیہ واصحابی۔ رواہ الترمذی۔ وہذہ اقوال فاسدۃ واعتقادات باطلۃ مخالفۃ لما علیہ اہل السنۃ والجماعۃ لا یعتقدہا الا فاسق مبتدع زندیق مستحق للنار حقیق بالبوار۔ حررہ محمد تقی ساکن

قصبہ چیمہ چٹھہ من مضافات صوبہ لاہور۔

معتقد این اعتقادات باطلہ مردود و مخذول ست وجب علی المسلمین قتلہ وصلبہ لعن اللہ علیہ کتبہ لطف اللہ قاضی

من ذکر کلاما یشعر بعیب جنابہ صلی اللہ علیہ وسلم بوجہ من الوجوہ فہو مردود فی الدارین۔ ہذا مما اتفق علیہ العلماء شرقاً وغرباً۔ حررہ فقیر عبداللہ

شخصے کہ این اعتقاد داشتہ باشد کافر ست و در شرع شریف قتل و عدم قبول توبہ است (کذا) حررہ عبدالکریم بن محمد جمیل لاہوری

ہذہ الاعتقادات مخالفہ لاہل الدین قائلہا ومعتقدہا مردود عند اہل الدین کتبہ ابوالحسن لاہوری

ہذہ العقائد مخالفۃ لعقائد اہل الحق معتقدہا کافر جہنمی۔ حررہ روح اللہ لاہوری

من اعتقد ہذہ الاعتقادات الفاسدۃ فہو زندیق

کتبہ سلیمان لاہوری

من اعتقد بما کتب من العقیدۃ الباطلۃ الفاسدۃ فہو کافر ومن تابعہ ایضاً کافر ومردود وزندیق ابداً موبداً ماوراہ

Marfat.com

جهنم - کتبه عبدالمؤمن لاہوری

من اعتقد بما ذکر فقد کفر کتبه حافظ نعمۃ اللہ لاہوری

ولا فرق فی ذلك بین ان یقصد عیبه اوالازدراء به اولا یقصد عیبه لکن المقصود شئ اخر حصل السب تبعا اولا یقصد شیئاً من ذلك بل یهزل او یمزج او یقصد غیر ذلك فهذا مشترك فی هذا الحکم اذا کان القول نفسه سبا صارم المسلول و مثبت هذه الاعتقادات الفاسدة معتقدها تابعیه[۳۸] کافر و زندیق بموجب تلك الروایات الصحیحة - انا العبد ..... محمد ہاشم لاہوری خواہر زادہ عبدالکریم لاہوری

فی الوجیز قال القاضی عیاض ان من سب النبی صلی اللہ علیه وسلم او عابه او الحق به نقصا فی نفسه او نسبه او دینه او خصلة من خصاله او عرضه او شبهه بشئی علی طریق السب والازدراء او التصغیر لشانه او المعیبب[۳۹] له فهو ساب فیقتل و قال ابن سحنون من شك فی کفره و عذابه کفر و فصوص[۴۰]

کتبه عبدالغنی بن شیخ عبداللطیف مفتی لاہوری

فی مدارك التنزیل تفضیل الولی علی النبی کفر جلیٌّ من ذکر کلاما یشعر بعیب جنابه بوجه من الوجوه مردود فی الدارین -

کتبه محمد عبداللہ

واعلم ان المقصود من تتبع المعتبرات ان من صدر منه ما

---

۳۸ کذا - تابعوہ ہونا چاہیے

۳۹ کذا فی الاصل

۴۰ کذا فی الاصل

Marfat.com

یدل علی تخفیفہ علیہ السلام بعمد او قصد من عامۃ المسلمین یجب قتلہ ولا یقبل توبتہ بمعنی الخلاص عن القتل ۔ حاشیہ یوسف بن حسین حلبی علی شرح وقایۃ فی باب الحرمۃ من ادعی الوصول اللہ تعالیٰ بلا واسطۃ صلی اللہ علیہ وسلم فھو زندیق لا یجوز اتباعہ کتبہ مولانا تیمور لاہوری

مزادعی الوصول الی اللہ تعالی بغیر واسطۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فھو مدعی انہ وصل بغیر قول لا الہ الا اللہ و ھذا القائل کافر کفراً ظاہراً فکذا الاول کتبہ نور محمد

اصابوا فیما اجابوا ۔ کتبہ عبدالحمید تلمیذ مولانا تیمور لاہوری

ہر کہ نعوذ باللہ بے وسیلہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم دعویٰ خدا پرستی کردہ و بآن جناب عالی تہمت باطلہ بستہ حقا کہ کافر مردود است ؎

کسے کو براہِ نبی خاک نیست
گر آب ست داماں او پاک نیست

حررہٗ عبدالرحمٰن قادری لاہوری

من ادعی الوصول الی اللہ بغیر وسیلۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فھو ضال ۔ حررہ قاضی نورالدین قاضی قصبہ قصور

فی الحدیث القدسی کلھم یطلبون رضائی وانا اطلب رضاءک یا محمدؐ محمد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ محبوب مطلوب ست احدی بدون توسل اوے بجناب قرب احدیت نبرد ؎

علم و عمل ما ہمہ جہل ست و ضلالت
یا سید لولاک لما را نشناسیم

مُہر ۔ شیخ غلام محمد

الرضا منحصر فی متابعۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومن

Marfat.com

ادعی سواہ فہو مردود محک الطالبین کتبہ سید ولی لاہوری

وصول بجناب حق بغیر از تبعیت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کسے را نشدہ و نخواہد شد۔ کتبہ محمد حاصل مزیلی

کسے کہ دعوے کردہ کہ بے وسیلہ بخدا رسیدہ ام باتفاق و اجماع امت مردود ست۔ کتبہ محمد صادق امام مسجد قاضی محمد افضل

قال ابو الحسن النیشاپوری لا یصل العبد الی اللہ الا باللہ بموافقہ حبیبہ صلی اللہ علیہ وسلم فی شوایعہ من جعل الطریق الی اللہ غیر الاقتداء برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضل عقائد۔ زین الدین خانی۔ کتبہ سید عنایت اللہ لاہوری

بے ادب تنہا نہ خود را داشت بد ــ بلکہ آتش در ہمہ آفاق زد

لعنہ اللہ علی الکاذبین الذین کذبوا علی اللہ وعلی رسولہ

کتبہ عبد الوہاب بن سلطان محمد

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ کنت نبیاً و آدم بین الماء والطین۔ وقال اللہ تعالیٰ لولاک لما خلقت الافلاک وروی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال کنت نوراً بین ید اللہ تعالیٰ قبل ان یخلق آدم بالفی عام یسبح ذلک النور ویسبح الملائکۃ بتسبیحہ فلما خلق اللہ تعالیٰ آدم القی ذلک النور فی طینیہ فاھبطنی اللہ فی صلب آدم الی الارض وجعلنی فی السفینۃ فی صلب نوح و جعلنی فی صلب الخلیل حین قذف بہ فی النار وھذہ المعجزۃ ظاہرۃ مثل الشمس فی مقام افضلیۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلی سیدنا آدم وعلی سیدنا ابراھیم لمن یعقل الایمان والاسلام ومن خالف ھذہ الاعتقادات فھو مسلوب النوال ومحروم عن الطریق لا لہ شفاعۃ عند اللہ وعند رسولہ نسال اللہ ثبات

Marfat.com

الایمان وخوف الرحمٰن فیما امر ونهی ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ واللہ اعلم بالصواب[۱]

اقول۔ آنچہ در کاسر المخالفین واستفتا از تکفیر وتشنیع آوردہ دقتے لازم آید کہ مراد ازین الفاظ معنی ظاہری بود۔ فاما اگر مراد از و معنی باطنی بود چنانکہ گزشت، ہیچ تکفیرے وتشنیع لازم نیاید۔ ولیکن حق آنست کہ ایراد کلامے کہ موہم نقص بود بجناب نبوی خالی از نقص وقصور نیست کما لا یخفیٰ

تمّ الکتاب احوال و آثار عبداللہ عبدیؔ خویشگی قصوری

مؤلفہٗ محمد اقبال مجددی قصوری ثم لاہوری

۵ رشوال ۱۳۹۰ھ ہجری مطابق ۴ دسمبر ۱۹۷۰ء عیسوی

موافق ۱۹ مگھر ۲۰۲۷ بکرمی

دار المورخین۔ چاہ میران

لاہور

---

[۱] منقول از معارج الولایت تصنیف عبداللہ خویشگی قصوری ۱۰۹۶ھ دو نسخہ خطی (۱) ذخیرہ آذر نمبر ۱۱-۲۵- ورق ۵۹۹ ب تا ۶۰۴ (۲) نسخہ خطی ذخیرہ شیرانی نمبر ۴۲۸۱- ورق ۲۹۸ تا ۳۰۴ دونوں مذکورہ خطی نسخوں سے مقابلہ کرکے نقل کیا گیا۔

Marfat.com

قطعۂ تاریخ تصنیف

احوال و آثار عبداللہ عبدی خویشگی قصوری

تصنیف

عزیز محترم محمد اقبال مجددی لاہوری سلمہ

نتیجۂ فکر

حضرت مولانا سید شرافت نوشاہی مدظلہ

بحمد اللہ این نسخہ ذوالکرام — بافضالِ ایزد شدہ اختتام
ز آثار عبد اللہِ خویشگی — قصوری و عبدی بُدہ آن جلی
کہ بودست سرحلقۂ چشتیان — بوحدت و جودست اورا نشان
ز تالیفِ عالی شہیر زمان — عزیزِ مکرّم وحید اوان
کہ نام گرامیش اقبال ہست — بتحقیق ہمپایہ اش کس کم ست
عیاں کرد در این کتاب شریف — ز احوالِ عبدی فقیہِ لطیف
تصانیفِ او بے بہا بودہ اند — کہ در پردۂ اختفا بودہ اند
بہ بسیار جدّ و تلاش کثیر — بیان کرد فہرست الشان کبیر
چون این تذکرہ زیب تکمیل یافت — پئے طالبان مہر تحقیق تافت

ز تو چو بخواہند سالش عیاں
شرافت، بگو "تذکرہ جاودان"

۱۳۹۰ھ

Marfat.com

مآخذ

Marfat.com

مخطوطات

۱ - عبدی عبداللہ خویشگی قصوری: اخبار الاولیاء ۱۰۸۷ھ قلمی مکتوبہ ۱۱۱۴ھ مملوکہ مولانا سید محمد طیب شاہ مدظلہ ساکن کوٹ مراد خان قصور

۲ - عبدی: معارج الولایت ۱۰۹۶ھ قلمی مکتوبہ ۱۱۱۱ھ ذخیرہ آذر مخزونہ کتب خانہ دانش گاہ پنجاب لاہور نمبر ۴ ۲۵

۳ - عبدی: اسرار مثنوی و انوار معنوی (تقریباً) ۱۱۰۰ھ قلمی مخزونہ پنجاب پبلک لائبریری لاہور (نمبر ش ۲۲، ۱۸۷/ مث معین)

۴ عبدی: بہارستان ۱۱۰۰ھ قلمی مخزونہ کتب خانہ شخصی مولوی ڈاکٹر محمد شفیع مرحوم ۲۳ - میسن روڈ - لاہور (نمبر ۳۱۲)

۵ عبدی: تحفہ دوستان ۱۱۰۰ھ قلمی مملوکہ مولوی باغ علی مدظلہ خلف مولانا نبی بخش حلوائی مرحوم ساکن ملحقہ مسجد کوتوالی بیرونی اکبری گیٹ لاہور

۶ عبدی: بحر الفراست (قبل از ۱۱۰۰ھ) مخزونہ کتب خانہ دانش گاہ پنجاب لاہور

۷ محمد اکرم براسوی: جواہر مودودی (بعد ۱۱۳۲ھ) قلمی مملوکہ مولف احقر

۸ نعمت اللہ لاہوری: مفید القراء (تقریباً) ۱۰۶۰ھ مکتوبہ ۱۱۸۸ھ قلمی مملوکہ مولف احقر

۹ عبدالفتاح بن محمد نعمان بدخشی مجددی: مفتاح العارفین (تذکرہ عرفا خصوصاً مشائخ مجددیہ) (حدود) ۱۰۹۶ھ (مولف حضرت خواجہ محمد معصوم رح کے مریدین اور مکتوب الیہم میں سے ہیں) قلمی مخزونہ کتب خانہ دانش گاہ پنجاب

۱۰ بختاور خان: مراۃ العالم ۱۰۷۸ھ قلمی مخزونہ کتب خانہ دانش گاہ پنجاب نمبر PE I-56

۱۱ مشتاق لالہ مشتاق رام گجراتی: کرامت نامہ ۱۱۳۲ھ [درحالات و سخنان شاہ دولہ دریائی گجراتی مولف یکے از مریدان شاہ دولہ است) قلمی مملوکہ مولانا سید شرافت نوشاہی مدظلہ ساہن پال گجرات

Marfat.com

۱۲- محمد عمر بن ابراہیم پشاوری میاں: ظواہر ۱۱۱۲ھ قلمی ذخیرہ شیرانی کتب خانہ دانش گاہ پنجاب نمبر ۳۸۸

۱۳- کمال الدین محمد احسان: روضۃ القیومیہ ۱۱۶۷ھ قلمی فارسی مکتوبہ ۱۳۰۱ھ مخزونہ پنجاب پبلک لائبریری لاہور نمبر ۲۹-۷۶ - احسا) اسی فارسی نسخہ سے ملک فضل الدین نے اردو ترجمہ کروا کر لاہور سے ۱۳۳۵ھ میں شائع کیا۔[۱]

۱۴- محمد شفیع ڈاکٹر مرحوم: یادداشتہا متعلق بہ قصور۔ قلمی حال بملک احمد ربانی صاحب لاہور۔

۱۵- مولف مجہول الاسم: کاسر المخالفین (بعد از ۱۰۸۰ھ) ملخص خطی نسخہ معلوم کہ مولف یہ کتاب حضرت مجدد الف ثانیؒ اور آپ کے متبعین کے رد میں لکھی گئی ہے یہ تلبیس و تدلیس کی ایک بدترین مثال تھی اور پھر اورنگ زیب کے عہد میں تصنیف ہوئی تھی۔ اس لئے مصنف نے اس پر اپنا نام لکھنا مناسب نہیں سمجھا۔ اس میں ایک مقام پر کنز الہدایات تصنیف حضرت محمد باقر بن شرف الدین لاہوریؒ (۱۰۸۰ھ) کا حوالہ آیا ہے۔ اس لئے گمان غالب یہ ہے۔ کہ یہ کتاب بعد از ۱۰۸۰ھ میں لکھی گئی عبدی نے معارج الولایت (تصنیف ۱۰۹۶ھ) میں بھی اس کتاب کی تلخیص شامل کی ہے جس سے اس کا زمانہ تصنیف بعد از ۱۰۸۰ھ اور قبل از ۱۰۹۶ھ قرار دیا جا سکتا ہے۔

---

[۱] روضۃ القیومیہ کا ایک قدرے صحیح اردو ترجمہ "حدایقۃ محمودیہ" کے نام سے مطبع بلبیر ریاست فرید کوٹ پنجاب سے ۱۳۱۸ھ میں شائع ہوا تھا۔ اس کے مترجم مولانا ولی اللہ صدیقی نے یہ ترجمہ ملک فضل الدین لاہور کے اردو ترجمہ سے سترہ سال پہلے شائع کیا۔

Marfat.com

مطبوعاتِ فارسی

۱۶ مجدد الف ثانی امام ربانی: مکتوبات بہ تصحیح و تحشیہ مولانا نور احمد امرتسری مرحوم مطبوعہ امرتسر ۱۳۲۷ھ تا ۱۳۳۴ھ

۱۷ خواجہ محمد معصوم: مکتوبات مطبوعہ مطبع نظامی کانپور۔ جلد ثالث بہ تصحیح مولانا نور احمد امرتسری ۱۳۴۰ھ

۱۸ خواجہ سیف الدین سرہندی: مکتوبات سیفیہ جامع مولانا محمد اعظم مطبوعہ کراچی

۱۹ خواجہ محمد نقشبند ثانی: وسیلۃ القبول الی اللہ والرسول (صلی اللہ علیہ وسلم) جامع مولانا عماد الدین محمد مطبوعہ کراچی مرتبہ ڈاکٹر غلام مصطفی خان ۱۹۶۳ء

۲۰ وحدت شیخ عبد الاحد: گلشن وحدت جامع شیخ محمد مراد کشمیری مرتبہ مولانا عبید اللہ جان فاروقی مطبوعہ ادارہ مجددیہ کراچی ۱۹۶۶ء

۲۱ شیخ بدر الدین سرہندی: حضرات القدس فارسی بہ تصحیح مولانا محبوب الٰہی (دفتر دوم) مطبوعہ لاہور ۱۹۷۱ء۔ اردو ترجمہ مطبوعہ لاہور

۲۲ نعیم اللہ بہرائچی: معمولات مظہریہ مطبوعہ مطبع نظامی کانپور ۱۲۸۴ھ

۲۳ شاہ غلام علی دہلوی: مقامات مظہری مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی

۲۴ شاہ غلام علی دہلوی: رسائل سبعہ سیارہ مطبوعہ مطبع علوی نقشبندی ۱۲۸۴ھ

۲۵ داراشکوہ قادری: سکینۃ الاولیاء مطبوعہ ایران ۱۹۶۵ء

۲۶ محمد اسلم پسروری: فرحۃ الناظرین باب تراجم علماء و مشائخ عہد عالمگیری مرتبہ ڈاکٹر مولوی محمد شفیع مرحوم مشمولہ اورنٹیل کالج میگزین لاہور مئی۔ اگست ۱۹۲۸ء

۲۷ محمد ساقی مستعد خان: مآثر عالمگیری مطبوعہ کلکتہ ایشیاٹک سوسائٹی بنگال ۱۸۷۱ء

۲۸ خافی خان: منتخب اللباب جلد دوم مطبوعہ کلکتہ 〃 〃 〃 ۱۸۷۴ء

۲۹ صمصام الدولہ شاہ نواز خان: مآثر الامراء مطبوعہ کلکتہ 〃 〃 〃 ۱۸۸۸ء

۳۰ شاہ محمد غوث لاہوری: رسالہ شاہ محمد غوث (اسرار طریقت) مطبوعہ پشاور ۱۲۸۲ھ (فارسی)

Marfat.com

۳۱ وڈیرہ گنیش داس: چار باغ پنجاب مطبوعہ سکھ ہسٹری ریسرچ امرتسر ۱۹۶۵ء

۳۲ سید محمد اکبر حسینی متوفی ۸۱۲ھ بن خواجہ گیسو درازؒ: جوامع الکلم (ملفوظات خواجہ گیسو درازؒ) بہ تصحیح حافظ محمد حامد صدیقی مطبوعہ کانپور ۱۳۵۶ھ

۳۳ نظام غریب یمنی مولانا: لطائف اشرفی مطبوعہ ۱۲۹۸ھ

۳۴ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی: انفاس العارفین مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی ۱۳۳۵ھ

۳۵ نصرتی: علی نامہ ۱۰۷۶ھ (منظوم دکنی تاریخ علی عادل شاہ ثانی) مرتبہ عبدالمجید صدیقی مطبوعہ حیدرآباد دکن ۱۹۵۹ء

۳۶ تقی علی قلندر کاکوروی: الروض الازہر فی مآثر القلندر مطبوعہ مطبع سرکار رام پور ۱۳۲۶ھ

۳۷ غلام سرور لاہوری مفتی: خزینۃ الاصفیاء مطبوعہ مطبع ثمر ہند لکھنؤ ۱۸۷۳ء

۳۸ رحمان علی مولوی: تذکرہ علمائے ہند فارسی مطبوعہ نولکشور۔ اردو ترجمہ پروفیسر محمد ایوب قادری مطبوعہ کراچی

۳۹ عبدالحی حسنی مولانا: نزہۃ الخواطر (عربی) ہشت جلد مطبوعہ حیدرآباد دکن ۱۹۵۹ء

۴۰ امام بخش بن پیر بخش: حدیقۃ الاسرار فی اخبار الابرار مطبوعہ

۴۱ تصدق حسین موسوی: فہرست مخطوطات کتب خانہ آصفیہ حیدر آباد۔ دکن مطبوعہ حیدر آباد

مطبوعات اُردو

۴۲ عبدالرحیم مولوی: الدرر المنثور فی تراجم اہل صادقفور مطبوعہ پٹنہ ۱۹۶۴ء

۴۳ خورشید حسن لکھنوی: مخزن برکت (در حالات پیر محمد لکھنویؒ) مطبوعہ۔ جی نرائن پریس لکھنؤ ۱۳۱۹ھ

۴۴ خلیل الرحمٰن: تاریخ برہان پور مطبوعہ مجتبائی دہلی ۱۳۱۷ھ

۴۵ محمد راشد سید: برہانپور کے سندھی اولیاء مطبوعہ سندھی ادبی بورڈ ۱۹۵۷ء

Marfat.com

۴۶ آفتاب بیگ محمد نواب مرزا: تحفۃ الابرار مطبوعہ مطبع رضوی دہلی ۱۳۲۵ھ
۴۷ اقبال احمد سید: تاریخ شیراز ہند جونپور مطبوعہ جونپور ۱۹۶۳ء
۴۸ لبابۃ المعارف العلمیہ: فہرست مخطوطات اسلامیہ کالج پشاور
۴۹ بشیر احمد خان بہ ہاپوڑی: "شاہ برہان الدین الٰہ آبادی" مقالہ مشمولہ مجلہ معارف اعظم گڑھ
مئی - جون ۱۹۵۱ء

مطبوعات انگریزی

۵۰ سٹوری سی اے: پرشین لٹریچر مطبوعہ لندن ۱۹۵۳ء
۵۱ مارشل: مغل ہندوستان میں مطبوعہ لندن ۱۹۶۷ء
۵۲ راس و براؤن: فہرست مخطوطات فارسی و عربی کتب خانہ انڈیا آفس لندن
مطبوعہ لندن ۱۹۰۲ء
۵۳ ایتھے: کیٹلاگ انڈیا آفس مخطوطات فارسی - لندن
۵۴ ایوانوف: کیٹلاگ ایشیاٹک سوسائٹی بنگال مخطوطات فارسی مطبوعہ کلکتہ
۵۵ مقتدر کے ایم: کیٹلاگ مخطوطات کتب خانہ کپور تھلہ مطبوعہ لاہور ۱۹۲۱ء
۵۶ عبداللہ سید ڈاکٹر: کیٹلاگ مخطوطات عربی، فارسی دانش گاہ پنجاب مطبوعہ لاہور
۵۷ نذیر احمد: "ہندوستان کی مختلف لائبریریوں کے مخطوطات عربی و فارسی" مقالہ
مشمولہ جنرل آف ایشیاٹک سوسائٹی بنگال ۱۹۱۷ء
۵۸ محمد شفیع ڈاکٹر: "قصور کی ایک افغان کالونی" مقالہ مشمولہ مجلہ اسلامک کلچر حیدر آباد
دکن جولائی ۱۹۲۹ء

اشاریہ

کتاب

احوال و آثار عبداللہ خویشگی قصوری

تصنیف

محمد اقبال مجددی

Marfat.com

رجال

ا

احمد شوریانی قصوری ۹-۱۸-۱۹-۲۰
۲۱-۲۹-۳۰-۳۱-۴۷-۷۱-۷۴
۶۵-۸۷-۹۷-۱۰۱-۱۱۸-۱۵۴
۱۵۷
احمد نواز ملک ۱۶
احمد ربانی ۱۶
احمد حاجی ۳۳
احمد بشیر ڈاکٹر ۱۶
احمد حسین لاہوری ثم بھاگلپوری ۱۴
احمد گیسودراز کالپوی ۵۴-۸۸-۹۵
۹۷-۱۵۶
احمد بتکنزئی حاجی ۷۱
احمد بن حسین خلف زئی میر ۷۱
احمد بن موسیٰ سروانی ۷۱
احمد شون ۷۲
احمد جیون افغان عیسیٰ زئی ۸۰
احمد نہروالی ۸۲
احمد نہاجی شیخ ۸۲
احمد بدایونی ۸۴
احمد ملک زادہ ۸۵
احمد تھانیسری مولانا ۸۵
احمد عبدالحق ردولوی ۸۵
احمد مجد شیبانی ۸۶
احمد معشوق ۸۹
احمد کھتو شیخ ۹۰
احمد بدایونی ۹۰
احمد حافظ ۹۰
احمد کابلی سرہندی (رجوع کنید بہ مجدد الف ثانی)
احمد قشاشی مدنی ۹۱-۹۲-۱۵۰-۱۵۱-۱۵۲
احمد شرعی شاہ چندیری ۹۱
احمد غزالی شیخ ۹۴
احمد شناوری ۱۵۰
ابن مالک ۳۹
ابن عربی محی الدین ۴۳-۴۶-۴۸-۵۴-۱۴۹
۱۵۵-۱۵۶-۱۶۴
ابو اسحاق حاجی داوی ۷۱
ابو سعید مہمند ۷۲
ابو حنیفہ قریشی شاہ ۷۲
ابو المعالی شاہ لاہوری ۷۲
ابو اسحاق مزنگ ۷۲
ابوبکر مندوی ۸۳

Marfat.com

ابوالفتح جونپوری مخدوم ۸۵
ابوالفتح علاء القریشی ۸۶-۹۴-۹۷
ابومحمد فتحی ۸۸
ابوبکر طوسی حیدری ۹۰
ابوبکر موی تاب ۹۰
ابابکر بختیار شاہ ۹۰
ابوبکر مندوی ۸۳
ابوالغیث بخاری مجذوب ۹۱
ابوالبیان محمد داؤد ۱۴۶-۱۴۷
ابوعلی حسن مکی ۱۵۹-۱۶۰
ابویزید مفتی مدنی ۱۷۵
ابومکی بن عبداللہ حنبلی ۱۷۵
ابوالفتح ۱۸۵-۲۰۷
ابوالخیر نبیرہ سلطان التارکین ۱۸۶-۲۱۰
ابوحنیفہ مفتی ملتانی ۱۸۶
ابوالحسن لاہوری ۱۸۶-۲۱۳
ابوالحسن نیشاپوری ۲۱۶
ابوشکور سالمی ۲۱۰
ابوالخیر قاضی ٹھٹھوی ۱۸۷
ابوالقاسم ثانی ۱۸۷
ابوالفرخ علامہ ۱۸۷
ابی سعید ترمذی کالپوی ۵۴
ابراہیم علیہ السلام ۱۹۵-۲۰۵

ابراہیم حاجی ۳۳
ابراہیم ایمرچی ۸۸
الہداد خان قصوری ۹
ایتھے ۱۲-۲۵-۳۴
اسحاق بن کاکو لاہوری ۱۸
اعجاز الحق قدوسی ۲۰-۲۱
اویس خواجہ حاجی ۲۱-۷۱-۸۸
اکبر بن عالمگیر ۲۳
اشعری ۳۸
اشرف وجیہ الدین ۴۱
اشرف جہانگیر سمنانی شیخ ۸۵
اسماعیل ۴۱
اسحاق ۴۱
اقبال احمد سید ۴۴
آذر سراج الدین ۶۶-۱۰۲-۱۰۳-۱۴۴-۲۱۷
آدم رسول سید ماوراء النہری ۶۹
آدم بنوری شیخ ۱۵۰-۱۵۱-۱۵۲-۱۵۳-
۱۵۷-۱۵۸
اسماعیل بن حرمہ جارو تبکنزئی ۷۰
الہداد دتوزئی ۷۱-۸۸

اسحاق میاں ۷۱
ادریس میرنانی ۷۱

Marfat.com

ایبانادن شیخ ۷۱

اسماعیل پٹنی ۷۱

اختیار الدین سروانی ۷۲

الہداد ہندی ۷۲

ایوانوف ۷۸-۷۹-۱۱۱-۱۱۲-۱۱۳

اوحدالدین کرمانی ۸۲

اخی سراج خواجہ ۸۳

امیر خسرو ۸۴

اختیار الدین ۸۵

انور شیخ ۸۶

الہداد عوان ۸۶

اللہ دیہ خیرآبادی ۸۶

اختیار الدین مروانی ۸۶

ادھن جونپوری ۸۷

ادھن دہلوی ۸۴

امان پانی پتی ۸۷-۹۴

اخی راجگیری مخدوم ۸۹

ارزانی شاہ ۸۹

اسحاق مغربی بابا ۹۰

امام الدین ابدال ۹۰

اسحاق ملتانی ۹۱

اسماعیل میر سید ۹۱

بی بی اولیاء ۹۲

الہداد ابن مجذوب ۹۲

اخی جمشید ۹۷

الہداد مرید محمد مہدی جونپوری ۱۳۲

امام بخش بن پیر بخش ۱۴۸

آفتاب بیگ ۱۸۱

ایوب لاہوری خواجہ ۱۸۸

ب

بایزید شیخ ۸۲-۸۸

بایزید قصوری ۹

بازید وتوزئی ۵۱

بازید تنکزئی ۷۰

بابر سلمہاک ۷۱

بایزید وتوزئی ۷۱-۸۸

بابو شیر سوار ۸۸

بابن مجذوب ۹۲

بدرالحق (ر۔ک۔ محمد ارشد جونپوری)

بدک تارن ۷۱

بدرالدین غزنوی ۸۲

بدرالدین اسحاق ۸۲-۱۰۰

بدرالدین سلیمان ۸۳

بدرالدین توار ۸۴

بدرالدین سمرقندی ۹۰

بدرالدین دلمؤ ۹۰

Marfat.com

بدر الدین سرہندی ۱۵۳-۱۸۸-۲۰۳

بدر الدین قادری لاہوری ۱۸۸

براؤن ۱۷-۱۰۶-۱۰۷-۱۰۹-۱۴۴

بہلول خاں (عبدالکریم) ۲۳

بلھے شاہ بابا قصوری ۹

برہان الدین ابو محمد عبداللہ بخاری ۳۹

برہان الدین برہانپوری راز الہی ۴۹-۵۹-۹۱
۹۶-۹۸-۱۵۵-۱۵۶

برہان الدین محمود ۸۲

برہان الدین صوفی ۸۲

برہان الدین غریب ۸۳

برہان الدین ساوی ۸۴

برہان کابلی شیخ ۸۶

برہان الدین بیجاپوری ۸۸-۸۹

برہان الدین میر سید ۸۹

برہان الدین نسفی ۹۰

بہاء الدین زکریا ملتانی ۷۴-۸۸-۱۳۰

بہاء الدین شاہ ۷۲

بہاء الدین اودھی ۸۴

بہاء الدین جونپوری ۸۶

بہاء الدین مفتی آگرہ ۸۹

بہاء الدین جنیدی ۹۰

بہاء الدین نقشبند ۲۰۶

بہاء الدین مفتی ملتانی ۲۱۱

بہاء الدین دلمؤ ۹۰

بختاور خان ۴۹-۶۰

بشیر احمد خان برہانپوری ۵۰

بنک شیخ ۷۰-۷۳-۹۰

بدہ بن شیخ ملی ۷۱

بھوگی عزیز زئی ۷۱-۷۸

بوکا روکا توکا بنگزئی ۷۱

بی بی بے پی ۷۲

بہاگو دوگر ۷۲

بلاول شیخ ۷۲

بلو خان ۷۸

بختیار الدین کاکی خواجہ ۸۱

بو علی قلندر (شرف الدین) ۸۲

بہکاری شیخ ۸۳

برنی ضیاء الدین ۸۴-۹۳

بہورو شیخ ۸۶

بختیار شیخ ۸۶

بھیکہ شیخ ۹۰

بدیع الدین مدار ۹۰

بدھن شطاری ۹۰

بدہ ایرچی ۹۳

بہلول دریائی شیخ ۹۹

Marfat.com

باغ علی مولوی ۱۱۷

پ

پاینده امچوزئی ۷۱-۸۸
پای سیدانی ۷۱
پاینده ترین ۷۲
پیر کبار (وتو شوریانی) ۱۷-۱۸-۲۰-۳۱
۹۰-۱۲۰-۱۵۳
پیر محمد لکھنوی ۳۹-۴۰-۴۱-۶۵-۸۸
۹۵-۹۷-۱۵۵-۱۷۳-۱۷۷
پیر محمد سلونی ۸۸
پیر پٹھہ ۹۰
پیرا دھیا غازی ۷۲
خواجہ پست ۸۲
پیارہ شیخ ۸۶
شیخ پیارہ ۸۷
پنجو پشاوری ۸۸-۱۲۱
پھول شیخ ۹۱

ت

تاج دین منوراوشی ۸۲
تاج الدین وادری ۸۴
تاج الدین سید شیر سوار ۸۵
تاج الدین امام ۹۰
تاج الدین مفتی مالکی ۱۷۵
تاج محمود شور کوٹ ۱۸۵-۲۰۷
تاج محمود عباسی ۱۸۶-۲۱۱
تسلیم قصوری ۹
تقی علی قلندر کاکوروی ۳۴
تقی الدین مولانا ۸۳
تقی الدین نوح
تقی حابک ۸۷
تقی الدین ۹۰
ترک بیابانی
تیمور لاہوری ۱۸۵-۱۸۶-۲۱۵

ج

جان محمد جالندھری ۵۱
جان محمد لاہوری ۱۸۵
جان محمد مولانا ۱۸۶-۲۰۹
جامی مولانا ۱۳۳-۱۶۹
جلال ہندوستانی ۷۲
جلال الدین ابوالقاسم تبریزی ۸۲
جلال الدین اودھی ۸۳
جلال الدین پانی پتی ۸۵
جلال گجراتی شاہ ۸۶
جلال الدین مولانا ۸۶
جلال الدین سلطان قریشی ۸۷-۹۴
جلال الدین تھانیسری کابلی ۸۷

Marfat.com

جلال الدین کاسی ۸۷

جلال بخاری سید ۸۸

جلال الدین قریشی ۹۱

جلال الدین تبریزی ۱۳۰

جلال الدین محمد ۱۸۷

جلال الدین محمد جونپوری ۱۸۷

جمال (والدِ شیخ نصرت ملتانی) ۴۲-۴۳

جمال کاکرہ ۷۲

جمال الدین احمد (خطیب) ۸۲

جمال الدین نصر تخانی ۸۳

جمال الدین ۸۳

جمال الدین اودھی ۸۴

جمال الدین کاشانی ۸۵

جمال خندان ۸۹

جمال دہلوی ۸۹

جمال گوجر ۹۰

جمال الدین ملتانی بدایونی قاضی ۹۰

جمال الدین لاہوری ۱۸۸

جمال اللہ لاہوری ۱۸۸

جنیری شیخ ۴۲

جعفر سنھوری شیخ ۴۳

جہان بتکزئی ۷۰

جلو بن مصری خان ۷۱

جوسی شاہ شیخ یوسف ۸۳

جنید حصاری ۸۳-۹۳

جنید مولانا سندیلی ۸۸-۱۲۴

جہانگیر بادشاہ ۱۵۰

جے سنگھ مرزا راجہ ۴۹-۵۰-۹۴

چ

چراغ ہند حاجی ۸۹

چوہڑ مفتی سرہندی ۹۱

ح

حامد میاں سید ۱۶

حامد اوچی شیخ ۴۲

حامد شاہ سید راجی ۸۶-۹۱

حامد عبدالقادر ناگوری ۱۸۶-۲۱۰

حامد جونپوری ۱۸۷

حافظ شیرازی ۳۵-۴۰-۶۴

حامی منغل شیخ ۷۲

حسام الدین شیخ ۸۲

حسام الدین سوختہ ۸۲

حسام الدین ملتانی ۸۳

حسام الدین فتح پوری ۸۴-۹۷

حسام الدین مانکپوری ۸۶-۹۴-۹۷-۱۱۵

حسام الدین متقی ملتانی ۹۱

حسام الدین مرزا ۲۰۰

Marfat.com

حسن خان خویشگی ۴۰ - ۱۰۳ - ۱۰۴ - ۱۵۹
حسن تبکنزئی ۷۱
حسن بن مہتہ خلیل ۷۱
حسن ترین ۷۲
حسن سجزی دہلوی امیر ۸۴ - ۱۰۰
حسن طاہر ۸۶ - ۹۴
حسن افغان ۸۸
حسن مجذوب ۹۲
حسن بودلہ مجذوب ۹۲
حسن خان (مخالف حضرت مجدد) ۱۴۷
حسین میر ۴۲
شاہ حسین قریشی ۷۲
شاہ حسین دہڈہ لاہوری ۷۲ - ۸۹
حسین ناگوری خواجہ ۸۶ - ۹۴
حسین خنگ سوار سید ۸۹
حسین منظفر بلخی ۹۰
حسین میر سید ۹۷
حسین مفتی سرہندی ۹۸
حسین بن منصور حلاج ۱۴۹
حبیب جنیری ۵۱ - ۸۸
حبیب آہنگر ۷۲
حمو تیلی ۷۲
حجتہ الدین ملتانی ۸۴

حقی شیخ ۸۶
حسینی سید ۹۱
حمیدالدین صوفی ۸۲
حمیدالدین ناگوری ۸۲ - ۹۳
حمیدالدین مولانا ۸۳
حمید شاعر قلندر ۸۴ - ۱۰۰
حمید حاجی ۹۱
حمزہ قریشی ۸۶
حیات المیر شاہ لطیف بری ۹۹

خ

خافی خان ۲۳ - ۴۷ - ۴۹ - ۵۰ - ۵۱ - ۱۵۶
خالو تبکنزئی ۷۰
خانو گوالیری ۹۴
خداد بابو سلمہاک ۷۱
خدو بن یونس ناغر ۷۰
خدیجتہ الکبریٰ ۱۵۲
خضر قلندر رومی ۵۲
خضر مولانا
خضر کاکو ۷۱
خضر سروانی ۷۱
خضر قلندر شاہ ۸۲
خضر معین مولانا ۸۲
خطیب جمال الدین ۸۲

Marfat.com

خلیفہ جی (لقب عبدی) ۲۴-۲۵-۷۳-۱۶۹
خلیفہ جی ۲۵
خلیل الرحمن ۵۰
خلیل بن میر احمد ۷۱
خلیل پٹنی ۷۲
خلیق احمد نظامی (ر-ک - نظامی)
خورشید حسن لکھنوی ۴۱
خواجہ تبکنزئی مولانا ۷۱
خواجۂ اجمیر (ر-ک معین الدین خواجہ)
خواجگی مولانا ۸۵
مولانا خواجہ ۸۶
خویشگی بابا قصوری ۹۲
خویشگی ۱۸-۷۰-۷۶
خسرو امیر ۸۴
خیبر ۴۱

د

دارا شکوہ ۲۶-۶۸-۶۹-۹۵
داؤد خان حسین زئی ۴۸-۵۹-۶۰-۸۰-۱۱۸
۱۱۹-۱۶۸
داؤد تبکنزئی ۷۱
داؤد کریانی شیر گڈھی ۷۲-۹۱
داؤد دیبالپی ۸۳
داؤد دہرپوری ۸۶
داؤد ملک ۸۷
دانکمار ۷۱
دانیال شیخ ۸۵-۸۷-۱۳۳
بی بی درہ قصوری ۲۵-۳۰-۳۱-۷۳-۷۶-۹۲

بی بی درخانی ۹۲
درویش محمد ۷۲
درویش ۸۴
درویش ۸۶
درویش محمد قصوری مجذوب ۹۲
درویزہ اخوند پشاوری ۸۸-۶۲-۹۵-۱۲۱
۱۲۵-۱۳۱
دلیر خان نواب ۴۰-۴۱-۴۴-۴۹-۵۰-۵۶
۵۸-۵۹-۶۵-۱۱۸-۱۱۹-۱۲۸-۱۵۹-۱۶۳
۱۶۴-۱۶۹
دولہ دریائی گجراتی شاہ ۵۲،۵۳-۸۸-۹۸
بی بی دویہ ۷۲
دیوان جی (ر-ک محمد رشید جونپوری)

ر

راس-ای-ڈمی ۱۲-۱۰۶-۱۰۷-۱۰۹-۱۴۴
راز الہی (ر-ک - برہان الدین برہانپوری)
رازی عاقل خان ۹۴
راجو بن شیخ محمد ۷۱
بی بی راستی ۷۲-۹۲
راجی سید نور ۸۶
راجو قتال سید صدر الدین ۸۹
راجو قتال سید یوسف حسینی دہلوی ۹۳
راشدی حسام الدین پیر ۱۸۷
رحمت اللہ ۳۲-۳۳
رحمان علی مولوی ۴۱-۱۴۰-۱۴۸
رحمت پیر وتوزئی ۷۱-۸۷
رحیمداد پیر وتوزئی ۷۱

Marfat.com

رحیم داد حسین زئی حاجی ۷۱
رحمکار خٹک ۶۷
رفیع الدین صفوی ۹۱
رفیع عبدالرحمٰن (ر۔ک۔ عبدالرحمٰن)
رفعت الدین ۸۶
رکن الدین تبکنرئی ۸۰
رکن الدین چیغمر ۸۴
رکن الدین دہلوی ۸۵
رکن الدین حماد کاشانی ۸۵
رکن الدین شیخ ۸۶
رکن الدین ابوالفتح ۸۹-۹۵
رکن الدین فردوسی ۹۰
رضی الدین شیخ ۱۸۷
رضی الدین منصور ۹۰
رزق اللہ ۸۶
رمضان شیخ ۸۶
روزنی عزیز زئی ۷۱
روزبہان شیخ ۱۰۵
رومی جلال الدین ۱۲۳-۱۲۵
روح اللہ لاہوری ۱۸۶-۲۱۳

ز

بی بی زلفی ۹۲
بی بی زلیخا ۹۲
زید سجستانی لاہوری ۸۹
زین الدین چشتی ۸۳
زین الدین ۸۴
زین الدین داؤد شیرازی ۸۴-۹۷
زین الدین مولانا چشتی ۱۰۰

س

سالار خواجہ ۸۴
سارنگ شیخ ۸۴
سالار مسعود غازی ۸۹
سٹوری سی۔ اے ۱۲-۶۹-۱۰۷-۱۴۴
شاہ سدو مرید شیخ حسام الدین ۸۶
سخاوی شیخ ۸۹
سراج الدین سوختہ ۸۹
سراج الدین ملتانی
سراج الدین شاہ ۳۷-۳۸-۱۵۵-۱۶۷
سراج الدین حافظ ۸۴
سرنگا مجذوب میاں ۹۲
اخوند سعید ۹-۸۷
سعید خان خویشگی ۲۸-۱۰۳-۱۰۶-۱۰۴-۱۵۹
سعید خان اخوند حسین زئی ۷۱
سعید خان میانہ ۸۷
سعید سہالوی ۱۸۷
سعید خان میانہ برہانپوری ۶۷
سعد اللہ حافظ قاری ۳۳
سعد الدین کیسہ دراز کنتوری ۸۴
سعد الدین خیرآبادی ۸۶
سعد اللہ شیخ ۸۶
سعد اللہ لاہوری ۱۸۸
سعدی شیرازی ۱۲۹
سعدی لاہوری ۱۸۴
سعدی دیگے از اجداد مولانا شہباز۔ ۴۱

Marfat.com

سرکسی خلف زئی ۷۱
شاہ سفر ۶۷
سلیمان دانا ۷۱
سلیمان نارنولی ۸۷
سلیمان مندوی ۹۱
سلیمان لاہوری ۱۸۸-۲۱۳
سلیمان بہرائچی سید ۸۸
سلطان سرور ۹۰
سلطان التارکین (حمیدالدین) ۹۴
سلیم خان خویشگی ۸۸
سماءالدین دہلوی ۸۹-۹۶
سنکر تبکنزئی ۷۰
سہاک سلمہاک ۷۱
سوبھن مجذوب ۹۲
سیوا - ۵۱ - ۱۶۹
سیاد جیو ۸۷
سیف الدین شیخ سرہندی ۱۶۳-۱۸۴
بی بی سایرہ ۹۲

ش

شاہ جہاں بادشاہ ۹-۳۲-۳۴-۵۶-۵۸-
۶۴-۶۹-۱۲۸
شاہ عالم ۲۳-۵۱
شاہ عالم شیخ ۳۷-۳۹-۹۸-۱۶۲
شاہ محمد دیوری ۱۸۱
شاہ دولہ دریائی گجراتی (ر-ک- دولہ شاہ)
شاہ محمد تبکنزئی
شاہ محمد مجذوب جلوانی ۶۲
شاہ محمد ناگوری ۱۸۶-۲۰۸
شاہ کریم داد مشوانی اقطع ۶۲
شاہی موی تاب شیخ ۸۲
قاضی شاہ پالمی ۸۴
شاہ شجاع شہزادہ بن شاہ جہاں ۵۶-۱۲۸-۱۶۳
شرافت نوشاہی ۱۴-۱۶-۲۱۸
شرزہ خان ۲۳
شریف میر سید ۳۸-۱۶۲
شرف الدین (بوعلی قلندر) ۸۲
شرف الدین قاضی ۸۴
شرف الدین یحی منیری ۸۹-۹۶
شرف الدین کرمانی ۹۰
شرف الدین میر سید ۱۴۸
شاہ شرعی
شعیب مولانا ۹۱-۹۶
شمس الدین قتیانی قادری موسوی کالپوی ۴۳
شمس الدین تبکنزئی ۷۱
شمس الدین مولوی مخدومی (انتساب)
شمس الدین التمش سلطان ۸۲-۹۲
شمس الدین یحی ۸۳
شمس الدین خواجہ ۸۴
شمس الدین حصاری ۸۴
شمس الدین ترک ۸۵
شمس الدین طاہر ۸۶
شمس الدین خواجہ ۸۸
شمس الدین دہاری ۹۳
شمون بن حسین ۷۱

Marfat.com

شورہ ۱۷
شہباز محمد بھاگلپوری ۱۴-۷۴
شہاب الدین ۵۱
شہاب الدین امام ۸۳
شہاب الدین کنتوری ۸۴
شہاب الدین دولت آبادی قاضی ۸۶
شہاب الدین خطیب ہانسوی ۹۰
شہاب الدین حق گو ۹۰
شہاب الدین ۸۳
شہاب الدین عاشق ۹۰
شہاب بختیارہ ۷۲
شہباز خان نواب قصور ۷۸
شیرانی حافظ محمود خان ۴۹-۶۶-۸۱-۱۰۳
۲۰۴-۲۱۷
شیخ الاسلام ۱۹-۹۳
شیخ الاسلام قاضی ۸۳-۱۶۱
بی بی شیخی درخانی ۷۲
بی بی شیخزادی ۷۲
شیر خان اچوزئی ۸۸-۷۱
شیخین مولانا ۹۰

ص

صاحب سلہاک ۷۱
صبغۃ اللہ گجراتی ۹۱-۱۵۰
صدرالدین ۷۱
صدرالدین مالبیری ۷۱
صدرالدین حکیم ۸۵-۹۷
صدرالدین وتونزئی ۸۸
صدرالدین عارف ۸۸-۹۵
صدرالدین سیستانی ۸۹
صدرالدین درویش ملتانی ۸۹
صدرالدین حسینی سادات ۹۵-۱۳۰
صدر شیرازی ۳۹
صدیق اکبرؓ ۱۸۸
صفی الدین ۹۴
صلاح الدین درویش ۸۶
صلاح الدین درویش ملتانی ۸۹
صلاح الدین درویش رودولوی ۸۹
صوفی بدھنی ۸۲
بی بی صورت ۷۲

ض

ضحاک بتکزئی ۷۰
ضیاءالدین برنی ۸۴-۹۳
ضیاءالدین نخشبی ۸۵
ضیاءالدین رومی ۸۹
ضیاءالدین سنامی ۹۰-۹۶
ضیاءالدین مرید شیخ صدرالدین عارف ۹۵

ط

طاہر لاہوری شیخ ۷۲
طاہا شیخ ۸۷
طیب بن معین بنارسی ۳۴

ظ

ظہورالدین احمد ڈاکٹر ۱۶
ظہیرالدین احمد فاروقی ۳۴

Marfat.com

ع

عبدالاول میر سید ۸۷-۹۷
عبدالباقی ،،
عاقل خان رازی ۴۹-۸۴
عالمگیر اورنگ زیب ۳۲-۳۴-۴۰-۴۷
۵۰-۵۸-۵۹-۹-۲۳-۱۶۲-۱۶۳-۱۶۴
۱۸۳
عالمگیر ثانی ۲۳
عالم خان ۲۸-۳۰-۳۱
عالم خان عزیز زئی ۷۱
عالم سلمہاک ۷۱
عارف سیستانی ۸۲
شاہ عالم ۸۹
عبدالجلیل لکھنوی ۸۷-۹۵-۹۷
عبدالحق محدث دہلوی شیخ ۱۸-۱۹-۹۱-۹۸
۱۰۱-۱۴۵-۱۴۶
عبدالحق معروف بہ عبدالقادر ۲۰-۲۲-۳۰-۳۱
۷۳-۷۷
عبدالحی حسنی صاحب نزہۃ الخواطر ۲۱-۴۴
۴۹-۱۴۸
عبدالحمید عثمانی جونپوری ۳۴-۴۴-۱۳۴-۱۴۵-۱۴۵
عبدالحمید تلمیذ تیمور لاہوری ۱۴۶-۲۱۵
عبدالحکیم شرف مولوی ۱۱۷
عبدالحکیم قادری لاہوری ۱۸۸
عبدالخالق قصوری مجددی ۹
عبدالخالق خویشگی قصوری ۵۵-۷۱-۸۸
عبداللہ سید ڈاکٹر ۱۲-۲۵
عبداللہ بن احمد شوریانی ۲۰-۳۰-۳۱
عبداللہ خویشگی قصوری (ر-ک-عبدی)
عبیداللہ (ر-ک-عبدی)
عبداللہ سیاہ دکنی ۳۹
عبداللہ نیازی سرہندی چشتی ۷۲-۸۷-۹۵
عبداللہ بیابانی ۸۲-۸۹
عبداللہ سلطانپوری ۸۷-۹۵-۹۷-۱۰۳
عبداللہ ابدالی دہلوی مجذوب ۹۲
عبداللہ فقہی لاہوری ۲۱۱
عبداللہ قریشی ۸۹
عبداللہ شطاری ۹۰-۹۶
عبداللہ شیخ ۹۱
عبداللہ ۱۸۶-۲۱۳
عبداللہ چلپی ۱۸۷
عبداللہ بن اسمعیل لاہوری ۱۸۸
عبداللطیف برہانپوری ۱۹-۹۱-۴۶-۱۱۸
۱۱۹-۱۵۶-۴۸-۵۸-۵۹-۶۰
عبدالصمد ۱۹-۲۰-۳۰-۳۱
عبدالصمد (عم عبدی) ۱۶۹
عبدالصمد بن یار محمد کروڑی ۱۸۵-۲۰۷
عبدالمقتدر (ر-ک-عبدالحق والدِ عبدی)
عبدالرحیم (والد بہلول خان) ۲۳
عبدالرحیم (صاحبِ تذکرہ صادقہ) ۴۲
عبدالرحمٰن رفیع ۳۹-۱۵۵-۱۷۳
عبدالرحمٰن قادری لاہوری ۱۸۶-۲۱۵
عبدالرحمٰن بختیار ۷۲
عبدالرشید جونپوری (ر-ک-محمد رشید جونپوری)

Marfat.com

عبدالرشید خواجہ کرنل ۱۰۳
عبدالرزاق اوچی ۴۳-۹۱
عبدالرزاق جھنجھانہ ۸۷-۹۴
عبدالرحمٰن سارنگپوری ۸۴
عبدالستار شوربانی ۲۲-۲۴-۳۰-۳۱-۵۱
۸۱-۸۸
عبدالسلام قلندر جونپوری ۳۴
عبدالسلام لاہوری ۱۸۸
عبدالعزیز ۸۵
عبدالعزیز حسن طاہر ۸۷
عبدالغنی بن عبداللطیف لاہوری ۱۸۶-۲۱۴
عبدالغفور شیخ ۸۶
عبدالغفور برہانپوری ۸۷-۹۵
عبدالفتاح بن محمد نعمان بدخشی ۴۱-۵۰-۵۳
عبدالقادر خویشگی (ر-ک- عبدالحق)
عبدالقادر اوچی ۹۱
عبدالقادر جیلانی شیخ ۴۴-۱۳۴-۱۳۵
عبدالقدوس قلندر ۴۳-۵۲-۸۹
عبدالقدوس گنگوہی - ۸۷
عبدالکریم بن اخوند درویزہ ۷۲-۸۸-۱۳۱
عبدالکریم قدوائی قاضی ۸۴
عبدالکریم شوریانی ۸۸
عبدالکریم جبلی ۱۰۵
عبدالکریم بن محمد جمیل لاہوری ۱۸۶-۲۱۳-۲۱۴
عبدی عبداللہ خویشگی قصوری صاحب سوانح ہذا
۹ تا ۲۲۴
(عبیدی (ر-ک عبدی)

عبدالوہاب مرصعی ۱۹
عبدالوہاب بخاری حاجی ۸۹
عبدالوہاب حاجی ۹۶
عبدالوہاب بن سلطان محمد ۱۸۶-۲۱۶
عبدالوہاب مرید شاہ جیلان ۸۸-۲۰۷
عبدالواحد بلگرامی ۸۸
عبدالواحد مولانا ۱۷
عبدالنبی پٹنی ۱۷
علی عادل شاہ ثانی ۲۳
علی مولانا خواجہ ۴۱-۴۲-۴۴
علی (اجداد مولانا شہباز بھاگلپوری) ۴۱
علی سید شاہ سبزپوش ساکن گورکھپور ۴۱
علی صدیقی ۴۹
مخدوم علی بافندہ ۷۲
علی عادل خان نوابزادہ ۸۷
علی سجزی ۸۲
علی بہاری مولانا ۸۲
علی صابر (مرید گنج شکر) ۸۳
علی صابر (داماد گنج شکر) ۸۳
علی لاحق سیالکوٹی ۸۳
علی جاندار ۸۴-۹۳
علی متقی شیخ ۸۷
علی غواص ترمذی ۸۷-۱۳۱
علی بن قوام الدین سید ۸۷
علی پیر گجراتی ۹۶-۹۸
علی ہمدانی سید ۱۰۵
علی اکبر سعداللہ خانی ۱۸۷

Marfat.com

علی پستورلیپی ۷۱
علی پٹنی سرہندی مولانا ۷۱
علی تارن ۷۱
علی دنکر ۷۱
علی سرور لودی شاہو خیل ۷۲
علی کشمیری ۹۰
علی کرد ۹۰
علاءالدین ۸۳
علاءالدین پٹنی ۸۴
علاءالدین میر سید ۸۴-۸۵
علاءالدین قریشی ۸۵
علاءالدین ترہتی ۸۸
علاءالدین اصولی بدایونی ۹۰
علاءالدین میر سید کنتوری ۸۵
علاءالحق والدین بنگالی ۸۵
علاءالدین اودھی ۹۱
علاءالدین مجذوب ۹۲
علاءالدولہ سمنانی رکن الدین ۱۱۲
علاءالدین بن صدرالدین ۸۹
علم الدین پلاٹین ۹۸
علم الدین نیلی ۳
علم الدین سید مخدوم ۸۹
علم الدین حاجی ۹۰
عمر سروانی بنگالی ۷۱
شیخ عمر ۷۲
عمر لودھہ ۷۱
عماد الدین دہلوی ۹۰
عماد الدین محمد ۱۸۴
شاہ عنایت قادری ۹
عنایت ولد حاجی نور محمد کاتب ۱۱۵
عنایت ولد سید... حاجی بٹنگڑی ۱۱۷
عنایت اللہ ۱۸۶-۲۰۸
عنایت اللہ ۱۸۶-۲۰۹
عنایت اللہ سید ۱۸۴-۲۱۶
عثمان سیاح ۸۹
عزیز الدین صوفی ۸۳-۹۳
عزیز اللہ متوکل ۸۷
عزیز نسفی ۱۰۵
عراقی فخر الدین ۸۸-۹۵-۱۳۱
عیسیٰ علیہ السلام ۱۹۱-۱۹۲-۱۹۳-۲۰۵
۲۱۰
عیسیٰ سندھی شیخ ۱۸-۱۹-۴۹-۵۰-۹۱
۹۶-۹۸-۱۵۶-۱۷۹
عیسیٰ بن لالو ۷۰
عیسیٰ پٹنی ۷۱
عیسیٰ منشوانی
عیسیٰ قصوری کاتب ۱۰۸-۱۰۹
عبدالمقتدر قاضی ۸۵
عبدالمومن لاہوری ۱۸۶-۲۱۴
عیاض قاضی ۲۱۲
عین الدین قتال ۸۵
عین الدین قصاب ۸۲
عون احمد قادری ۱۸۷

غ

غریب شیخ الاسلام ۹۴

Marfat.com

غلام اللہ قصوری ۹
غلام دستگیر قصوری ۹
غلام دستگیر کاتب ۱۰۳
غلام رسول قصوری ۹
غلام رسول قلعوی ۱۰۲
غلام رشید ابوالفیض قمر الحق ۳۴
غلام سرور لاہوری مفتی ۲۰ - ۴۱ - ۴۴ - ۵۳
۹۸ - ۱۲۴ - ۱۸۶
غلام علی قصوری ۹
غلام علی شاہ دہلوی ۱۴۷ - ۱۴۸ - ۱۵۳
غلام محی الدین قصوری مجددی ۹
غلام محمد شیخ ۱۸۶ - ۲۱۵
غلام محمد ملا ۱۸۶
غلام معین الدین عبداللہ خویشگی (ر.ک. عبدی)
غوثی محمد مندوی ۱۶۳
غیاث میاں ۹۱

ف

بی بی فاطمہ شیخی ۶۲
بی بی فاطمہ سام ۹۲
فتو عزیز زئی ۷۱
فتح اللہ شیخ ۳۶ - ۱۶۲
فتح اللہ اودھی مخدوم ۸۴
فتح اللہ تنزین نیلی ۸۶
فتح محمد میاں ۳۳
فتح محمد فتح پوری چشتی ۱۴۶
فتح محمد ہزاروی ۱۸۶ - ۲۱۳
فخر الدین شیخ ۸۲
فخر الدین زرادی ۸۳
فخر الدین مروزی ۸۳
فخر الدین میرٹھی ۸۴
فخر الدین بجلوی قاضی ۸۴
فریدالدین اجودھنی (ر.ک. گنج شکر)
فریدالدین ۸۴
فریدالدین ۸۵
فریدالدین مرید شیخ حمیدالدین ناگوری ۹۳
فریدالدین بن عبدالعزیز ۹۴
فرخ شاہ ۱۶۳
فصیح الدین پھلواری ۱۸۷
فصیح الدین ۸۳
فضل اللہ برہانپوری ۸۷
فقیر محمد جہلمی ۲۱
فقیر محمد بن مظفر خان احمد ۱۸۶ - ۲۰۷
فیروز شاہ مجذوب ۹۲

ق

قاسم خلیل شاہ ۶۷
قاضی خان میاں ظفر آبادی ۸۷
قطب الاسلام ۱۹
قطب الدین خواجہ ۸۲
قطب الدین منور ۸۳
قطب الدین بختیار کاکی ۹۲
قطب العالم
قلندر حمید شاعر ۸۴
قمیص شاہ ۹۱
قوام الدین قدوائی ۸۷

Marfat.com

قوام الدین اودھی ۸۴
قوام الدین ۸۵

ک

کاکو لاہوری ۱۸
کابل شاہ بتکزئی ۷۱
کبیر محمد ۹۴
شیخ کبیر ۸۶
کبیر جولاہا ۸۷
کبیر الدین حسن ۹۱
کبیر شیخ ۹۴
کپور بابا مجذوب ۹۲
شاہ کدن ۸۷
کرمی تارن خواجہ ۷۱
کرک خواجہ
کریم الدین سمرقندی ۸۴
شاہ کمال چشتی قصوری ۹-۷۲-۸۸
کمال الدین مالوی ۸۳
کمال الدین یعقوب ۸۴
کمال الدین ۸۶
کمال الدین مسعود شروانی ۸۸
کمال الدین رضی ۸۹
کمال الدین زاہد ۹۰
کمال الدین خواہرزادہ شیخ چراغ دہلی ۱۰۰
کمال الدین محمد احسان ۱۲۳
کمال محمد سنبھلی ۱۲۴
میاں کیکا گوجر ۷۲

گ

شاہ گدا ۷۲
شاہ گرویز ملتانی ۸۹
گگن و تونزئی حاجی ۷۱-۸۷
گنج شکر ۱۸-۶۹-۷۱-۸۱-۸۲-۱۰۰-115
گوران ہندوستان ۲۸

ل

لالو شیخ ۷۰
لاڈلا انصاری ۸۸
لطیف الدین کہند سال ۸۴
لطیف بری (حیات المیر) ۹۹
شاہ لطیف مرشد شاہ حسین لاہوری ۹۹
لطف اللہ قاضی
لعل شہباز سیوستانی ۹۰
لوجہ سلمہاک ۷۱

م

مامی شیخ (ر-ک- محمد وتونزئی)
امیر ماہ بن نظام الدین ۸۹-۹۸
مالو بتکزئی ۷۱
مارشل ۱۲-۶۹
مبارک خلف زئی ۷۱
مبارک بودلہ ۱۳۲
شیخ مبارک ۸۴
مبارک شیخ ۸۶
مبارک علی شاہ سید قصوری ۱۰۹
مجدد الف ثانی امام ربانی شیخ احمد سرہندی
۱۰-۱۲-۱۴-۱۶-۱۸-۳۴-۹۱-۹۴

Marfat.com

۹۸-۱۰۳-۱۲۹-۱۴۵-۱۴۶-۱۴۷-۱۵۱-
۱۵۳-۱۵۶-۱۵۸-۱۵۹-۱۶۰-۱۶۲
۱۶۵-۱۸۳-۱۸۵-۱۸۸-۱۹۰-۱۹۱-۱۹۲
۱۹۴-۱۹۵-۱۹۶-۱۹۹-۲۰۰-۲۰۳
مجدالدین حاجی مولانا ۸۲
مجیب اللہ ندوی حافظ ۱۰۷
مچھن لودی ۱۰
محب اللہ الہ آبادی ۸۸-۹۵-۹۶-۹۹-۱۵۵
مخلص الدین ۹۰
مخدوم الدین نارنولی ۹۱
مخدوم جیو قادری ۹۱
مخدوم جہانیاں ۸۹-۹۶-۹۸
محمد صلی اللہ علیہ وسلم (خاتم الانبیاء) ۱۸۹
۱۹۳-۱۹۴-۱۹۹-۲۰۰-۲۰۱-۲۰۲
محمد بن سحون ۲۰۹
محمد (والد شہباز محمد بھاگلپوری)
محمد مجذوب ببلوانی ۷۲
محمد بن شیخ اجمیری بدایونی ۷۹
محمد نیشاپوری ۸۳
محمد محمود کرمانی سید ۸۴
محمد خواجہ ۸۳
محمد شیخ ۸۳
محمد کرمانی سید ۸۴
محمد بن جعفر میر سید مکی ۸۴-۹۳
محمد اودھی ۸۷-۹۷
محمد اوچی ۹۱
محمد بن شیخ آدم بنوری ۱۵۲
محمد بن برزنجی ۱۵۹-۱۶۱
محمد وتوزنی ۲۱-۲۲-۳۰-۳۱-۷۱-۷۶
۸۸-۱۰۱
محمد بن حسن بن عبدالکریم بن محمد برزنجی
۱۵۹-۱۶۰
محمد بن عبیداللہ لاہوری ۱۸۶-۲۱۱
محمد بنوری مفتی مدنی ۱۸۵
محمد خواجہ قاضی ۱۸۶-۲۱۷
محمد بن فرید قادری لاہوری ۱۸۸
محمد کالپوی سید ۵۴-۸۸-۷۷
محمد مولانا مرید گنج شکر ۱۰
محمد اقبال ڈاکٹر پروفیسر ۹
محمد اقبال مجددی (مولفہ کتاب ہذا) ۱۰-۱۱
۱۲-۱۴-۱۶-۳۴-۱۰۸-۲۱۶-۲۱۸
محمد اکرام ڈاکٹر ۱۲-۷۷-۱۰۳-۱۸۵
محمد ایوب قادری ۹-۱۱-۱۶
محمد شریف قصوری
محمد مقیم قصوری مجددی ۹
محمد شفیع ڈاکٹر ۹-۱۲-۱۶-۲۹-۶۵-
۷۴-۶۸-۱۰۲-۱۰۸-۱۱۵-۱۲۶-۱۳۴-۱۴۰
محمد شفیع مولانا ۱۸۷
محمد مسعود احمد ڈاکٹر ۱۲-۱۳-۱۶
محمد سعید لاہوری حاجی نقشبندی ۱۵
محمد سعید احمد مجددی خطیب ۱۲
محمد سعید میاں ۳۲-۱۶۹
محمد سعید ۱۶
محمد صدیق چودھری ۱۶

Marfat.com

محمد صادق میاں ۲-۳۲-۱۶۹

محمد صادق گنگوہی شیخ ۸۷

محمد صادق امام مسجد قاضی محمد افضل ۱۸۶-۲۱۶

محمد فضل خان خویشگی قصوری ۱۶-۷۸

محمد طاہر لاہوری شیخ ۱۸۶

محمد طاہر ۸۷

محمد طاہر تلمیذ عبداللہ سیالکوٹی ۱۸۶-۲۹۲

محمد طاہر پٹنی ۹۷

محمد طیب شاہ ہمدانی قصوری ۱۶-۲۵-۷۷-۷۸-۱۰۴-۱۰۸-۱۰۹-۱۱۵-۱۷۸

محمد اسلام ۱۶

محمد اشرف ۱۶

محمد اسحاق ۲۷-۳۰-۳۱

محمد اسلم پسروری ۴۱-۴۴-۴۹-۵۰

محمد ارشد جونپوری ۴۳-۴۴-۱۶۷

محمد افضل برہانپوری ۹۵

محمد اکبر سید بن خواجہ گیسو دراز ۱۰۰

محمد احسان بن حافظ محمد محسن ۱۴۸

محمد اشرف اورنگ آبادی ۱۶۱-۱۸۶-۲۱۰

محمد اکرم بن محمد الدینوری ۱۸۶-۲۱۱

محمد اکرم لاہوری ۱۸۷

محمد اشتیاق ۱۶

محمد افضل لاہوری قاضی ۱۸۸

محمد باقر اجمیری ۲۱۱

محمد تقی مفتی لاہوری ۱۸۸

محمد تقی ساکن چنیمہ چیٹھہ ۱۸۶-۲۱۳

محمد موسیٰ امرتسری حکیم ۱۶

محمد یوسف ۱۶

محمد ریاعی ۱۶

محمد معظم ۲۳

محمد رشید جونپوری ۲۶-۴۲-۴۳-۴۴-۵۲-۵۶-۵۸-۶۵-۶۷-۷۰-۷۲-۸۸-۹۶-۱۱۳-۱۱۴-۱۱۵-۱۱۶-۱۳۴-۱۵۵-۱۶۵

محمد معتصم باللہ ۲۹-۳۰-۳۱-۴۴-۶۷-۶۹

محمد غوث شاہ گوالیاری ۳۶-۳۸-۴۰-۴۱-۱۶۲-۱۸۸

محمد غوث لاہوری سید ۵۳

محمد غوث ابو محمد کاکوروی ۱۸۶

محمد مصطفیٰ جونپوری ۴۳

محمد حسین جونپوری ۴۳

محمد ساقی مستعد خان ۴۹-۵۰-۱۹۲

محمد نعمان بدخشی ۴۹-۱۹۲

محمد نعیم جونپوری ۵۲

محمد فائض مفتی صدیقی اردہی ثم جونپوری ۵۲

محمد گیسو دراز میر سید ۸۵-۸۲-۹۳-۹۶-۱۰۰

محمد صولی ۷۰

محمد کاظم شیرازی ۴۰-۴۱

محمد خان وتوزئی ۷۱

محمد خان بن خواجہ خضر بنگزئی ۷۱

محمد خان بن جلو بنگزئی ۷۱

محمد عیسیٰ جیو ۸۸

محمد عیسیٰ جونپوری ۸۶

Marfat.com

محمد ترک نارنولی ۸۲
محمد شاہ بادشاہ ۱۰۷
محمد شہ غوری ۸۲
محمد ملتانی مولانا ۸۲
محمد بن محمود کرمانی سید ۸۳
محمد ساوی قاضی ۸۴
محمد متوکل کنتوری ۸۴
محمد مجیر ادیب ۸۵-۹۷
محمد ملاوہ ۸۶
محمد حسن شیخ ۸۷
محمد حسن بن حسن طاہر ۹۸
سید محمد مہدی ۸۷
محمد مہدی جونپوری ۱۳۲-۱۳۳
محمد جائسی ملک ۸۰-۹۵-۱۳۲-۱۳۳
محمد مودود لاری ۹۱
محمد بن بدرالدین اسحاق ۹۲
محمد پارسا خواجہ ۱۰۵
محمد ماہ جونپوری ۱۱۵-۱۲۹
محمد باقی خواجہ ۱۴۷
محمد معصوم خواجہ ۱۴۷-۱۸۳
محمد محسن حافظ ۱۴۷-۱۴۸
محمد محسن جونپوری ۱۸۷
محمد عالم شاہ فریدی ۱۴۷-۱۴۸
محمد عمر بن ابراہیم پشاوری ۱۵۳-۱۸۴
محمد فضل اللہ ۱۵۶
محمد صالح اورنگ آبادی ۱۶۱
محمد نقشبند ثانی حجۃ اللہ ۱۶۲-۱۶۳-۱۸۴-۱۸۵
محمد ہاشم لاہوری ۱۸۶-۲۱۴
محمد عبداللہ ۱۸۶-۲۱۴
محمد حاصل فرملی ۱۸۶-۲۱۶
محمد فائق مولانا ۱۸۷
محمد مراد لاہوری ۱۸۸
محمد سلیم ۱۶
محمد حسین قاری میاں ۳۳
محی الدین قاضی ۲۱
محی الدین کاشانی ۸۳
محمود ۱۴
محمود گجراتی قاضی ۸۹
محمود شبستری ۱۳۰
محمود حاجی ۳۳-۷۷
محقق ہند (ر-ک ملک محمد جائسی)
مظہر جان جاناں مرزا ۱۴۸
معین الدین خواجہ چشتی ۲۳-۲۴-۸۱
۸۲-۱۸۰
معین بنارسی ۳۴
معین الدین خورد ۸۲
معین الدین عمرانی ۸۵-۹۳
معین الدین میر سید بیانہ ۹۰
معظم شہزادہ ۵۸
معروف بنگرٹی ۱۷
میاں معروف مجذوب ۹۱
معروف جونپوری شیخ ۸۶
مزمل سید ۸۷
مرتضیٰ شاہ ۲۹

Marfat.com

مردان بتکزئی ۷۱
مرزا (جد نعمت اللہ لاہوری) ۳۲-۳۳
مرزا راجہ جے سنگھ ۴۹-۵۰-۵۹
مدد خان بن دوست محمد خلف زئی ۷۱
شاہ مداری مجذوب ۹۲
مسعود ۱۴
مسعود بک ۸۵-۱۰۵
مسعود نخاسی مجذوب ۹۲
مشرقی انور الحق شیخ ۱۴۹
مشتاق رام لالہ گجراتی ۵۳
مطیع اللہ راشد سید ۵۰
مظفر شاہ مجذوب ۹۲
مظفر بلخی ۸۹
مودود چشتی شیخ ۱۸-۱۵۳
مودود جونپوری ۴۳
موسیٰ آہنگر شیخ ۶۷
میاں جیو (لقب) ۲۵
میاں جی (لقب) ۲۵
میاں میر لاہوری ۲۵-۲۶-۶۷
شاہ میاں جیو ۸۶
شیخ مینا ۸۵
میاں مہتہ ۸۷
میاں مونگر مجذوب ۹۲
میاں وڈا (حاجی محمد اسماعیل لاہوری) ۱۸۶
حاجی میاں عزیز زئی ۷۱
میاں مہتہ کانسی ۶۷
موسیٰ شیخ ۹۱
شیخ موسیٰ ۴۳
موید الدین انصاری ۸۴
موید الدین اودھی ۸۴
شاہ مقیم ۶۷
شیخ ملی ۷۰
ملائی لودی ۶۷
میرک بتکزئی ۷۰
حاجی میرک سلہماک ۷۱
مصر عثمان بن ضحاک بتکزئی ۷۰
مولانا وتوزئی ۷۱
ملہی قتال ۷۱
بی بی مہکلی قصوری ۶۷-۹۲
بی بی ممی ۶۷
منتخب الدین ۸۳
منہاج الدین جوزجانی ۹۰
منصور شاہ مجذوب
میر حسین (شاعر) ۱۶۴

ن

نبی بخش حلوائی مولانا ۱۱۷
نجیب الدین متوکل ۸۲
نذیر احمد مولوی ۶۸-۶۹
نجیب الدین فردوسی ۹۰
نجم الدین محبوب ۸۴
نجم الدین سیستانی ۸۹
نجم الدین گجراتی ۸۹
نجم الدین پدر سید صدر الدین حسینی
سادات ۳۰

Marfat.com

نصیرالدین گنبذی ۹۰
نصیر طوسی ۱۰۵
نصرت اللہ لاہوری ۱۸۸
نصیر احمد ۱۶
نصرتی ۲۳
نصرت بن جمال ملتانی ۴۲-۴۳-۵۲
نصیرالدین محمود چراغ دہلی ۸۱-۱۰۰-۱۱۷
نصیرالدین خواجہ ۸۴
نسیم احمد فریدی امروہوی ۱۴۸
نظام حیدرآباد ۷۸
نظام الدین اولیاء خواجہ ۸۱-۸۳-۹۲-
۹۸-۱۰۰
نظام الدین ابوالمؤید ۸۲
نظام الدین ۸۳
نظام الدین شیرازی ۸۴
نظام الدین مولی ۸۴
نظام الدین انبیٹھوی ۸۷
نظامی خلیق احمد ۱۰۳-۱۲۹
نظام الدین تھانیسری عمری ۸۷-۹۷
نظام غریب یمنی ۱۱۲
نظام الدین کھٹھوی ۱۸۶
نظام الدین ثانی سید ۱۸۶
نعمت اللہ شیخ (لاہوری) ۳۲-۳۳-۳۴-
۱۵۴-۱۶۷-۱۸۱-۲۱۴
نعمت اللہ اجودھنی حاجی ۸۴
شاہ نعمان ۸۷
نعمان بن ثابت امام اعظمؒ ۱۲۱

نعیم اللہ بہرائچی ۱۴۸
نفیس رقم سید خطاط ۱۶
نور محمد مدقق لاہوری ۱۵-۱۸۸
نور محمد میاں (والد مؤلف) ۱۵
نور محمد بدایونی ۱۴۸
نور محمد ۱۸۶
میاں نور الدین قاری ۳۴
شاہ نور ۶۲
نور الدین مبارک غزنوی ۸۲
نور الدین بنگالی ۸۶
سید نور راجی ۸۶
نور الدین ۸۶
شاہ نور ۸۶
نور الدین طکیانہ ایران ۹۰
نور ترک ۹۰
نور قطب عالم ۹۴
نور احمد ولد درویش محمد ۱۱۵
نور محمد ثانی ۱۸۷
نور الحق مشرقی ۱۴۶-۱۸۷
نور الدین ثانی تصور ۱۵۸-۱۸۶-۲۱۵

و

وتو شوریانی (پیر کبار) ۱۷-۱۸-۷۰-۹۰-
۱۲۱-۱۲۱-۱۵۳
وجیہ الدین یوسف ۸۳
وجیہ الدین پائلی ۸۳
وجیہ الدین علوی گجراتی
وجیہ الدین گوپاموی ۱۸۶

Marfat.com

وحید قریشی ڈاکٹر ۱۶
وڈیرہ گنیش داس ۵۳-۹۸
وفا شاہ مجذوب ۹۲
شیخ ولی ۸۷
ولی اللہ شاہ ۱۵۰
ولی لاہوری سید ۱۸۶-۲۱۶

ہ

ہدایت اللہ قاضی ۱۶۲

ی

یادگار سبزواری ۸۲
یار محمد لاہوری مولانا ۱۸۸
یٰسین سلطانوی ۴۲
یعقوب ۸۱
یعقوب خواجہ ۸۳
یحییٰ وتوزئی ۷۱
یحییٰ شہید باہی ۷۱
یحییٰ کبیر خواجہ ۷۱
یحییٰ گجراتی ۸۸
یوسف تنگزئی ۷۰
یوسف تنگزئی ۷۱
یوسف شیخ ۸۳-۹۳
یوسف شیخ معروف بہ شاہ جوسی ۸۳
یوسف بدایونی ۸۴
یوسف حسینی دہلوی ۸۴
یوسف شیخ ۸۵
یوسف بدہ ایرچی ۸۵
یوسف حارثی ۸۸
یوسف قتال ۹۱
یوسف چڑیا کوٹی ۹۱
یوسف لاہوری ۹۱
یونس علیہ السلام ۱۲۲
یداللہ سید ۸۶
بی بی یسو ۷۲

Marfat.com

اماکن

ا

اٹاوان (جونپور) ۳۷
احمد آباد ۔ ۳۰ - ۴۴ - ۱۵۴ - ۱۵۵ - ۱۶۲
اجمیر ۲۲ - ۲۳
ایشیاٹک سوسائٹی بنگال (کتب خانہ)
۷۸ - ۷۹ - ۱۱۱ - ۱۶۰
ارغسان (وادی) ۱۷
اُردو کالج کراچی ۹ - ۱۱
آسام ۵۸ - ۱۲۸ - ۱۶۶
اسلامیہ کالج پشاور ۶۶ - ۱۰۹
انڈیا آفس لندن لائبریری ۲۵ - ۴۳
۱۰۶ - ۱۰۹
انگے (شاہ آباد) ۴۰ - ۱۶۶
اورنٹیل کالج لاہور ۹
اورنگ آباد۔ ۲۲ - ۲۳ - ۲۴ - ۲۸ - ۳۵
۵۱ - ۵۸ - ۷۴ - ۷۵ - ۸۰ - ۸۱ - ۱۰۳
۱۰۶ - ۱۵۹ - ۱۶۰ - ۱۶۱ - ۱۶۲ - ۱۶۴
۱۶۹
الہ آباد - ۴۴ - ۱۶۶
امرت سر ۵۳
ایران ۲۶

ب

بانوہ ۱۶۳
برہانپور ۱۹ - ۲۳ - ۲۷ - ۴۷ - ۴۹
برونہ (من مضافات جونپور) ۴۳
برٹش میوزیم ۴۳
بنارس ۶۶ - ۵۸ - ۱۶۶
بنگالہ ۴۰ - ۴۵ - ۵۱ - ۵۴
بہار ۴۱
بیاس دریا ۱۷
بیجاپور - ۲۳ - ۴۹ - ۵۰ - ۵۸ - ۵۹ - ۶۴
۶۵ - ۱۵۹ - ۱۶۹
بیت المقدس ۷۰

پ

پاک و ہند ۱۲
پاکستان ۱۲
پنجاب پبلک لائبریری لاہور ۱۰۴ - ۱۰۸
۱۰۹ - ۱۳۳
پشاور ۶۶
پنجاب ۱۵ - ۳۳ - ۳۶ - ۵۲ - ۹۹
پٹنہ ۴۲

ت

توادۂ خلیل ۴۲ - ۴۴ - ۱۶۴

ٹ

ٹنڈو محمد خاں ۱۳

ج

جالندہر پور ۵۱
جہانگیر نگر (ہزارہ) ۱۸۶ - 213
جونپور ۳۵ - ۴۲ - ۴۴ - ۴۵ - ۵۸

Marfat.com

چ

چیمہ چٹھہ ۱۸۶-۲۶۳

ح

حجاز ۱۵
حسن ابدال ۵۳
حوض شمسی ۹۲
حیدر آباد

خ

خراسان ۱۳۰

د

دار المصنفین اعظم گڑھ ۱۵
دار المورخین لاہور (ادارہ) ۱۵-۸-۲۱۷
دانش گاہ پنجاب ۲۶-۶۵-۶۶-۷۷
۷۸-۹۸-۱۰۲-۱۰۳-۱۶۸
دکن ۵۰-۵۴-۱۰۴-۱۰۵
دہلی ۱۸-۲۸-۳۵-۳۹-۴۰-۵۶-۱۳۰
دیوہ (من مضافات بہار) ۴۱

ڈ

ڈھاکہ ۱۷۳

ر

رام گھاٹ ۲۳
رہتک ۱۷۳
رکوکن ۵۱

س

ساہووالہ ۱۵
سانپ گانو ۲۲-۲۴
سرہند ۱۷۳-۱۸۳
سندھ ۱۲
سیالکوٹ

ش

شاہ آباد ۴۰-۴۸-۵۸-۵۹-۱۱۹-۱۷۷
۱۷۸-۱۷۹
شاہ جہان پور ۴۵
شیخ پور (قریب الہ آباد) ۴۴، ۴۵

ع

علی گڑھ (سبحان اللہ کا کلیکشن) ۴۳-۱۰۳

ف

فیروز پور ۱۷

ق

قصور ۹-۱۲-۱۵-۱۶-۱۷-۱۸-۱۹-۲۲
۲۵-۲۸-۳۲-۳۵-۴۰-۴۷-۵۵-۵۶
۵۸-۵۹-۶۳-۶۴-۷۰-۷۲-۷۶-۷۸
۹۹-۱۰۱-۱۰۳-۱۰۴-۱۰۵-۱۰۷-۱۰۸
۱۱۷-۱۱۸-۱۱۹-۱۲۳-۱۴۴-۱۵۴-۱۵۷
۱۵۹-۱۶۸-۱۷۰-۲۱۵
قلعہ میہان سنگھ ۱۰۲

ک

کابل ۱۷
کراچی ۲۰
کلکتہ ۲۵-۷۹
کپورتھلہ ۲۶-۶۵-۶۶
گکرورک ۱۱۵
کوچ بہار ۵۸-۱۴۷
کوٹ مراد خان قصور ۱۰۹

Marfat.com

گ

گجرات ۲۸-۳۵-۵۶-۱۷۳

گورنمنٹ کالج ٹنڈو محمد خان ۱۲-۱۳

گوابند ۳؟

گورکھپور ۲۳

گوالیار ۱۵۰

ل

لاہور ۹-۱۵-۱۷-۱۸-۳۲-۳۴-۳۵-۶۳-۷۸-۱۵۲-۱۵۷-۱۸۸

م

مکہ ۱۷۳

ملتان ۱۳۰

ہ

ہری ۱۳۰

ہزارہ ۱۰۶-۲۱۳

ہندوستان ۳۶-۷۰-۷۹-۸۰-۱۵۱-۱۶۰

ٹھ

ٹھٹھہ ۱۰۰

ی

یکہ توت (کابل) ۱۷

Marfat.com

کتب

ا

اثبات وحدت ۹۶
اثبات الواحدیتہ ۹۷
احوال و آثار خواجہ محمد سعید لاہوری ۱۵
احوال و آثار سید شرافت نوشاہی ۱۵
احیاء العلوم ۴۵-۱۳۴
اخبار الاخیار ۱۰۱
اخبار الاولیاء ۱۰-۱۸-۲۰-۲۱-۲۲-۲۵-
۲۷-۲۸-۲۹-۳۰-۳۱-۳۵-۳۷-
۳۸-۴۰-۴۱-۴۲-۴۴-۴۵-۴۹-
۵۰-۵۱-۵۴-۵۷-۵۸-۵۹-۶۵-
۶۴-۶۸-۷۰-۷۳-۷۴-۷۵-۷۶-۷۷-
۷۸-۷۹-۹۶-۱۱۱-۱۱۹-۱۲۰-۱۲۱-۱۲۲-
۱۲۸-۱۳۲-۱۵۹
آداب السالکین ۱۵۳
آداب المریدین ۹۷
ادات الفضلاء ۱۰۵-۱۱۷
ادلۃ التوحید ۹۶
اربع منازل ۳۹-۹۵-۱۷۸
ارشاد السالکین ۵۴
ارشاد السالکین از شرف الدین یحییٰ منیری شیخ ۹۶
ارشاد الحرمی ۱۰۸-۱۴۱
ارشاد الطالبین ۱۴۱
اسرار المخلوقات ۴۳
اسرار الخلوت ۴۵
اسرار الطریقت (رسالہ شاہ محمد غوث لاہوری) ۵۳
اسرار غنوی و انوار معنوی ۵۸-۶۰-۶۵-
۶۸-۱۰۳-۱۰۴-۱۰۵-۱۰۶-۱۲۰-۱۲۴-
۱۲۴-۱۲۵-۱۲۶-۱۳۱-۱۳۳-۱۳۶-
۱۳۸-۱۳۹
اسراریہ ۹۵
اسراریہ (از سنبھلی) ۱۲۴
اسرار النبی ۱۳۷-۱۳۸
اسرار عبد اللہی ۱۰۸
اسرار قاسمی ۱۰۵
اسلامک کلچر (رسالہ سہ ماہی) ۱۷-۷۴
اصلاحات کاشی ۱۰۵
اکھروتی ۱۳۲-۱۳۳
امپیریل گزیٹیر ۱۷
انوار المجالس ۹۲
انوار الاسرار (تفسیر) ۹۸
انوار اللغات ۱۰۵-۱۱۵-۱۱۷
انوار سہیلی ۱۰۵
انیس العاشقین ۶۴
انیس الغرباء ۹۷
انیس الارواح ۹۵
انسان کامل ۱۰۵
انفاس العارفین ۱۵۰

Marfat.com

انشائے یوسفی ۱۰۹
اورنگ زیب اور اس کا عہد (انگریزی) ۴۳
اوراد السادات ۱۲۲-۱۲۳
اوراد الفضائل ۱۱۷
اوراد النبی ۱۲۲

ب

بحر الفراست ۲۵-۲۶-۳۵-۴۰-۵۶
۶۳-۶۴-۶۶-۶۷-۶۹-۱۰۴-۱۵۹
۱۶۰-۱۶۳
بحر زخار ۴۱-۴۲
بحر زخار شرح ہدایہ ۱۳۵
بحر المعانی ۹۳-۱۰۵
بحر المعانی از میر سید محمد مکی ۹۳
بحر الانساب ۹۳
بحر العلوم ۱۰۵-۱۱۵
بحر الرائق ۱۰۵
بحر الجواہر ۱۱۵-۱۱۷
بہارستان ۶۵-۶۸-۱۰۲-۱۰۶-۱۰۸
۱۱۱-۱۱۳-۱۱۴-۱۱۵-۱۱۹-۱۲۲-۱۲۳
۱۲۴-۱۲۵-۱۲۶-۱۲۷-۱۲۹-۱۳۴-۱۳۵
۱۳۷-۱۳۸-۱۴۰
برہان (ماہنامہ) ۱۲
برہان پور کے سندھی اولیاء ۵۰
البرہان فی تحریم الدخان
بصائر کراچی (سہ ماہی مجلہ) ۱۲
بوستان سعدی ۱۱۶-۱۶۹
بوارق خاطفہ ۱۴۲
بیان معانی ۹۴
بیان الاحسان لاہل العرفان ۱۱۲
بیچ کہانی (رسالہ) ۹۴

پ

پنج نکات ۹۳

ت

تاریخ شیراز ہند جونپور ۴۴
تاریخ برہانپور ۵۰
تاریخ فیروز شاہی برنی ۹۳
تاریخ محمدی ۹۳
تاریخ مشائخ چشت ۱۰۳
تالیف محمدی ۴۷-۴۹
تحفۃ الواصلین ۱۵
تحفہ دوستان شرح بوستان ۵۷-۱۱۶
۱۱۷-۱۴۱-۱۴۲-۱۴۳-۱۴۴
تحفۃ الاسرار و کرامۃ الاخیار ۹۳
تحفۃ الابرار (کلیات جدولیہ) ۱۴۸
تحفۃ النصائح ۹۳
تحفۂ مرسلہ ۹۵
تحفۃ المجالس ۹۶
تحفۂ بدریہ ۱۳۶
تحفۂ قدریہ شرح تحفۂ بدریہ ۱۳۶
تحقیقات ۱۰۵
تحقیق المحققین فی تدقیق المدققین ۱۰۹-۱۱۱
تحقیق الروح ۵۴
تذکرہ صوفیائے پنجاب ۲۰
تذکرہ علمائے ہند ۱۴۱-۱۴۷-۱۴۸

Marfat.com

تذکرہ جاودان (تاریخی نام کتاب ہذا) ۲۱۸
تفسیر القرآن از شیخ حسین ناگوری ۹۴
تفسیر نظامی ۹۶-۹۷
تفسیر حامی عبدالوہاب ۹۶
تفسیر رحمانی از علی پیر گجراتی ۹۸-۱۰۵
تفسیر انوار الاسرار ۹۸
تفسیر سورۂ یوسف ۵۴
تفسیر سورۂ فاتحہ ۵۴-۹۷
تفسیر چرخی ۱۰۵
تکمیل در نحو ۹۴
تلقین المریدین ۱۰-۱۲۰-۱۲۱-۱۴۳
تلقین الطالبین ۱۲۲-۱۲۳
تمہیدات ابوشکور سالمی ۲۱۰
تسہیل ابن مالک ۳۹-۱۷۳
تسہیل ۹۴

ث

ثمرات الحیات ۹۴-۹۶-۹۸
ثنائے محمدی ۹۳

ج

جامع الکلمات ۴۸-۵۸-۵۹-۱۵۷-
۱۷۸-۱۷۹
جامع خدا نما ۵۴
جامع البحرین فی زوائد النہرین ۶۴-۶۸
جامع العلوم ۹۶
جامع البحرین ۱۰۴
جامع الاصول ۱۰۵
جامع الرموز ۱۱۵
جامع الحقائق ۱۲۶
جامع البحرین شرح دیوان شیخ عبدالقادر جیلانی
۱۳۴
جوامع الکلم ۵۴-۵۵-۹۵
جوامع الکلم (ملفوظات خواجہ گیسو دراز)
۱۰۰-۱۰۵-۱۰۷
جواہر خمسہ ۵۰
جواہر مودودی ۱۸

چ

چار باغ پنجاب ۵۳-۹۸

ح

حاشیہ چلپی ۲۰۶
حرز یمانی ۱۴
حدائق الحنفیہ ۲۱
حدیقۃ الاسرار فی اخبار الابرار ۱۴۸
حسامی ۹۳
حصول الوصول از رکن الدین حماد کاشانی ۹۴
حصول الوصول از عبدی ۱۲۴-۱۲۵
حضرات القدس ۱۵۳-۱۸۸-۲۰۳
حل تراکیب ۹۴
حواشی کنز ۹۳
حواشی بر لمعات از سماء الدین دہلوی ۹۶
حواشی بیضاوی ۱۰۵
حیات شیخ عبدالحق محدث دہلوی ۱۴۶

خ

خلاصۃ النحو ۹۳
خلاصۃ البحر قدیم و جدید ۶۴-۶۷-۶۸

Marfat.com

۱۰۴-۱۶۰

خلاصۃ البحر فی التقاط الدرر ۶۸-۶۹

خلاصۃ اللطائف ۹۳

خلاصۃ المناقب ۱۰۵

خلاصۃ التکسیر ۱۴۲

خزانۂ جلالی ۹۸

خزینۃ الاصفیاء ۱۸-۲۰-۲۱-۴۱-۴۴-۵۳-۹۰-۹۹-۱۲۲

خیر المجالس ۱۰۰

د

الدرر المنثور فی تراجم اہل صادقپور ۲۴

درۂ فاخرہ ۱۰۵

دقائق المعانی ۹۹

دفعن شرح مخنوشۃ الصباح

دیوان حافظ ۳۵-۴۰-۶۰-۹۳-۹۴-۱۰۴-۱۴۱

دیوان شیخ محمد رشید جونپوری ۴۳

دیوان صدر الدین حسینی سادات ۹۵-۱۰۱

دیوان عبدی ۱۴۱

ر

راحۃ الاستنباح (از عبدی) ۱۰۴-۱۳۰-۱۳۱

رسالۂ شیخ برہان الدین برہانپوری ۷۹

رسالۂ وجیہ الدین گجراتی ۵۰-۱۶۹

رسالۂ شاہ محمد غوث لاہوری (اسرار الطریقت)
۵۳

رسالۂ فنا ۵۴

رسالۂ یادداشت از محمد کالپوی ۵۴

رسالۂ شغل کوزہ (جامع خدا نما) ۵۴

رسالۂ حقائق ۵۴

رسالۂ افغانیہ ۷۹

رسالہ در بیان روح ۹۳

رسالۂ سلوک ۹۴-۹۷

رسالۂ ذکر ۹۶

رسالہ در اجوبہ و اسولہ ۹۵

رسالۂ شطاریہ ۹۶

رسالہ در تحقیق نفس و معرفت ۹۷

رسالۃ المطلوب فی عشق المحبوب ۹۸

رسالہ در فضیلت انبیاء و اولیاء بر کعبہ از
احمد قشاشی ۹۸-۱۳۱-۱۶۷

رسالۂ شاہ عالم گجراتی

رسالۃ المحموزیہ ۲۰۶

رسالۂ سلوک از عیسیٰ سندھی ۹۷

رسائل علاء الدولہ سمنانی ۱۱۲

رسائل سلوک از حسن طاہر ۹۴

رسائل جنید حصاری ۹۳

رشیدیہ ۴۳

رشحات ۷۳

رقعات عالمگیر ۹۴

رفیق العارفین ۷۹-۱۱۵

رموزات ۹۴-۹۷

رموز الواصلین ۹۷

الروض الازہر فی مآثر القلندر ۳۴

روائح الانفاس ۹۴-۹۶

روائح از میر سید محمد کالپوی ۵۴

روائح شرح لوائح ۱۳۳

Marfat.com

روضۃ الحسین ۹۶
روضۃ الحسینی ۱۰۵
روضۃ الاحباب ۱۱۵-۱۱۷
روضۃ القیومیہ ۱۴۷-۱۶۲-۱۶۳-۱۶۴-۱۸۵
روضۃ الصفاء ۱۰۵
رودِ کوثر ۷۷-۱۰۳-۱۸۵

ز

زاد السالکین ۴۳-۴۵۔
زاد المسافرین ۹۵-۱۳۰
زوارف شرح عوارف ۹۶

س

سبعہ سیارہ (رسائل) ۱۴۷-۱۵۳
سبع سنابل ۹۵
سراج حکمت شرح ہدایہ حکمت ۹۵
سراج الحکمت حاشیہ شرح الہدایہ للصدر شیرازی ۳۹
سراج الہدایت ۹۶
سرور الصدور ۹۳
سکینۃ الاولیاء ۲۶
سلاطین دہلی کے مذہبی رجحانات ۱۰۳
سلسلۃ الذہب ۱۳۷-۱۳۸
سوالات احمدی ۱۹-۹۷
السوانح لاحمد غزالی ۹۴
سورکٹھ ۹۵
سوالات ۱۳۰
سی نامہ ۹۵-۱۳۰
سیر الاولیاء ۷۳-۷۹
سیر العارفین ۷۳-۷۹

ش

شرح مواقف ۳۸
شرح حکمت العین ۳۸
شرح الہدایہ ۳۹
شرح اسماء الحسنی ۴۷
شرح آمنت باللہ ۴۹-۹۶
شرح مشکوٰۃ ۵۲
شرح عقائد نسفی
شرح اسماء الحسنی (جوامع الکلم) ۵۴-۵۵-۹۵
شرح مصباح (قسم ثالث) ۹۴
شرح سوانح لاحمد غزالی ۹۴
شرح مصباح از سعد الدین خیرآبادی ۹۴
شرح صفی (غایۃ التحقیق) ۹۴
شرح لوائح از امان پانی پتی ۹۴
شرح سوانح از نظام الدین تھانیسری
شرح تحفۂ مرسلہ ۹۵
شرح فارسی تحفۂ مرسلہ از عبد الغفور برہانپوری ۹۵
شرح عربی تحفۂ مرسلہ از محمد فضل اللہ ۹۵
شرح منظوم برطبق ۹۵
شرح نزہۃ الارواح از عبد الواحد بلگرامی ۹۵
شرح کافیہ از عبد الواحد بلگرامی ۹۵
شرح لمعات خاوری ۹۵
شرح آداب المریدین از شرف الدین یحیی منیری ۹۶
شرح گلشن راز شرعی ۹۶

Marfat.com

شرح اسماء الحسنیٰ از عیسیٰ سندھی ۹۶، ۹۸
شرح فارسی فصوص الحکم از محب اللہ الہ آبادی
۹۸
شرح کنز الدقائق ۱۰۴
شرح حروف عالیات ۱۰۴-۱۳۲
شرح (مثنوی) مولانا حسین خوارزمی ۱۰۵
شرح مخزن ۱۰۵
شرح عقائد ۱۰۵
شرح منہاج ۱۰۵
شرح امالی ۱۰۵
شرح النووی ۱۰۵-۱۱۵
شرح حکمت العین ۱۰۵-۱۶۲
شرح گلشن راز ۱۰۵
شرح ابن حجر ۱۰۵
شرح تاویلات ۱۰۵-۱۱۵
شرح جامع الاصول ۱۱۵
شرح عبد الواسع ۱۱۷
شرح کلمات وافیات ۱۲۵-۱۲۶-۱۳۱
۱۳۲
شرح نوبہار ۱۳۷
شرح المقاصد ۲۰۹
شرح المختصر ۲۰۹
شرف نامہ ۱۱۷
شفاء قاضی عیاض ۱۰۵
شمائل الابصار ۹۳
شمائل الاتقیاء ۹۳-۱۰۵
شیخ الاسلام ۲۱۱

ص

صراط المستقیم
صحائف ۹۶
صلوٰت کبیر ۹۳

ض

ضوع مصباح ۹۴

ط

طبقات اکبری ۹۶
طبق ۱۲۴
طرب المجالس ۹۵-۱۳۰

ظ

ظواہر ۱۵۳-۱۸۴

ع

عالمگیر نامہ ۴۰-۴۱
علمائے ساہو والہ ۱۵
عقائد نسفی شرح ۵۴
عقائد الصوفیہ ۵۴
عقد الانبیاء ۹۵
العقیدۃ الحافظیہ ۲۰۵
عبد اللہی ۱۱۷
العضب الہندی لاستیصال کفریات
احمد السرہندی ۱۵۹-۱۶۰
عشاق نما (رسالہ) ۱۰۵
عرائس ۱۰۵
علی نامہ ۲۳

Marfat.com

عامل والمعمول ۵۴
عنایت نامہ الٰہی ۹۳
عوارف المعارف ۹۶-۱۰۵-۱۱۵
عین العاشقین ۹۴
عین المعانی ۹۶-۹۸-۱۰۵-۱۱۵-۱۱۷

غ

غایۃ التحقیق شرح کافیہ ۹۶

ف

فتاویٰ الفقیہ ۳۹
فتاوی درفقہ ۹۵
فتاوی صوفیہ ۹۵
فتاوی سراجیہ ۱۰۵-۲۱۲
فتاویٰ عالمگیری ۱۸۷
فتاویٰ تاتارخانی ۲۰۷
فتوحات مکیہ ۳۹-۱۰۵-۱۵۵-۱۷۳
فرحۃ الناظرین ۱۴-۴۴-۴۷-۴۹-۵۰
فرہنگ محمدلاد ۱۰۵
فصوص الحکم ۱۰۵
فہرس دارالکتب وزارۃ الثقافت
قاہرہ ۱۱۲
فہرست مخطوطات آصفیہ ۱۵۹
فوائد العارفین ۴۵-۴۳۱
فوائد الفواد ۹۵-۱۰۰
فوائد عبداللٰہی ۱۰۵
فوائد العاشقین ۱۱۲-۱۱۳
فوائد الطالبین ۱۲۶
فوائد لالی شرح قصیدہ امالی ۱۳۶
فوائد التکسیر ۱۴۲
فوائد ضیائیہ ۱۶۹

ق

قرآن مجید ۲۳-۸۴-۱۶۹
قاموس ۱۰۵
قدح الزند و قدح الرند فی ردّ جہالات
اہل سرہند ۱۶۰-۱۶۱
قصیدۂ امالی ۱۳۶
قوت القلوب ۱۰۵
قواعد التکسیر ۱۴۲

ک

کاسر المخالفین ۹۴-۱۴۸-۱۴۹-۲۱۷
کٹیلاگ مخطوطات دانش گاہ پنجاب ۲۵
کٹیلاگ مخطوطات فارسی انڈیا آفس ۲۵
کرامت نامہ ۵۳
کنزالرموز ۹۵-۱۳۰
کنز اللغات ۱۱۵
کنز الدقائق ۱۳۵
کفایت الاسرار ۱۳۹
کفایت الانوار ۱۴۰
کشف الغمہ ۹۵-۲۰۷
کشاف ۱۱۵
کشف الانوار ۱۰۵
کشف الاسرار ۱۰۵-۱۱۵
کشف المحجوب ۱۰۵-۱۱۷

Marfat.com

گ

گلستان سعدی ۱۱۳ - ۱۶۹
گلشن راز
گلزار ابرار ۱۷۳
گنج ارشدی ۲ - ۴۲ - ۴۳ - ۵۲

ل

لطائف اشرفی ۷۹ - ۱۱۲
لطائف معنوی ۱۰۵
لمعاتِ عراقی ۹۵ - ۹۶ - ۱۳۱
لغات جہانگیری ۱۱۵
لوامع الاشراق ۱۱۷
لوائح جامی ۱۱۵ - ۱۳۳

م

ماثرِ عالمگیری ۹۴ - ۵۰ - ۱۶۳
ماثر الامراء ۵۸
ماثر سادات ۹۳
مبینات اشراق اللمعات ۱۳۱
مبشرات احوال الثقات (ر ـ ک
معارج الولایت)
مبداء و معاد ۱۵۳ - ۱۹۲
المتمہ المسئلہ المہمۃ ۱۶۰
مثنوی مولوی معنوی ۱۰۴
مجمع الاخیار ۹۵
مجمع البحار ۹۷ - ۱۱۵ - ۱۱۷
مجمع الانساب ۱۰۵
مدارک ۱۰۵
مدار الافاضل ۱۰۵ - ۱۱۵ - ۱۱۷
محرفات الرفضۃ ۵۸ - ۱۲۸ - ۱۶۵ - ۱۷۴
محاکمات العلماء فی اختلاف الصوفیہ
والفقہاء ۱۲۹
مخزن افغانی ۳۰
مخزن برکت ۱۸
مخزن الاسلام ۹۵ - ۱۲۵ - ۱۳۱ - ۱۳۲
مخزن السالکین ۹۸
مخزن الحقائق ۱۰۴ - ۱۳۵
مراۃ العالم ۴۸ - ۴۹ - ۵۰
مراتب الفناء ۵۴
مراۃ سکندری ۹۶
مرات العارفین ۱۰۵
مزارات اولیاء دہلی ۱۴۷ - ۱۴۸
مزرعۃ الآخرۃ ۱۳۷ - ۱۳۸
مسلک اعلیٰ ۹۵
مشاہدات الصوفیہ ۵۴ - ۵۵ - ۹۷
مشاہدات (مقامات السکنہ) ۹۷
مطوّل ۳۸ - ۱۱۵
مطولات ۱۰۵
مطالع الانوار ۱۰۵
منظہر الوجود و منظہر الشہود ۱۲۷
منظہر العجائب ۱۳۷ - ۱۳۸
منظہر الغرائب ۱۳۷ - ۱۳۸
معارج الولایت ۱۰ - ۱۳ - ۱۸ - ۱۹ - ۲۰
۲۱ - ۲۲ - ۲۴ - ۲۷ - ۲۶ - ۳۰ - ۳۴
۴۰ - ۴۱ - ۴۴ - ۴۵ - ۴۶ - ۴۸ - ۴۹
۵۱ - ۵۲ - ۵۳ - ۵۴ - ۵۵ - ۵۶ - ۵۸

Marfat.com

۶۵-۶۸-۶۹-۷۷-۷۹-۸۰-۸۰-۸۱
۹۲-۹۶-۹۸-۹۹-۱۰۰-۱۰۱-۱۰۲
۱۰۶-۱۲۰-۱۲۴-۱۲۹-۱۳۰-۱۳۲
۱۴۲-۱۵۰-۱۵۵-۱۵۸-۱۵۹-۱۶۴
۱۸۵-۲۰۳-۲۰۴-۲۰۴-۲۱۷
معارج الاولیاء فی مدارج الاصفیاء در۔ک
معارج الولایت)
معارج النبوت ۱۰۵
معارف ۱۲-۱۵-۵۰-۱۸۷
المعارف ۱۵-۳۴
معدن المعانی ۹۶
معالم التنزیل ۱۰۵
معجز شرح موجز ۱۳۷
معمولات مظہریہ ۱۴۸
مفتاح الوصول ۹۴
مفتاح الاسرار ۹۶
مفتاح الفیض ۹۴
مفتاح ۹۳
مفتاح الطالبین ۹۲-۹۷
مفتاح العارفین ۹۴-۵۰-۵۳
مفید القرآء ۳۲-۳۴-۳۴-۳۳
مفردات ۱۱۵
مقامات السکینہ (رسالہ) ۹۴
مقامات مظہری ۱۴۸
مقصد اقصیٰ ۱۰۵
مقصود السالکین ۱۲۳
مقصد العارفین ۹۸
مقصود الطالبین ۴۳-۹۷
مکتوب شیخ عبدالحق محدث دہلوی
(اعتراضات بر حضرت مجدد) ۹۸-۱۰۳-۱۴۵
مکتوب شیخ برہان الدین برہانپوری ۹۴
مکتوبات پیر محمد لکھنوی ۴۰-۹۷
مکتوبات شیخ عبداللطیف برہانپوری
(جامع الکلمات ۵۸)
مکتوبات شیخ حمید الدین ناگوری ۹۴
مکتوبات شاہ عبدالرزاق جھنجھانہ ۹۴
مکتوبات محب اللہ الہ آبادی ۹۵
مکتوبات شرف الدین یحییٰ منیری ۹۶
مکتوبات حسام الدین مانکپوری ۹۷
مکتوبات عین العاشقین ۹۷
مکتوبات سید علم الدین پلامین ۹۸
مکتوبات محمد حسن بن حسن طاہر ۹۸
مکتوبات مجدد الف ثانی ۱۴۲-۱۵۳
۱۶۲-۱۸۳
مکتوبات معصومیہ ۱۴۸
ملفوظات شیخ الاسلام ۹۳
ملفوظات شیخ سعد اللہ کیسہ دراز ۹۳
ملفوظات شیخ مینا لکھنوی ۹۳
ملفوظات سلطان جلال الدین قریشی ۹۴
ملفوظات شیخ صدر الدین عارف ۹۵
ملفوظات برہان الدین راز الٰہی برہانپوری
۱۱۷
مناقب الصدیقین ۹۳-۹۶
مناقب العارفین ۹۶

Marfat.com

مناقب العارفین افلاکی ۱۰۵
مناقب العارفین از فتح محمد ۱۴۶
مناظر ۹۵
منتخب اللباب ۲۳-۴۷-۴۹-۴۹-۵۰-۵۱
۱۵۶
منہاج العابدین (فارسی ترجمہ) ۹۳
منہاج الدین ۹۵-۹۷
منہاج السامعین ۱۱۵-۱۲۹
مواقف ۳۸
مویدالفضلاء ۱۰۵
مونس الفقراء ۹۴
مواقع النجوم ۴۶
موجز ۱۳۷
مہمیز ۱۴۰

ن

الناشرہ ۱۶۱
نزہتہ الخواطر ۲۰-۴۲-۴۴-۴۸-۴۸-۴۹
۵۲-۵۴-۱۴۸-۱۸۸
نزہتہ الارواح ۹۵-۱۳۰
نفحات الانس ۷۳
نفائس الانفاس ۹۳

نور النبیؐ ۹۴
نوادر المعانی ۹۵-۱۳۰
نصاب الاحتساب ۹۶
نور الانوار ۱۰۵
نظامیہ ۱۰۵
نہایہ ۱۰۵

و

واردات (رسالہ) از سید محمد کالپوی ۵۴
وسعتہ الشفاعت ۹۵
وحدت الوجود ۵۴

وسیلتہ القبول الی اللہ والرسولؐ ۱۸۴-۱۸۵
وصیت نامۂ شیخ برہان ۹۴-۹۶

ھ

حاشیہ ہدایتہ الفقہ (چہار دھم مجلدات)
از شیخ محمد نعیم جونپوری ۵۱
ہدایتہ الفقہ ۳۹
ہدایتہ الحکمت ۴۳
ہدایتہ المہدبیین ۹۴
ہدایتہ القلوب
ہدایتہ المضلین ۱۴۲

Marfat.com

۱۸ر فروری ۱۹۷۲ء

محمد اقبال مجددی کی دیگر تصانیف

ان میں سے بعض کتابیں زیر تکمیل ہیں اور بعض زیر تالیف

(۱) تذکرہ علمأ و صوفیائے قصور

قصور کے علماء، صوفیہ اور شعراء کا ایک مفصل تذکرہ قصور کی سیاسی و ثقافتی تاریخ بھی بطور مقدمہ شامل کی گئی ہے۔ اس کتاب کے اکثر ماخذ غیر مطبوعہ ہیں۔

(۲) حیات حاجی محمد سعید لاہوری رح

حضرت حاجی محمد سعید لاہوری نقشبندیؒ معروف بہ "پیر افغانان" متوفی ۱۱۶۰ھ کے حالات، ملفوظات اور تالیفات کا ایک ضخیم تذکرہ ہے اس کتاب کے تمام خطی ماخذ بطور ضمیمہ جات شامل کر دیئے گئے ہیں۔

(۳) علمائے ساہووالہ (سیالکوٹ)

ساہووالہ ضلع سیالکوٹ (پنجاب) کے علماء کا ایک مجمل اور غیر مطبوعہ تذکرہ مع مفید مقدمہ، حواشی اور تعلیقات "مبنی بر یک خطی نسخہ مکشوفہ در پنجاب" مطبوعہ دار المورخین لاہور

(۴) حیات شیخ محمد طاہر لاہوری رح

حضرت شیخ محمد طاہر لاہوری نقشبندیؒ متوفی ۱۰۴۰ھ خلیفہ حضرت مجدد الف ثانی کے حالات و کمالات کا جائزہ

(۵) احوال و آثار سید شرافت نوشاہی مدظلہ

مولف کے ایک معاصر زندہ و موجود بزرگ، ایک کثیر التصانیف عالم، شاعر، ادیب، محقق، مورخ، تذکرہ نویس، تاریخ گو، خطاط، مترجم اور ماہر علم انساب

Marfat.com

حضرت مولانا سید شرافت نوشاہی مدظلہ کے حالات اور تصانیف کی ایک مجمل فہرست مطبوعہ دار المورخین لاہور رمضان ۱۳۹۱ھ

(۶) حیات حضرت مجدد الف ثانیؒ کے مآخذ

حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانیؒ (متوفی ۱۰۳۴ھ) کے حالات و کمالات پر بیشمار کتابیں لکھی جا چکی ہیں۔ مولف نے امکانی کوشش کر کے ان تمام کتابوں کا ایک مفصل کیٹلاگ مرتب کیا ہے۔ جس کے مندرجات کی تعداد اس وقت تک چار سو کے قریب ہے (زیر ترتیب)

(۷) حیات شیخ محمد مراد کشمیریؒ

شیخ محمد مراد ٹنگ کشمیری (متولد ۱۰۸۰ھ متوفی ۱۱۳۱ھ) کشمیر کے نامور عالم روحانی پیشوا تھے۔ آپ "تاریخ کشمیر" - تحفۃ الفقراء" فوائد الرضا" جیسی بلند پایہ کتابوں کے مصنف کی حیثیت سے علمی دنیا میں متعارف ہیں۔ شیخ مراد کی کتابوں کے غیر مطبوعہ متون اور آپ کے حالات کے خطی ماخذ بطور ضمیمہ جات اس کتاب میں شامل کر دیئے گئے ہیں (زیر تکمیل)

(۸) حضرت مجددؒ کے مکتوب الیہم کے تراجم

حضرت مجدد الف ثانی نے اپنے معاصر امراء اور اپنے خلفاء و مریدین کے نام جو گرامی نامے ارسال فرمائے تھے۔ ان مکتوب الیہم کے حالات و کمالات پر یہ ضخیم و جخیم کتاب زیر تکمیل ہے۔

(۹) یادگار مولوی شمس الدینؒ

مولف کے مخدوم و معاصر مولوی شمس الدین مرحوم تاجر کتب نادرہ لاہور کی علم دوستی، علم پروری، عشق کتاب بینی اور اہل علم کی خدمات کا مفصل جائزہ۔ زیر طبع

Marfat.com

مقالات محمد اقبال مجددی

مولف کے یہ مقالات موقر جرائد پاک وہند میں شائع ہو چکے ہیں۔ مثلاً "معارف" دار المصنفین اعظم گڑھ۔ برہان ندوۃ المصنفین دہلی۔ صحیفہ مجلس ترقی ادب لاہور۔ المعارف لاہور۔ بصائر کراچی وغیرہ

(۱) تحفۃ الواصلین۔ اور اس کا سال تصنیف مطبوعہ اعظم گڑھ نومبر ۱۹۶۷ء

(۲) عظمت اللہ بے خبر بلگرامی کے رسالۂ "غبار خاطر" کا ایک قدیم مطبوعہ نسخہ معارف جون ۱۹۶۸ء

(۳) فہرست مخطوطات شیرانی کی ترتیب میں مرتب کی فروگزاشتیں معارف جنوری ۱۹۶۹ء

(۴) شاہ حسین لاہوری (متوفی ۱۰۰۸ھ) کی ایک غیر معروف فارسی تصنیف "تہنیت" — معارف اگست ۱۹۷۰ء

(۵) حدائق داودی [تاریخ سلسلۂ صابریہ کا ایک اہم ماخذ] مطبوعہ برہان دہلی مئی ۱۹۷۰ء

(۶) لاہور کے چند غیر معروف صوفیہ (مبنی بر مخطوطات) مطبوعہ المعارف لاہور اپریل ۱۹۷۰ء

(۷) پیر کلیرؒ کے تذکرے مجلہ بصائر کراچی

(۸) فہرست اہم مخطوطات کتب خانہ مولوی شمس الدین مرحوم۔ المعارف لاہور اگست ۱۹۷۰ء

(۹) خط نستعلیق، تاریخ، تراجم ماہرین زیر طبع

(۱۰) حافظ نعمت اللہ لاہوری المعارف لاہور جون ۱۹۷۱ء

(۱۱) علمائے ساہیوال صحیفہ مجلس ترقی ادب کلب روڈ اکتوبر ۱۹۷۱ء لاہور

(۱۲) حضرت شیخ علی متقیؒ غیر مطبوعہ

(۱۳) مولانا محمد سعید حسرت متوفی ۱۳۰۴ھ غیر مطبوعہ

(۱۴) مولانا نور محمد مدققؒ لاہوری غیر مطبوعہ

Marfat.com

صحت نامہ

مرتبہ جناب محمد عالم مختار حق

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴	۱۰	فروگزارشتیں	فروگزاشتیں
۶	۲۰	فوائد	قواعد
۱۰	۳	دوست	دولت
۱۲	۱۳	کے بعض	بعض
۱۴	۱۱	قصوری	قصوری کی
۱۵	۶	مطبوعہ	مطبوعہ تذکرہ
۲۱	۱۰	اپنا کو	کو اپنا
۲۲	۱	نیست	نیت
۱۰	۱۴	بالتزام	بالالتزام
۲۲	۱۵	مرمر	مر
۲۳	۵	بوسطہ	بواسطہ
۲۳	۷	نمودن	نمودند
۲۳	۱۳	ونزار	نزار
۲۳	۱۶	لڑایاں	لڑائیاں
۲۵	۶	جی	حی
۲۷	۱۲	تبعیت	بتبعیت
۲۸	۴	نبود	ہنوز
۲۸	۸	جالہ	حبالہ
۲۹	۱۶	ذی العقد	ذی القعدہ
۳۲	۱۴	داد	دادا
۳۳	۹	تاموں	ناموں تک
۳۳	۱۳	ثواسہ	نواسہ
۳۴	۹	قرآن	قران
۳۵	۳	کے ایک	کے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۵	۴	نظر آتے	آتے
۳۵	۶	۱۹۷۱ء	۱۹۷۱ء میں
۳۸	۳	وجرو	وجود
۳۸	۱۲	ماہتہ	ماہیت
۳۸	۱۹	بونور	بوفور
۳۹	۱۳	معاورت	معاودت
۳۹	۱۶	حال	حاصل
۴۱	۹	تبراس	بتراش
۴۱	۲۳	۱۳۱۹ھ	۱۳۱۹ھ
۴۲	۷	ہنوادہ	بنوادہ
۴۲	۱۴	صدرت	صورت
۴۴	۵	خواجہ عی	خواجہ علی
۴۵	۱۸	استقا	استسقا
۴۹	۶	(حاشیہ) مجلد	مجلہ
۵۰	۶	شمار	شما را
۵۰	۷	وجھہ	وجیہ
۵۱	۸	مبتیدی	مبتدی
۵۲	۱۷	ان کی	ان سے
۵۲	۵	مشکاۃ	مشکوٰۃ
۵۲	۱۹	انتقال	انتقال فرمایا
۵۳	۱۰	بکریسنت	بگریست
۵۳	۱۲	بکرید	بگیرید
۵۴	۷	محرنامہ	محرمانہ
۵۴	۵	(حاشیہ) ۷۰۴	۷۰۴ میں

Marfat.com

۵۵	۲	بیعضی	ببعضی
۵۵	۷	لعبادت	بعبارت
۵۵	۱۷	برخیرد	برخیزد
۶۶	۱۰	زخیره	ذخیره
۶۷	۴	قوائد	قواعد
۶۹	۲	Litratrue	Literature
۷۲	۱۸	منزنک	منزنگ
۷۳	۱۷	جمراب	جمبراب
۷۴	۴	مولد	مولود
۷۴	۱۶	Wich	Which
۷۷	۲۲	ما لقدم من دینہ	ما تقدم من ذنبہ
۷۹	۱۳	المقلب	الملقب
۸۳	۳	منتخب الدین	منتجب الدین
۸۳	۹	علاو الدین	علاء الدین
۸۵	۲۰	ثیر	شیر
۹۱	۲۱	مجازیب	مجاذیب
۹۴	۱۶	والاود	و اولاد و
۱۰۰	۱۴	(حاشیہ) میکردد	میکرد
۱۰۶	۱	فرو گزازشتین	فرو گزاشتین
۱۰۸	۹	اسرار الہی	اسرار عبد اللہی
۱۱۲	۱	(حاشیہ) علاو الدولہ	علاء الدولہ
۱۱۴	۱۵	در نیوالا	در نیولا
۱۱۴	۱۹	غاطل	عاطل
۱۱۶	۱۰	نوسیم	نویسم
۱۱۷	۱۲	خلف	خلیفہ
۱۲۶	۲-۳-۴	رسیان	ریسمان

Marfat.com

١٣١	٩	کے بغایت	کہ بغایت
١٤١	٢	الحزبی	الحربی
١٤٦-١٥٣	١٣-٣	سطمعین	مطمئن
١٤٨	٢	اخض	اخذ
١٥٢	٣	فضیلیت	فضیلت
١٦٠	٣	قارین	قارئین
١٦٠	١٣	باطلا	باطلانہ
١٦٠	٢١	نعوذو	نعوذ
١٦٩	١٤	زیراا	زیرا
١٧٠	٤	بہ بمطالعہ	بمطالعہ
١٧٦	١٣	بنشید	بنشیند
١٧٧-١٧٨	١٠-١٦	اذان	ازان
١٧٨	٤	بردار	بردارد
١٧٩	٢٢	ہچکس	ہیچکس
١٨٣	٨	ستم طریفوں	ستم ظریفیوں
١٨٨	١٩	کندگان	کنندگان
١٩١		(حاشیہ) سیاء	مبداء
١٩٢	١	کہ عبارت	کی عبارت
١٩٣	٥	فرسودہ	فرمود
١٩٤	٢٠	و الصلوات	الصلوات
١٩٧	١٧	وہ	اس
٢٠٠	٢٠	حیولت	حیلولت (کالم ٢)
٢٠١	١٠	دو	در
٢٠١	٢٣	ہے	ہیں
٢١٠	١١	شہارا	شہارد
٢١٠	١٥	نبیر	نبیرہ
٢١٦	١٠	درشت	داشت
٢٢٣	١٨	المنشور	المنثور

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

احوال و آثار

عبداللہ خویشگی قصوری

تالیف

محمد اقبال مجددی

ناشران

محمد شمس الدین تاجر کتب نزد مسلم مسجد چوک انارکلی لاہور

دارالمؤرخین ○ لاہور ۱

Marfat.com